جاؤاور سب قوموں کوشاگرد بناؤ

تعارف، ابتدا، آغاز

by

DOTA

کتابچہ 3

گروپ کے راہنماؤں کیلئے

Third Edition

تیسرا شمارہ

تعارف

کیا آپ اور زیادہ یسوعؔ مسیح کی شاگردی میں پنپنا، بڑھنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ دوسرے ایمان والوں کی پنپنے، نشوونما میں مدد کرنا چاہتے ہیں؟

تو پھر ان چار راہنما کتابوں کا مطالعہ ضرور کریں جو کہ خاص طور پر اُن راہنماؤں کے لیے لکھی گئی ہیں جو خود سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے اور شاگرد بنانے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

یسوعؔ مسیح نے خود بھی شاگرد بنائے ہیں، یسوعؔ نے لوگوں سے کہا، آؤ اور دیکھو! اور میری پیروی کرو (یوحنا 1:39.43) اور لوگ چاروں طرف سے یہ دیکھنے آرہے ہیں کہ یسوعؔ نے زندگی کیسی گزاری اور بسر کی کیونکہ یسوعؔ نے جو کچھ کیا اُنکے لیے کیا۔ اس وجہ سے لوگ دُنیا کے سب ممالک میں یسوعؔ کی پیروی کرتے ہیں، یسوعؔ نے اُنکی اور ہماری زندگی پوری طرح سے بدل دی۔ اس کے بعد یسوعؔ نے دُعا کے ساتھ 12 آدمیوں کو چُنا تا کہ اُن کو شاگرد بنائے اور تیار کرے۔ وہ چاہتا تھا کہ یہ ترقی پذیر شاگرد اُس کے ساتھ وقت گذاریں، اُس کی باتوں کو سُنیں، اُس کی زندگی کا مشاہدہ کریں اور اُس کی زندگی کی پیروری کریں اور اُس کی خدمت کی نقل کریں (مرقس 15-3:13)۔

دو سال بعد یسوعؔ نے اُن شاگردوں کے ذمہ ایک کام لگایا "پس تم جاؤ اور سب قوموں کو شاگرد بناؤ" (متی 20-28:18) اور وہ سب شاگرد یروشلم سے لیکر دُنیا کے آخری خطوں تک پھیل گئے (رسولوں کے اعمال 1:8) اُن شاگردوں نے یسوع کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے مزید شاگرد بنائے اور پھر اُن جگہوں پر شاگرد بنانے چلے گئے جہاں ابھی تک کوئی نہیں گیا تھا۔ اُن شاگردوں نے دُوسروں کو سکھایا جو اُنہوں نے یسوع سے سیکھا تھا (2- تیمتھیس 2:2)۔ اِس حکم کو مانتے ہوئے آج ساری دُنیا کے ممالک میں یسوعؔ مسیح کے شاگرد مزید شاگرد بنانے میں مصروف ہیں۔

پولس رسول نے سکھایا کہ یسوعؔ مسیح نے خاص پیروکاروں کے ذمہ ایک کام سونپا ہے:
تا کہ مُقدس لوگ کامل بنیں اور خدمت گذاری کا کام کیا جائے اور مسیح کا بدن ترقی پائے" (افسیوں 16-4:11)۔

ان چار کتابچوں کا مقصد یسوعؔ کے اُن راہنما پیروکاروں کی مدد کرنا ہے جو کہ دُوسرے پیروکاروں کی خدمت اور اُنکو کلامِ الٰہی سمجھانے میں دلچسپی رکھتے ہیں تا کہ وہ جا کر مزید پیروکار بنائیں۔ ایک شاگرد ہی سمجھدار پیروکار ہوتا ہے۔

یہ اسباق یسوع کے پیروکاروں کی عملی تربیت میں مندرجہ ذیل مدد کریں گے:

1۔ ہر ایک کتاب میں 12 سبق ہیں جو کہ 3 مہینوں میں مکمل کیے جا سکتے ہیں۔
2۔ خدا کے کلام کے خاص حوالوں کی مدد سے شاگردوں کی سمجھ میں یہ آتا ہے کہ یسوعؔ مسیح اور خُدا کا کلام کیا ہے۔
3۔ جماعت کے رہنما سوالات کا لازمی استعمال کریں اور شاگردوں کو خدا کے کلام میں سے پڑھنے دیں اس سے پہلے کہ وہ علمی باتیں شروع کریں۔
4۔ خاص نشان مناسب طور پر ہر سوال کا جواب دیتے ہیں اور یہ راہنماؤں کی ایک قیادت کے طور کام کرتے ہیں۔
5۔ یہ تربیتی سبق اکیلا اور چھوٹی جماعت کو خاص طور پر عملی طریقہ سکھاتے ہیں۔
6۔ ہر سبق کے ساتھ گھر پر کرنے کے لئے ایک مشق موجود ہے جو کہ ہر ایک شاگرد کو دے دی جائیگی۔

7۔ یہ تربیتی سبق آسانی سے دُوسروں کو پیش کیا جا سکتا ہے، اور 12 اسباق میں سے ہر ایک کورس کی تکمیل کے بعد، وہ طالبعلم جو دیگر چھوٹے گروہ کو یہ تربیتی کورس پڑھائیں وہ دوسرے رہنماؤں کیلئے اِس دستورالعمل کی نقل حاصل کر سکتے ہیں۔

ہماری یہ دُعا ہے کہ خُداوند مسیح آپکے علاقے میں شاگردوں کا تیزی سے اضافہ کرے اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد عقیدے کی فرمانبردار بن جائے (اعمال 6:7)۔

ہماری دُعا ہے کہ اسکے ذریعے خُدا کا نام روشن ہو اور بے شک اُسی سے اور اُسی کیلئے تمام چیزیں ہیں، تمام تعریفیں ہمیشہ اُسی کی ہیں، آمین (رومیوں 11:36)۔

کاپی رائٹ (جُملہ حقوق)

ان چار دستورالعمل کا حق محفوظ ہے۔ یہ تربیتی مقصد کے لئے آزادانہ طور پر کاپی ہو سکتا ہے لیکن مُصنف کی اجازت کے بغیر یہ فروخت، تبدیل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

سفارش

ہمارا ارادہ ہے کہ یہ مواد بڑے پیمانے پر استعمال ہو اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ یہ بہت سے لوگوں کیلئے بخشش کا سبب بنے گا۔ لیکن ان چار کتابچوں کا مقصد پیروکاروں کی تربیت یا انکولیس کرنا ہے۔ اس لئے یہ مشورہ ہے کہ گروپ کے راہنما اس تربیتی کورس کے عین مطابق کاپیاں بنائیں۔ ایک طالبعلم کو یہ تربیتی کورس اُس وقت دیا جائے جب وہ اِس سبق کو مکمل کر لے اور صرف اُس کے بعد یہ شاگرد دُوسرے گروپ کو یا صرف ایک بندہ کو سکھائے۔

فہرست مضامین

رہنماؤں کے لئے کتابچہ نمبر 3

صفحہ

تعارف اور جملہ حقوق 2

تربیتی پروگرام 1

تین ماہ کیلئے ایک ہفتہ وار پروگرام تقریباً 1 سے 2 گھنٹے ہر ہفتے۔ گروپ کو 3 سے 10 افراد پر مشتمل چھوٹا رکھیں۔ ہر پروگرام کی ابتدا دُعا سے کریں اور گھر پر اثر پذیر تعلیم کا کام سوچتے ہوئے دُعا کے ساتھ ختم کریں۔

سبق نمبر 25: عبادت (خدا کا قابلِ اندازہ ہے) 9
خدا کے ساتھ شخصی وقت گذارنا۔ (پیدائش 26:4-1:1)
تعلیم (خاموش وقت، سوالات کا طریقہ کار)۔

سبق نمبر 26: خُدا کے ساتھ شخصی وقت گذارنا (پیدائش 28:9-1:6) 18
یاددہانی (گنہگار فطرت: رومیوں 3:23)
بائبل کا مطالعہ (کلیسیا کی ثقافتی ذمہ داری۔ پیدائش 25:2-24:1)

سبق نمبر 27: عبادت (خُدا قابلِ پیمائش ہے) 32
خُدا کے ساتھ شخصی وقت گذارنا (پیدائش 21:15-1:12)
تعلیم (خوشخبری، خوشخبری کے نظریات، حصہ دوم)

سبق نمبر 28: خُدا کے ساتھ شخصی وقت گذارنا (پیدائش 29:19-1:16) 44
یاددہانی (گناہ کی سزا، واعظ 12:14)
بائبل کا مطالعہ (کلیسیا کی بشارتی ذمہ داری، اعمال 14-5:12)

سبق نمبر 29: عبادت (خُدا نگہبان ہے) 54
خُدا کے ساتھ شخصی وقت گزارنا (پیدائش 20:1-23:20)
بائبل کی تعلیم (بائبل کی درست تشریح کرنا)

سبق نمبر 30: خُدا کے ساتھ شخصی وقت گزارنا (خروج 4:1-7:13) 69
یاددہانی (گُناہ کا کفارہ، رومیوں 5:8)
بائبل کا مطالعہ (کلیسیا کی مشنری ذِمہ داری، متّی 28:18-20)

سبق نمبر 31: عبادت (خُدا چھڑانے والا ہے) 81
خُدا کے ساتھ شخصی وقت گزارنا (خروج 7:14-10:29)
تعلیم (دُعا، بائبل کو استعمال کرتے ہُوئے دُعا کرنا)

سبق نمبر 32: خُدا کے ساتھ شخصی وقت گزارنا (خروج 11:1-14:31) 92
یاددہانی (نجات ایک بخشش ہے، افسیوں 2:8-9)
بائبل کا مطالعہ (کلیسیا کی منزلِ مقصود، افسیوں 4:1-16)

سبق نمبر 33: عبادت (خُدا کمہار ہے) 103
خُدا کے ساتھ شخصی وقت گزارنا (خروج 16:1-19:15)
تعلیم (فرمانبرداری، عملی اطلاقات)

سبق نمبر 34: خُدا کے ساتھ شخصی وقت گزارنا (گنتی 11:1-14:45) 113
یاددہانی (ایمان کے وسیلے نجات، یوحنّا 1:12)
بائبل کا مطالعہ (کلیسیائی قیادت، 1-پطرس 5:1-7)

سبق نمبر 35: عبادت (خُدا کی حضوری کے طالب ہونا) 129
خُدا کے ساتھ شخصی وقت گزارنا
(استثنا 11:13-21;13:1-5;16:18-20;17:14-20;18:9-13;18:14-22)

تعلیم (رِفاقت، مسیحی برادری یا کلیسیا)

سبق نمبر 36:	خُدا کے ساتھ شخصی وقت گذارنا (استثنا 13:31-1:28)......142
یاددہانی (اسباق کی دوہرائی خُوشخبری/انجیل)
بائبل کا مطالعہ (مسیحی لوگ مسیح کے بدن میں رہتے اور عمل کرتے ہیں ۔1- کرنتھیوں 28:12, 7-12:4)

ضمیمہ 1:	رِفاقت، بائبل میں لفظ ''کلیسیا''۔......152
ضمیمہ 2:	رِفاقت، مسیحی کلیسیا میں عمل اور تشکیل۔......155
ضمیمہ 3:	رِفاقت بکلیسیا بطور مسیح کا بدن ناگزیر ہے۔......161
ضمیمہ 4:	مسیح ، یسُوع مسیح کے متعلق نبوتی۔......166
ضمیمے:	خُدا کیساتھ شخصی وقت بتانے ،بائبل کے مطالعہ ،مراقبہ (غوروخوض) اور یاددہانی کے طریقے۔
کتاب نمبر 1 میں گروپ کے راہنماؤں کیلئے ضمیموں کو دیکھیں۔

تربیتی پروگرام 2

ایک بہترین پروگرام جو کہ سارا دن ہفتہ میں ایک بار یہ چھ 6 دن ایک تربیتی کانفرنس کے دوران استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس گروپ کو کچھ چھوٹے سے گروپوں میں رہنماؤں کے ساتھ تقسیم کر دیں۔ گروپ کو چھوٹا رکھیں۔ ہر گروپ میں 3 سے 10 کے درمیان لوگوں کو شامل کریں۔

پروگرام کا طریقہ

09.00 بجے سے 09.30 بجے تک — عبادت (گروپ)

09.30 بجے سے 11.00 بجے تک — تعلیم (گروپ)

وقفہ

11.30 بجے سے 13.00 بجے تک — بائبل کی تعلیم (گروپ)

وقفہ

16.00 بجے سے 17.00 بجے تک بائبل کے مطالعہ یا سمجھنے کا اضافی وقت۔ سوالوں کے جوابات یا کوئی اضافی مطالعہ۔

وقفہ

17.30 بجے سے 17.45 بجے تک — مراقبہ اور یاد کرنا (دو دو)

17.45 بجے سے 18.30 بجے تک — انجیل کی پڑھائی (اکیلے)

18.30 بجے سے 19.00 بجے تک — خُدا کیساتھ ذاتی وقت گزارنا

19.00 بجے سے 19.45 بجے تک — بیان اور دُعا (ایک چھوٹے سے گروپ میں کم از کم 10 لوگ)

پہلا دن (سبق 25+26) دُعا عبارت: (خدا ناقابلِ اندازہ ہے) تعلیم: خدا کے ساتھ شخصی وقت گذارنا (سوالات کا طریقہ کار) بائبل کا مطالعہ: (کلیسیا کی ثقافتی ذمہ داری پیدائش 1:24-2:3) یادداشت: (گنہگار فطرت رومیوں 3:23) بائبل کی پڑھائی: (پیدائش 9 1-4;6-9) خدا کے ساتھ شخصی وقت گذارنا (دو دو ہو کر پیدائش 4 باب) بیان اور دُعا	**چوتھا دن (سبق 31+32)** دُعا عبارت: (خدا چھڑانے والا ہے) تعلیم: (بائبل کو استعمال کرتے ہوئے دُعا کرنا) بائبل کی تعلیم: (کلیسیا کی منزلِ مقصود، اِفسیوں 4:1-16) یادداشت: (نجات ایک بخشش ہے، اِفسیوں 2:8-9) بائبل کی پڑھائی: (خروج 7:14-10;11-14) خدا کے ساتھ شخصی وقت گذارنا (دو دو ہو کر خروج 12:1-42) بیان اور دُعا
دُوسرا دن (سبق 27+28) دُعا عبارت: (خدا قابلِ معلوم ہے) تعلیم: (خوشخبری، انجیل کے نظریات حصہ دوم) بائبل کی تعلیم: (کلیسیا کی بشارتی ذمہ داری، اعمال 5:12-42) یادداشت: (گناہ کی سزا، واعظ 12:14) بائبل کی پڑھائی: (پیدائش 29 12-25;16:19-29) خدا کے ساتھ شخصی وقت گذارنا (دو دو ہو کر پیدائش 17) بیان اور دُعا	**پانچواں دن (33+34)** دُعا عبارت: (خدا کمہار ہے)۔ بائبل کی تعلیم: فرمانبرداری (عملی اطلاقات)۔ بائبل کا مطالعہ: کلیسیائی قیادت (1-پطرس 5:1-7) یادداشت: ایمان کے وسیلے نجات (یوحنا 1:12) بائبل کی پڑھائی: خروج 16:19؛ گنتی 11-14 خدا کے ساتھ شخصی وقت گذارنا (دو دو ہو کر، خروج 18:17-19:6) بیان اور دُعا
تیسرا دن (سبق 29+30) دُعا عبارت: (خدا نگہبان ہے) بائبل کی تعلیم: (بائبل کی درست تشریح کرنا) بائبل کا مطالعہ: کلیسیا کی مشنری ذمہ داری (متی 28:18-20) یادداشت: گناہ کا کفارہ (رومیوں 5:8) بائبل کی پڑھائی: (پیدائش 20:23؛ خروج 4:7-13) خدا کے ساتھ شخصی وقت گذارنا (دو دو ہو کر پیدائش 22:1-19) بیان اور دُعا	**چھٹا دن (سبق 35+36)** دُعا عبارت: (خدا کی حضوری کے طالب ہوں) تعلیم: رفاقت (مسیحی برادری یا کلیسیا) بائبل کی تعلیم: مسیح کلیسیا میں زندہ رہتے اور اس میں بطور بدن کام کرتے ہیں (1-کرنتھیوں 12:4-7;12-28۔ یادداشت: (اسباق کی دوہرائی، خوشخبری) بائبل کی پڑھائی: (اِستثنا 11:13-21;13:1-5;16:18-20;17:14-20;18:9-13;18:14-22) خدا کے ساتھ شخصی وقت گذارنا (دو دو لوگوں کی صورت میں رومیوں ۲:۱-۲۱) بیان اور دُعا

ممکنہ اضافی تعلیم

ضمیمہ 1: خدا کی فطرت اور خدا کا بیٹا

ضمیمہ 2: روح القدس، روح القدس کا مشکلوں کے درمیان ایمانداروں کو ہمت بخشنا

ضمیمہ 3: ایمانداروں کے کردار، فضول باتیں اور بہتان لگانا

ضمیمہ 4: شاگرد، شاگردوں کی تربیت میں مشقی طریقوں کو استعمال کرنے کے فوائد

سبق نمبر 25

1.	دُعا

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق کیلئے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

2.	عبادت (20 منٹ) خدا نا قابلِ بیان ہے۔

تعلیم، عبادت کیا ہے؟ عبادت کا مطلب مندرجہ ذیل ہے:

عبادت ایک ڈر، خوف، پرستش، عشق، عشق واحترام، تسلیم، فرمانبرداری اور راز و نیاز کی حالت ہے جو کہ بہت سی دُعاؤں کی اقسام اور ہماری ذاتی زندگی سے ظاہر ہوتی ہیں۔ خدا کی عبادت کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم خدا کو جانیں اور سمجھیں کہ خدا کون ہے۔ ہر عبادت کے وقت میں ہم خدا کے ایک کردار کو سمجھتے ہیں۔ (**گروپ کے راہنما**۔ خدا ہی صرف خدا اور شفاعت بخشنے والا ہے اسکی تعلیم دیں)۔

موضوع: خُدا نا قابلِ بیان ہے، حصہ دوم

1۔ خُدا وقت کی تمام حدود سے بالاتر ہے۔

پڑھیں، زبور 90:4

وقت جو ساری کائنات کو تخلیق کرنے کے لئے درکار تھا ایک الٰہی فطرت کا ہے اور وقت کی انسانی حدود سے بیان نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ''وقت'' جس طرح انسان جانتا ہے اس کو خُدا نے تخلیق کے چوتھے دِن بنایا تھا جس وقت اُس نے 24 گھنٹے کا ایک دِن اور 365 دِنوں کا ایک سال مُقرر کیا تھا (پیدائش 1:14)۔ ابتدا میں خُدا نے ساری کائنات اور اس کی تمام چیزوں کو بنایا (پیدائش 1:1)، یہ اُس سے قبل ہے کہ جب اُس نے ''الٰہی چھ دِنوں میں'' اپنی تخلیق کو مرتب کیا اور 24 گھنٹے کا دِن بنایا۔ ''الٰہی تخلیق کے دِنوں'' کی لمبائی انسانی وقت کی حدود میں بیان کی جا سکتی (پیدائش 1:5)۔ تاہم، عام تخلیق شُدہ دِن کی لمبائی 24 گھنٹے تک محدود ہے اور عام سال کی لمبائی تقریباً 365 دِن کی ہے۔ خُدا اپنی تخلیق کی حدود اور وقت کا پابند نہیں جو اُس نے خود تخلیق کیا ہے۔ وہ ماضی، حال اور مستقبل کے زمانوں کی حدود اور انسانی تاریخ کا بھی پابند نہیں۔ خُدا وقت کو ایسے ہی تیز کر سکتا ہے جیسے یہ تھا اور اِسے سُست رفتار بھی کر سکتا ہے۔ وہ ماضی میں واپس اور مستقبل میں آگے جا سکتا ہے۔

انسانی تاریخ میں خُدا انسانی وقت کی حدود سے بالاتر کھڑا ہے۔ وہ پُوری قُدرتِ کاملہ کے ساتھ انسانی تاریخ کے واقعات کو جانتا اور کنٹرول کر سکتا ہے۔ لیکن اگرچہ، خُدا تخلیق شُدہ انسانی وقت کی حد سے بالاتر ہے، اُس نے اپنے آپ کو اپنے تخلیق شُدہ وقت کی حدود میں ظاہر کیا۔ خُدا نے اپنی اُلوہیت کو ساتھ رکھتے ہُوئے انسانی وقت اور تاریخ بنائی۔ یہ ایک راستہ تھا جس میں خُدا اپنے آپ کو کامل طور پر ظاہر کر سکتا تھا (پیدائش 1:4،4-1۔ یوحنا 1:1)۔

2- خُدا کے خیالات ناقابلِ بیان ہیں۔ تو بھی خُدا جو فرماتا ہے لوگ اُس کو سمجھ سکتے ہیں۔

پڑھیں، یسعیاہ 55:9؛ استثنا 29:29۔ خُدا کے بہت سے خیالات اور منصوبے ہیں جو اُس نے انسان پر ظاہر نہیں کئے۔ اِس کے متعلق خُدا کے خیالات کہ اُس نے کائنات کو کس طرح تخلیق کیا، بدی کی اصل کے بارے اُس کے خیالات، اُس کے خیالات کہ اُس نے انسان کو گناہ میں کیوں گرنے دیا اور انسان کی نجات اور عدالت کے متعلق اُس کے بہت سے خیالات انسان پر ظاہر نہیں ہوئے تھے۔ خُدا کی اپنی ذات کے متعلق اُس کے کچھ خیالات مثلاً، اُس کی الٰہی ذات اور انسانی تاریخ میں اُس کا منصوبہ نجات بھی انسان پر ظاہر نہیں ہُوا تھا۔ ہماری ذاتی زندگوں کے متعلق خُدا کے منصوبے اور زندگی میں کام کرنے کے طریقہ کار اُس نے انسان پر ظاہر نہیں کئے۔ یہ تمام خیالات "خُدا کی پوشیدہ باتوں یا بھیدوں" (خُدا کی خُفیہ چیزوں) سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ خُدا کے ابدی اختیار کی ہیں اور کبھی انسان اندازہ میں نہیں آسکیں۔ پوشیدہ باتیں یا بھید صرف خُدا سے تعلق رکھتے ہیں۔

مثال کے طور پر، خُدا نے کبھی ظاہر نہیں کیا کہ اُس نے کن لوگوں کو ماں باپ بننے کے لئے کیوں چنا ہے۔ جب اُس نے ہماری پیدائش اور زندگی کا سبب پیدا کیا تو اُس نے زمین پر ہمارے کہاں رہنے کا سبب ٹھہرایا۔ اُس نے ہمیں خاص جسمانی، جذباتی اور عقلی خدوخال وغیرہ کیوں دیے۔ چنانچہ وہ تمام چیزیں جو ظاہر نہیں ہُوئی تھیں وہ ہماری زندگیوں کے لئے پُوری طرح اُس کے ابدی قادر اور کامل منصوبے کے مطابق تھیں۔

لیکن بہت سی باتیں خُدا نے انسان پر ظاہر بھی کی ہیں۔ خُدا نے اپنی ذات، اپنے کردار، انسان کی گری ہُوئی فطرت اور انسانی تاریخ میں نجات کے منصوبے کے متعلق بہت سے پہلو ظاہر کئے ہیں۔ یہ تمام پہلو "ظاہر شدہ باتوں" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ظاہر شدہ باتیں ہم سے اور ہمارے بچوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہم اُن کو جان سکتے ہیں اور اُن کو جاننا چاہیے۔

3- خُدا کی قُدرت لامحدود ہے۔

پڑھیں، یرمیاہ 32:17,27۔ خُدا نے پُوری کائنات کو اپنی کاملانہ اور عظیم قُدرت سے بنایا ہے۔ خُدا کے لئے کچھ بھی کرنا مُشکل نہیں۔ انسان کے مسائل، انسان کی نااہلیاں، کمزوریاں (جسمانی، ذہنی، جذباتی وغیرہ) اور انسان کی ناکامیاں یا بدقسمتیاں ہرگز خُدا کے منصوبے کو نہیں روکتیں۔ یہ خُدا کے مقاصد کو نہ کبھی محدود کرتی ہیں اور نہ ان کا راستہ روکتی ہیں۔ وہ ہمارے لئے مُشکل ہو سکتی ہیں لیکن خُدا کے لئے ہرگز مُشکل نہیں۔ خُدا کے لئے کچھ بھی نہ ممکن نہیں (لُوقا 1:37)۔ خُدا کائنات میں قادرِ مُطلق ہے۔ اُسے جو پسند آتا ہے وہ کرتا ہے اور وہ اپنے خیالات اور منصوبوں پر 100% عمل کریگا (یسعیاہ 14:24,27)۔ پس، ہم یقین کر سکتے ہیں کہ اُس کے فرزندوں کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے اُس میں اُس کی الٰہی رضا ہوتی ہے۔

4- خُدا کا علم لامحدود ہے۔

پڑھیں، زبور 139:1-4۔ خُدا سب کچھ دیکھتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ وہ ظاہری اور پوشیدہ چیزوں کو دیکھتا ہے۔ وہ چیزوں کے اندر اور باہر دیکھتا ہے۔ وہ جسمانی، ذہنی، جذباتی اور رُوحانی حقائق کو دیکھتا ہے۔ خُدا سے مخلوق کی کوئی چیز چھپی نہیں بلکہ جس سے ہم کو کام ہے اُس کی نظر میں سب چیزیں کھلی اور بے پردہ ہیں (عبرانیوں 4:13) خُدا ہر چیز سے واقف ہے جس کا ہم خواب دیکھتے، سوچتے، محسوس کرتے، کہتے اور کرتے ہیں۔ خُدا ہمارے تمام رغبتوں اور رویوں کو جانتا ہے۔ چنانچہ، ہمیں شفاف اور بے خوف زندگیاں گذارنی ہیں۔

5- <u>**خُدا کی حضوری لامحدود ہے۔**</u>

پڑھیں، زبور 139:7-12 ۔ خُدا رُوح ہے۔ وہ جسمانی بدن یا زمین پر ایک جگہ تک محدود نہیں ۔ وہ کائنات میں اور کائنات کے اُوپر ہر جگہ پر ہے۔ کوئی انسان بھی خُدا سے چھپ نہیں سکتا۔ کوئی انسان ایسی جگہ نہیں جا سکتا جہاں خُدا موجود نہ ہو۔

خلاصہ: اگر چہ انسان خُدا کی ذات اور شخصیت، اُس کے کامل نشانات اور حضوری، اُس کے منصوبے اور رغبتیں نہیں جان سکتا، تو بھی ہم خُدا کو اُس کے خیالات، باتوں اور کاموں کو اِس حد تک جان سکتے ہیں جس حد تک اُس نے اُن کو بائبل اور یسُوع مسیح میں ظاہر کیا ہے۔

گروپ لیڈر، خُدا کی نا قابلِ اندازہ صفات میں اُس کی پرستش کریں ۔ تین تین لوگوں کی چھوٹی جماعتوں میں پرستش کریں۔

3-	**بیان کریں (20 منٹ) پیدائش**

باری باری بیان کریں (یا اپنے نوٹس میں سے پڑھیں) ۔ جو کچھ آپ نے دی گئی بائبل کی عبارت (پیدائش 1:1-4:26) میں سے خُدا سے کے ساتھ شخصی وقت کے دوران سیکھا ہے اُس کے نوٹس سے مختصراً بیان کریں۔ بیان کرنے والے شخص کو سنجیدگی سے سُنیں اور جو کچھ وہ بولتا ہے اُس پر بحث نہ کریں۔

4-	**تعلیم (70 منٹ) [خُدا کے ساتھ شخصی وقت] سوالا کا طریقہ کار**

تعارف۔ جب آپ ہر روز یسُوع مسیح کے ساتھ رفاقت رکھیں گے تو آپ حیرت انگیز برکات کا تجربہ کریں گے جو خُدا نے آپ کو دینے کا منصوبہ بنا رکھا ہے۔ خُدا کے ساتھ روزانہ ایک وقت روزمرہ کا ایک اہم ترین رُوحانی نظم و ضبط ہے۔ ضمیمہ نمبر 1 میں ہم نے خُدا کے ساتھ شخصی وقت کے لئے پسندیدہ سچائی کا طریقہ کار سیکھا ہے۔ اِس سبق میں ہم خُدا کے ساتھ شخصی وقت کے لئے ''سوالات کا طریقہ'' سیکھیں گے۔ خُدا کے ساتھ اپنے شخصی وقت کے لئے ایک طریقہ چُن لیں جو آپ کو مناسب لگتا ہے۔

A- یسُوع مسیح (خُدا) کے ساتھ ہر روز شخصی وقت گذارنے کی تحریک

1- <u>**یسُوع مسیح کے ساتھ رفاقت کی ابتدا۔**</u>

پڑھیں، یوحنا 6:27-29 ؛ یوحنا 8:24 ۔

تعلیم ۔ یسُوع مسیح کے ساتھ رفاقت، اُس پر ایمان لانے سے شروع ہوتی ہے۔ ایمان کے بغیر کوئی بھی نجات نہیں پائے گا۔ ایمان کے بغیر کوئی بھی یسُوع مسیح کے ساتھ رفاقت نہیں رکھ سکتا۔ چنانچہ، یسُوع مسیح کے ساتھ روزانہ کی رفاقت صرف یسُوع کو اپنے دِل اور اپنی زندگی میں بطور نجات دہندہ اور خُداوند قبول کرنے کے بعد شروع ہوتی ہے۔

2- <u>**یسُوع مسیح کے ساتھ رفاقت کی وجوہات۔**</u>

دریافت کریں اور گفتگو کریں ۔ ایک مسیحی کے لئے یسُوع مسیح کے ساتھ رفاقت رکھنا ناگزیر کیوں ہے؟

ایک مسیحی کے لئے ہر روز مسیح کے ساتھ شخصی وقت گذارنا کیوں ضروری ہے؟

a- مسیح کے ساتھ رفاقت رکھنا ناگزیر ہے کیونکہ ہم خدا کے فضل اور سچائی کا تجربہ کرتے ہیں۔

پڑھیں، یوحنا 1:16-17 ۔ یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت رکھنا فضل اور سچائی لاتا ہے۔ یہ سچ نہیں کہ مسیحیوں کیلئے سینکڑوں قوانین اور آئین پر چلنا (عمل کرنا یا نہ کرنا) خدا کی خوشنودی کے واسطے ضروری ہے۔ اس قسم کی مسیحیت بوجھ اور ناممکن ہے۔ یسوع مسیح کے مرنے اور جی اٹھنے سے فضل دستیاب ہوتا ہے۔ فضل گناہ معاف کرتا ہے۔ یسوع مسیح کے لائق بناتا ہے۔ خدا، انسان، گناہ، طرز زندگی کے متعلق سچائی بھی دستیاب ہوتی ہے۔ چنانچہ، یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت ایک کے بعد دوسری برکت حاصل کرنے کا تجربہ لاتی ہے۔ جس طرح، سمندر کی لہریں کنارے پر بل کھاتی ہیں، آپ ہر روز خدا کا فضل کھونا نہیں چاہیں گے۔ کیا آپ چاہیں گے؟

b- یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت رکھنا ناگزیر ہے کیونکہ ہم اپنے آپ سے واقف ہو جاتے ہیں۔

پڑھیں، یوحنا 2:25 ۔ ہم سوچ سکتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو جانتے ہیں لیکن یہ سچ نہیں۔ صرف یسوع مسیح ہمیں شروع سے آخر تک جانتا ہے۔ یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت اپنی حقیقت جاننے میں ہماری راہنمائی کرتی ہے۔

c- یسوع مسیح سے رفاقت ناگزیر ہے کیونکہ ہم قبولیت کا تجربہ کرتے ہیں۔

پڑھیں، یوحنا 6:37 ۔ یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت قبولیت لاتی ہے۔ ہر انسان کی تین جذباتی ضرورتیں ہوتی ہیں یعنی، قبولیت، تحفظ اور اہمیت۔ ہر ایک انسان کی پہلی جذباتی ضرورت یہ جاننا ہے کہ اس کو قبول کیا گیا ہے اور قبول کئے جانے کا احساس ہوتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم جیسے ہیں ویسے ہی اپنی تمام تر خامیوں اور خوبیوں کے ساتھ قبول کئے جائیں۔ یسوع مسیح کے ساتھ ہر روز کی رفاقت ہمیں تجربہ کراتی ہے کہ ہم چاہے اور قبول کئے گئے ہیں اور ہم سے محبت کی گئی ہے۔

d- یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت ناگزیر ہے کیونکہ ہم خدا کی راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

پڑھیں، یوحنا 8:12 ۔ یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت ہماری زندگیوں کے لئے واضح راہنمائی لاتی ہے۔ جب ہم مسیح کے نور میں چلتے ہیں تو ہم خدا کی حقیقی صفات دیکھ سکتے ہیں یعنی جس راستہ پر خدا چلانا چاہتا ہے اور جو فیصلے وہ ہم سے کروانا چاہتا ہے۔ خدا کی مرضی کو معلوم کرنا اس وقت مشکل نہیں ہوتا جس وقت ہم مسیح کے نور میں چلتے ہیں۔ چنانچہ، یسوع مسیح کے ساتھ روزانہ رفاقت رکھنا، خدا کی مرضی میں روزانہ راہنمائی لاتی ہے۔ ہم جان جائیں گے کہ وہ ہمیں کیا بنانا چاہتا ہے، ہم سے کیا کروانا چاہتا ہے۔

e- یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت ناگزیر ہے کیونکہ ہم حقیقی آزادی کا تجربہ کرتے ہیں۔

پڑھیں، یوحنا 8:31-32 ۔ یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت رکھنا آزادی لاتا ہے۔ یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت رکھنا انسان کے لئے مکمل آزادی لاتا ہے۔ یہ غفلت اور جھوٹی تعلیم سے آزادی دلاتا ہے۔ یہ برے خیالات اور بدمزاجی، بری عادات اور برے تعلقات سے آزادی دلاتا ہے۔ چنانچہ، یسوع مسیح کے ساتھ روزانہ کی رفاقت رکھنا ہر روز ان چیزوں سے آزادی دلاتا ہے جو ہمیں باندھ کے رکھتی ہیں۔

f- یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت ناگزیر ہے کیونکہ ہم تحفظ کا تجربہ کرتے ہیں۔

پڑھیں، یوحنا 10:27-28۔ یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت تحفظ دلاتی ہے۔ ہر انسان کی دوسری جذباتی ضرورت تحفظ ہے۔ کسی قسم کے حالات اور کوئی شخص کسی وقت بھی ہمیں خُدا کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔ پس، یسوع مسیح کے ساتھ روزانہ کی رفاقت تحفظ دلاتی ہے کہ جو بھی ہو اس دن خُدا کی حاکمانہ اجازت اور مرضی ہمیں خُدا سے یا خُدا کی محبت سے جُدا نہیں کریگی (رومیوں 8:37-39)۔

g- یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت ناگزیر ہے کیونکہ ہم خُدا کی محبت اور حضوری کا تجربہ کرتے ہیں۔

پڑھیں، یوحنا 14:21,23۔ یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت خُدا کی محبت اور حضوری کا تجربہ لاتی ہے۔ یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت اُس کے مکمل مہربانی اور بھروسہ کا تجربہ لاتی ہے۔ وہ ہمیں تسلی دیتا ہے اور ہمیں ہماری زندگیوں میں اور زندگیوں کے حالات میں اپنی حضوری کا تجربہ کرواتا ہے۔

h- یسوع کے ساتھ رفاقت ناگزیر ہے کیونکہ ہم اہمیت کا تجربہ کرتے ہیں۔

پڑھیں، یوحنا 15:5۔ یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت بہت سا پھل لاتی ہے۔ ہر انسان کی تیسری جذباتی ضرورت اہمیت ہے۔ ہم ایک بامعنی زندگی گذارنا چاہتے ہیں جس کے اندر ہمیں زندگی میں شریک ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہماری یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت نہیں تو پھر ہم ابدیت کے لئے کوئی بھی اہم کام نہیں کر سکتے۔ اگر ہماری یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت ہے تو پھر ہم بہت سا پھل لاتے ہیں جو ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ یسوع مسیح کے ساتھ روزانہ کی رفاقت ہماری زندگیوں کے لئے مسلسل اہمیت لاتی رہتی ہے۔ ہم تجربہ کرتے ہیں کہ یسوع مسیح ہمیں لوگوں پر اور روزمرہ واقعات پر اثر انداز رکھنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔

i- یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت ناگزیر ہے کیونکہ ہم سچی دوستی کا تجربہ کرتے ہیں۔

پڑھیں، یوحنا 15:14-15۔ یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت اُس کے ساتھ دوستی پیدا کرتی ہے۔ بطور ہمارا دوست مسیح ہماری رفاقت میں اور ہماری خاطر ہر قسم کی قُربانی دینے میں پہل کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ ہمارے فائدہ کے لئے ہمیں اوپر کی طرف کھینچتا ہے۔ وہ ہمیں بُرے کاموں کی طرف نیچے کو نہیں کھینچتا۔ وہ ہمیں اپنے انتہائی اہم خیالات بتاتا ہے۔ یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت ہمیں اُس کے ساتھ ایک جاری رہنے والی دوستی میں لاتی ہے۔

خلاصہ: یسوع مسیح کے ساتھ روزمرہ کی رفاقت جس میں روزانہ ایک خاموش وقت شامل ہوتا ہے ہمیں خُدا کی حیرت انگیز برکات میں لاتی ہے جو خُدا نے مسیحیوں کو دینے کے لئے تیار کر رکھی ہیں (افسیوں 1:3)۔

B- (طریقہ کا): یسوع مسیح (خُدا) کے ساتھ روزانہ رفاقت رکھنے کا طریقہ۔

تعلیم ۔خُدا کے ساتھ رفاقت کے لئے ایک خاص وقت الگ نکالنا بعض اوقات ''خاموش وقت'' کہلاتا ہے۔ آپ خُدا کے ساتھ رفاقت کے لئے ایک ''پسندیدہ سچائی'' کا طریقہ سیکھ چکے ہیں۔ (دیکھیں کتابچہ 1 ضمیمہ 1)۔ اب آپ خُدا کے ساتھ رفاقت کے لئے ''سوالات کا طریقہ کار'' سیکھیں گے۔ اس طریقہ کار کے بھی پانچ اقدام ہیں:

1۔ **خُدا سے دُعا کرنا**

ایک مختصر دُعا کریں جو آپ کے خیالات کو خُدا کی جانب لگانے میں آپ کی مدد کرے۔ مثال کے طور، آپ دُعا کر سکتے ہیں "اے خُداوند! آج مَیں تیری آواز سُنوں" (عبرانیوں 3:15) یا "میری آنکھیں کھول دے تا کہ مَیں تیری شریعت کے عجائب دیکھوں" (زبور 119:18)۔

2- **بائبل پڑھیں۔**

بائبل میں سے کوئی ایک عبارت یا پُورا باب پڑھیں۔

بائبل پڑھنے کا منصوبہ (دیکھیں کتابچہ 1، ضمیمہ 2) ترتیب وار بائبل پڑھنے میں آپ کی مدد کر سکتا ہے۔

بائبل پر نشان لگانے کا طریقہ (دیکھیں کتابچہ 1، ضمیمہ 3)۔ بائبل پڑھتے ہوئے سوچنے میں آپ کی مدد کر سکتا ہے۔

مسیحیوں کی ایک چھوٹی جماعت ہر روز جمع ہو کر اجتماعی طور پر خُدا کے ساتھ رفاقت میں ایک وقت گذار سکتی ہے۔ یہ عمل یسُوع کے ساتھ روزانہ رفاقت رکھنے میں ہر کسی کی مدد کریگا۔ بعض ممالک میں مسیحی، صُبح سویرے خاموشی میں وقت گذارنے، بائبل پڑھنے اور دُعا کرنے کے لئے چھوٹی جماعتوں میں جمع ہوتے ہیں۔

3- **سوالات کا چُناؤ کریں۔**

ایسے عنوانات کے متعلق ایک یا چند سوالات چُن لیں جن کو آپ مزید سیکھنا چاہتے ہیں۔

مندرجہ ذیل سوالات میں سے ایک یا چند سوالات کو استعمال کریں۔

سوال 1- خُدا:

مجھے بائبل میں سے خُدا، مسیح یا رُوح القدس کے متعلق سیکھنا ہے کہ وہ کیسا ہے، وہ کیا کہتا ہے، وہ کیا کرتا ہے اور اب وہ مجھ سے کیا کہہ رہا ہے اور میری زندگی میں کیا کر رہا ہے؟ مثال کے طور پر، اعمال 22:8,10 میں پُولُس کے دو سوالات "اے خُداوند! تُو کون ہے؟"، "اے خُداوند! مَیں کیا کروں؟"۔

سوال 2- لوگ:

مجھے بائبل میں سے لوگوں کے متعلق سیکھنا ہے کہ: لوگ کیسے ہیں، وہ کیا کہتے ہیں، وہ کیا کرتے ہیں، اُن کی رغبتیں اور رویے اور خامیاں کیا کیا ہیں؟

سوال 3- مَیں:

بائبل میں سے مجھے اپنے متعلق سیکھنا ہے کہ: مَیں کہاں سے آیا ہُوں، مَیں کون ہُوں، مَیں یہاں کیوں ہُوں، مَیں کہاں جا رہا ہُوں، میری سوچ اور میرا عقیدہ کیا ہے؟

سوال 4- تبدیلی:

خُدا کیا چاہتا ہے کہ مَیں جاؤں اور ایمان رکھوں؟ خُدا کیا چاہتا کہ مَیں ہُوں یا کروں؟ خُدا یا خُدا کا کلام مجھ سے کیا جواب مانگتا ہے؟

آپ خود بھی اپنا سوال مرتب کر سکتے ہیں مثال کے طور پر:

سوال 5- اندازہ:
میں یسوع مسیح کے ساتھ تعلق میں کہاں کھڑا ہوں؟ اور میں اُس کے ساتھ تعلق میں کہاں کھڑا ہونا چاہوں گا؟

سوال 6- سمجھ:
مجھے کس بات کی سمجھ نہیں جس کے متعلق میں اپنے گروپ سے پوچھنا چاہوں گا؟

سوال 7- محسوسات:
جو میں پڑھتا ہوں اُس کے متعلق کیا محسوس کرتا ہوں؟ کیا یہ مجھے خوف زدہ کرتا ہے یا اُمید دلاتا ہے؟ کیا یہ مجھے مُشکل کا احساس دلاتا ہے یا میری حوصلہ افزائی کرتا ہے؟

سوال 8- خدمت/ہنرمندی:
یسوع کا لوگوں کے ساتھ کس طرح کا تعلق ہے؟ یسوع لوگوں کی خدمت کس طرح کرتا ہے؟ یسوع لوگوں کو کس طرح تعلیم و تربیت دیتا ہے؟ یسوع لوگوں کے سوالات کا جواب کس طرح دیتا ہے؟ یسوع چیلنجز یا مُشکلات کا ردِ عمل کس طرح کرتا ہے؟

سوال 9- تعلقات:
مجھے دوسرے مسیحیوں اور دوسری جماعتوں کے ساتھ کس طرح تعلق رکھنا چاہیے؟ مجھے جھوٹے نبیوں اور شریر لوگوں کے ساتھ کس طرح تعلق رکھنا؟ مجھے غریبوں، دبے ہوؤں اور معذوروں کے ساتھ کیسا تعلق رکھنا چاہیے؟

سوال 10- کردار:
مجھے کس قسم کے کردار کی عادت ڈالنی چاہیے؟

4- <u>اپنی دریافتوں پر غور وخوض کریں۔</u>

اپنی دریافتوں پر غور وخوض کریں کیونکہ آپ سچائی جاننا، اُس سے نئی قوت حاصل کرنا اور اُس کو عمل میں لانا چاہتے ہیں۔

مسیحی غور وخوض، دیگر مذاہب کے غور وخوض سے مختلف ہے۔ مسیحی غور وخوض کے مندرجہ ذیل چار اجزا ہیں: سوچنا، دُعا کرنا، عمل میں لانا اور تحریر کرنا۔

a- سوچنا
آپ غور وخوض کریں کیونکہ آپ سمجھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ، آپ اہم الفاظ کے معنی کے متعلق سوچیں۔

b- دُعا

آپ جاننا چاہتے ہیں کہ خُدا آپ سے کیا کہہ رہا ہے۔ پس اپنے دِل میں تحمل سے دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ آپ سے کیا کہنا چاہتا ہے۔ اُس سے کہیں کہ آپ پر سچائی کو واضح کرے اور آپ کو دِکھائے کہ سچائی کو آپ کی زندگی میں کس طرح کام کرنا چاہیے۔ دُعا کرتے کرتے خُدا کے ساتھ سچائیوں کے تعلق بات چیت کریں۔ اپنی رُوح میں خُدا کی آواز سُننے کی اُمید رکھیں۔

c- تعلق بنائیں

آپ سچائی پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ پس، آپ سچائی کو اپنی شخصی زندگی میں اس دُنیا سے جوڑیں جس میں آپ رہتے ہیں۔ اپنے آپ سے سوال پوچھیں کہ ''اس سچائی کی روشنی میں میری ضرورت کیا ہے؟''، ''کونسی سچائی مجھے نیا بناتی اور قوت بخشتی ہے؟''۔

d- تحریر کریں

آپ سچائی کو یاد رکھنا اور دوسروں بتانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ، اپنے غور کئے ہُوئے خیالات میں سے اِنتہائی اہم خیال کو ایک نوٹ بک میں تحریر کر لیں۔

5- <u>اپنے جوابات کے متعلق دُعا کریں۔</u>

اپنے غور و خوض کے اِنتہائی اہم خیالات کے متعلق دُعا کریں۔ یاد رکھیں ''دُعا'' اُس بات کا جواب ہوتی ہے جو خُدا نے آپ سے کہی ہے۔

C- یسُوعؔ مسیحؔ (خُدا) کے ساتھ روزانہ کی رِفاقت کے وقت کے متعلق عملی مشورے۔

1- <u>روزمرّہ عادت۔</u>

تعلیم، خُدا کے ساتھ رفاقت کو روزانہ وقت دیں۔

خُدا کے ساتھ رفاقت کے لئے تنہائی میں یا دوسروں کے ساتھ وقت دیں۔

پسندیدہ سچائی کا طریقہ یا سوالات کا طریقہ استعمال کریں۔

بائبل پڑھنے کا منصوبہ یا بائبل پر نشان لگانے کا نظام استعمال کریں۔

2- <u>نوٹ بک۔</u>

تعلیم، ایک نوٹ بک لیں۔

مندرجہ ذیل چیزوں کو لکھنے کی عادت ڈالیں: تاریخ؛ خُدا کے ساتھ رفاقت کے دوران جو عبارت پڑھی اُس کا حوالہ؛ سوال یا سوالات اور آپ نے جن باتوں پر غور کیا ہے اُن کی تمام اہم دریافتیں اور خیالات۔ اپنے خیالات کو مرتب کرنا اور اُن کو تحریر کرنا خُدا کی سچائیوں کو سمجھنے، یاد رکھنے اور دوسروں کو بتانے میں آپ کی مدد کریگا۔ آپ کی نوٹ بک، خُدا کی رفاقت کے بارے دوسروں کو بتانے میں آپ کی مدد کریگی۔ یہ بعد میں بھی وہ باتیں یاد رکھنے میں آپ کی

مدد کریگی جو خُدا نے ماضی میں آپ سے کیا تھا۔ جب آپ بعد میں اِن نوٹس کو پڑھیں گے تو یہ آپ کو بتائیں گے کہ خُدا نے آپ کی راہنمائی کیسے کی تھی۔

3- جمع ہونا

تعلیم، ایک جماعت کی صورت میں خُدا کیساتھ رفاقت کو وقت دیں۔

سوالات کا طریقہ استعمال کریں اور فیصلہ کریں کہ کون کونسے سوالات پر آپ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی دریافتیں اور اطلاقات دوسروں کو بتائیں۔ مِل کر دُعا کریں۔

4- بیان کریں

تعلیم، ہر ہفتہ خُدا کے ساتھ اپنے شخصی وقت کے متعلق بیان کریں۔

اگر آپ کی جماعت ہفتہ میں صرف ایک بار جمع ہوتی ہے تو کچھ وقت بیان کرنے میں استعمال کریں۔ ہر شخص خُدا کے ساتھ گذشتہ ہفتہ کی رفاقت کے شخصی وقت کے متعلق پُوری جماعت کو بتائے۔

5۔	**دُعا (8منٹ)** **خدا کے کلام کے جواب میں دُعا**

آج آپ نے جو خُدا کا کلام سیکھا ہے باری باری اُس کے جواب میں ایک مختصر دُعا کریں اور یہی عمل دو اور تین کے گروپ میں کریں۔

6۔	**گھر پر اگلے سبق کی تیاری کے لئے (2منٹ)**

گروپ لیڈر، گروپ کے ارکان کو گھر کے لئے تحریری طور پر یہ تیاری دیں یا اُن کو خود نقل کرنے کے لئے دیں۔

1۔ عہد ، <u>شاگرد بنانے کا عہد کریں۔</u>

اپنے گروپ میں مشق کریں: بائبل سے کوئی ایک آیت چُن لیں مثال کے طور پر، زبور 34 یا متّی 8 باب ''سوالات کا طریقہ استعمال کرتے ہوئے'' ایک جماعت کی صورت میں خُدا کے ساتھ رفاقت کو وقت دیں۔ کسی ایک شخص یا گروپ کے ساتھ مِل کر خُدا کے ساتھ شخصی وقت کے لئے ''سوالات کا طریقہ'' کی منادی کریں، تعلیم دیں یا تعلیم کا مطالعہ کریں۔

2۔ <u>خُدا کے ساتھ شخصی وقت گذاریں،</u>

ہر روز پیدائش 6:1-9:28 کے نصف باب سے خُدا کے ساتھ شخصی وقت گذاریں۔ سوالات کا طریقہ استعمال کریں۔ نوٹس بنائیں۔

3۔ <u>بائبل کا مطالعہ</u>،

بھر پر اگلے سبق کی تیاری کریں۔ پیدائش 1:24-2:25۔ کلیسیا کی ثقافتی ذمہ داری۔

4۔ <u>دُعا</u>، اِس ہفتہ کسی شخص یا کام کے لئے دُعا کریں اور پھر دیکھیں کہ خُدا کیا کرتا ہے (زبور 5:3)۔

5۔ <u>شاگرد بنانے کے متعلق اپنی نوٹ بک میں نیا اندراج کریں،</u> پرستش، تعلیم اور اس تیاری کے نوٹس کو شامل کریں۔

سبق نمبر 26

1۔	دُعا

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق کیلئے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

2۔	بیان کریں (20 منٹ) پیدائش

بائبل کی دی ہُوئی عبارت (پیدائش 28:2-1:6) میں سے خُدا کے ساتھ شخصی وقت میں جو کچھ سیکھا ہے اُس کو باری باری بیان کریں (یا اپنے نوٹس میں سے پڑھیں)۔ بیان کرنے والے کو سنجیدگی سے سُنیں اور جو کچھ وہ بولتا ہے اُس پر بحث نہ کریں۔

3۔	یاد دہانی (20 منٹ) گُنہگار فطرت: رومیوں 3:23

یاد کی ہُوئی آیات کا تیسرا مرحلہ "خوشخبری" کے متعلق ہے۔ یاد کی ہُوئی پانچ آیات کی سُرخیاں ہیں: گنہگار فطرت، گناہ کی سزا، گناہ کا کفارہ، نجات ایک بخشش ہے اور نجات بوسیلہ ایمان۔

A- مراقبہ/غوروخوض

پڑھیں رومیوں 3:21-23۔ "مگر اب شریعت کے بغیر خُدا کی ایک راستبازی ظاہر ہُوئی ہے جسکی گواہی شریعت اور نبیوں سے ہوتی ہے۔ یعنی خُدا کی وہ راستبازی جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے سب ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے کیونکہ کچھ فرق نہیں۔ اسلئے کہ سب نے گناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں"۔

یاد دہانی کی آیتوں کو مندرجہ ذیل طرح سے لکھیں:

گنہگار فطرت
رومیوں 3:23
"مگر اب شریعت کے بغیر خدا کی ایک راستبازی ظاہر ہُوئی ہے جسکی گواہی شریعت اور نبیوں سے ہوتی ہے۔ یعنی خدا کی وہ راستبازی جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے سب ایمان لانے والوں کو حاصل ہوتی ہے کیونکہ کچھ فرق نہیں۔ اسلئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں"۔ رومیوں 3:23

بائبل کی آیتوں کو بورڈ کی پچھلی جانب لکھیں۔

1- بائبل میں گناہ کے معنی

لفظ گناہ کے معنی ہیں اپنی منزل یا مقررہ نشان سے بھٹک جانا۔ بائبل خُدا کے ساتھ ہمارے تعلق کی طرف یہ اشارہ کرتی ہے۔ گناہ کا مطلب ہے ہمارا اپنی

زندگی کے مقصد سے بھٹک جانا۔ لوگوں کے لئے خُدا کا مقصد ہے کہ وہ اُس کے ساتھ درست تعلق رکھیں اور زندگی میں نیک کام کریں۔ لیکن چونکہ لوگ خُدا یا دوسرے لوگوں کے ساتھ حتیٰ کہ اپنے ساتھ بھی درست تعلق نہیں رکھتے اس لئے اُن کو بائبل میں گُنہگار کہا جاتا ہے۔ چونکہ وہ وہ نہیں کرتے جو خُدا کی نظر میں درست ہے اسلئے گُنہگار کہلاتے ہیں۔ چونکہ یہ انسانی زندگی کے لئے خُدا کے مُقرر کردہ معیار سے گر جاتے ہے اس لئے گُنہگار کہلاتے ہیں۔

دُنیا میں لوگ جس کو بھی درست زندگی سمجھتے ہیں اُس کی پیدائش زندگی کے متعلق خُدا کے مُقرر کردہ مقصد کے خلاف ہے۔ دُنیا میں لوگ جن کاموں کو نیک اعمال سمجھتے ہیں وہ نیک اعمال کے لئے خُدا کے مُقرر کردہ معیار کے خلاف ہیں۔ خُدا کا مقصد اور معیار یسُوع مسیح میں اور بائبل میں ظاہر ہے۔ خُدا کا معیار ہے کاملیت (یعقوب 2:10)۔ کوئی بھی معقول طور نیک زندگی نہیں گذارتا۔ کسی کے بھی نیک کام مطلوبہ حد تک کافی نہیں۔ رومیوں 3:23 کہتا ہے کہ ''سب نے گُناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں''۔ چنانچہ، جو لوگ بڑی مثالی زندگیاں گذارتے اور بہت سے نیک کام کرتے ہیں وہ بھی خُدا کی نظر میں گُنہگار ہیں۔ دُنیا میں سب لوگ خُدا کے مقصد سے بھٹکے ہُوئے اور خُدا کے کامل معیار سے گرے ہُوئے ہیں۔

لفظ گُناہ کا مطلب صرف وہی کام کرنا نہیں جو خُدا کی نظر میں غلط ہے بلکہ وہ کام نہ کرنا بھی گُناہ ہے جو خُدا کی نظر میں درست ہے۔ خُدا (خُدا) نے اپنے آپ کو بائبل میں ظاہر کیا ہے۔ گُناہ کا مطلب صرف خُدا کے ساتھ درست تعلق نہ رکھنا ہی نہیں بلکہ بائبل کے خُدا کے ساتھ بالکل تعلق نہ رکھنا بھی گُناہ ہے۔

2- <u>گُناہ کی جڑ اور گُناہ کا پھل</u>

جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے، چوری نہیں کرتے، خُون یا کوئی اور جُرم نہیں کرتے، اس کے باوجود وہ گُنہگار ہیں کیونکہ وہ صرف گُناہ کو دیکھتے ہیں اور اُس کی جڑ کو نہیں دیکھتے۔

<u>گُناہ کی جڑ</u>، اپنی لیاقت اور خُدا سے جُدائی ہے۔ یہ خُدا کے ساتھ ٹوٹے ہُوئے تعلق کو بیان کرتی ہے۔ اگرچہ وہ نیک زندگی گذارتے ہیں تو بھی گُنہگار ہیں کیونکہ وہ اپنی زندگی زندہ خُدا سے جُدا ہو کر یا خُود مختار ہو کر گذارتے ہیں جس (خُدا) نے اپنے آپ کو بائبل میں ظاہر کیا۔ اگرچہ وہ بڑی مذہبی زندگی گذارتے ہیں تو بھی وہ گُنہگار ہیں کیونکہ وہ اپنی زندگیاں اپنے ذاتی مذہبی نظریات کے مطابق گذارتے ہیں۔

گُناہ کی جڑ ہے ہماری زندگی کے لئے خُدا کے مقصد سے بھٹک جانا اور اپنی اخلاقی، مذہبی اور منازل اور خُدا (جس نے اپنے آپ کو بائبل میں ظاہر کیا) کے علاوہ اپنے معیار قائم کر لینا۔ گُناہ کی جڑ ہے خُدا کی مُقرر کردہ حدود سے باہر رہنا یا بالکل خُدا کی حدود کے بغیر رہنا۔ گُناہ کی جڑ ہے دُنیا کے بارے اپنا ہی عقیدہ گھڑ لینا اور اُس کو جاننا اور خُدا (جس نے اپنے آپ کو بائبل میں ظاہر کیا) سے الگ ثقافت بنا لینا۔

<u>گُناہ کا پھل</u> گُناہ کی جڑ سے نشوونما پاتا ہے۔ گُناہ کا پھل گُناہ کی جڑ کو یقینی، ظاہری اور قابلِ انکار بناتا ہے۔ گُناہ کا پھل ہر قسم کی بدکاری کرنا اور نیک کام کو نظر انداز کرنا ہے۔ اس کا مطلب ہے وہ کام کرنا جس سے خُدا نے منع کیا ہے اور وہ نہ کرنا جس کا خُدا نے حکم دیا ہے۔ خُدا کی منع کی ہُوئی باتوں کی فہرست مرقس 7:20-23؛ رومیوں 1:28-32؛ گلتیوں 5:19-21؛ ططس 3:3 اور مکاشفہ 21:8 میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ، گُناہ کسی بدی کے نظریہ کو بیان نہیں کرتا بلکہ زندہ خُدا (جس نے اپنے آپ کو بائبل میں ظاہر کیا) کے ساتھ ٹوٹے ہُوئے رشتہ کو بھی بیان کرتا ہے۔ جب مسیحی لوگ انجیل کی مُنادی کرتے ہیں تو ضرور ہے کہ گُناہ کی جڑ اور پھل کے معنی کو سمجھنے میں بھی لوگوں کی مدد کریں۔

3۔ <u>خُدا کا جلال</u>

خُدا کا جلال خُدا کی الٰہی فطرت اور حضوری کی نشانی ہے۔ خُدا نے پہلے آدمی اور عورت کو اپنی صورت پر بنایا تھا (پیدائش 1:27)۔ اِس لئے وہ خُدا کی خصوصیات کے مالک ہیں مثلاً، زندگی، پاکیزگی اور محبت۔ گناہ میں گرنے کے بعد وہ خُدا کی اُس صورت سے محروم ہو گئے اور پھر خُدا کی خصوصیات کے مالک بھی نہ رہے اور یہ روحانی اور جسمانی طور پر مُردہ ہو گئے (پیدائش 3:19)۔ یہ ناپاک اور ناراست ہو گئے (پیدائش 6:5)۔ یہ محبت سے خالی ہو گئے (پیدائش 4:8-9) اور یہ خُدا سے چھپ گئے (پیدائش 3:8-10)۔

رومیوں 3:23 کے یہی معنی ہیں۔ سب لوگ اُس مقصد سے محروم ہو گئے ہیں جو خُدا ان کی زندگیوں کے لئے رکھتا تھا۔ نتیجتاً یہ خُدا کی صورت سے محروم ہو گئے۔ اِس میں لازمی الٰہی خصوصیات اور خُدا کی حضوری کو محسوس کرنے کی کمی ہے۔ خُدا کا لوگوں کو اپنے نزدیک لانے، راست اور مقبول بنانے کا معیار 100% کاملیت سے کم نہیں۔ گناہ میں گرنے کے بعد کوئی آدمی خُدا کے نزدیک آنے یا اُس کی نظر میں مقبول ہونے کے لائق نہیں ٹھہرتا۔ نتیجتاً سب لوگ جو قبولیت سے محروم ہو گئے وہ خُدا سے شاباش لینے کے لائق نہیں اور خُدا کی سزا کے مستحق ہیں۔

خلاصہ۔ سب لوگ اپنی اصلی بے گناہی یا کاملیت سے محروم ہیں۔ یہ خُدا کی جلالی خصوصیات کھو بیٹھے ہیں اور نتیجتاً خُدا کی قبولیت سے محروم ہیں۔

B- یاددہانی اور نظرِ ثانی

1۔ <u>**لکھیں۔**</u> خالی کارڈ یا اپنی نوٹ بک کے ایک صفحے پر بائبل کی آیت لکھیں۔

2۔ <u>**یاددہانی۔**</u> بائبل کی آیتوں کو صحیح طریقے سے یاد کریں۔ گنہگار فطرت: رومیوں 3:23۔

3۔ <u>**نظرِ ثانی۔**</u> دو دو لوگوں کے گروپ میں بٹ کر ایک دوسرے کی پچھلی یاد کی ہوئی آیتوں کو چیک کریں۔

4۔	**بائبل کا مطالعہ (70 منٹ) کلیسیا کی ثقافتی ذمہ داری پیدائش 1:24-2:25**

بائبل کے مطالعہ کا پانچ اقدامی طریقہ استعمال کریں اور مل کر پیدائش 1:24-2:25 کا مطالعہ کریں۔

<u>**قدم نمبر 1: پڑھیں**</u> **خدا کا کلام**
آ یئے ہم مل کر پیدائش 1:24-2:25 کی باری باری ایک ایک آیت پڑھیں جب تک پڑھائی مکمل نہ ہو جائے۔

قدم نمبر 2: دریافت کریں مشاہدت

غور کریں ۔ اس عبارت میں کونسی سچائی آپ کے لئے اہم ہے؟ یا کونسی سچائیوں نے آپ کے دل و دماغ کو چھوا ہے؟

قلم بند کریں: ایک یا دو سچائیاں دریافت کریں جن کی آپ کو سمجھ آئی ہے اور اُنکے بارے میں سوچیں اور اپنے خیالات کو نوٹ بک میں درج کریں۔

بیان کریں: گروپ ارکان کے دو منٹ تک سوچنے اور لکھ چکنے کے بعد باری باری اُس کو بیان کریں۔ آ یئے ہم نے جو کچھ دریافت کیا ہے اُس کو باری باری بیان کریں۔ (لوگوں نے جو جو کچھ دریافت کیا ہے اُس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔ یاد رکھیں کہ ہر چھوٹے گروپ میں لوگ مختلف چیزیں بیان کرینگے لازمی نہیں کہ یہی چیزیں بیان کریں)۔

1:27

دریافت نمبر 1: آدمی اور عورت کی تخلیق خُدا کی صورت پر

خُدا نے آدمی اور عورت دونوں کو اپنی صورت پر بنایا ۔ مرد اور عورت کی خاص صفات کو خُدا کی شخصیت ظاہر کرنے کی ضرورت ہے۔ مَیں جانوروں، پرندوں اور کیڑے مکوڑوں سے بہت مختلف ہُوں کیونکہ وہ خُدا کی صورت پر نہیں ہیں ۔ خُدا کی صورت پر ہونے کی وجہ سے مجھے وہ تمام صفات دی گئی ہیں جو خُدا کی ہیں۔ یہ سچائی اپنے آپ کو سمجھنے اور عزت کرنے میں میری مدد کرتی ہے کہ مَیں کیسا ہُو بصورت مخلوق اور کیسی صحت مند قدر رکھتا ہُوں۔

1:28

دریافت 2- خُدا کی برکت

بائبل میں یہ پہلا موقعہ تھا جب خُدا آدمی اور عورت سے براہِ راست مخاطب ہُوا ۔ خُدا نے مخلوق اور جانوروں کو صرف برکت دی تھی لیکن آدمی اور عورت کو براہِ راست مخاطب ہو کر برکت دی۔ یہ انسان پر خُدا کا بالکل پہلا ظہور تھا۔ اس میں خُدا انسان کو اس کی ذمہ داری اور زندگی کا مقصد بتاتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انسان اور جانوروں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔

خُدا نے مجھے ایک خاص کام کے لئے تخلیق کیا ہے۔ مَیں خُدا اور دوسرے لوگوں کے ساتھ ایک شخصی رشتہ اور خُدا کی فطری مخلوق کے ساتھ ایک ذمہ دار تعلق رکھنے کے لئے بنایا گیا ہُوں ۔ خُدا کو مدِنظر رکھتے ہُوئے مجھے اُس کی صورت کو لائق طور پر ظاہر کرنا چاہئے ۔ دوسرے لوگوں کو مدِنظر رکھتے ہُوئے مجھے مرد اور عورت کے درمیان فرق کی عزت کرنی چاہئے ۔ فطری دُنیا کو مدِنظر رکھتے ہُوئے مجھے اس کو فتح کرنا اور اس پر حکومت کرنی چاہئے ۔

قدم 3- سوال- وضاحتیں

غور کریں۔ اس عبارت میں کس چیز کے متعلق آپ اس گروپ سے پوچھنا پسند کرینگے؟

آ یئے ہم پیدائش 25 :2-1:24 میں تمام سچائیوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور جن چیزوں کی ابھی سمجھ نہیں آئی اُن کے متعلق سوالات پوچھیں۔

قلم بند کریں ۔ اپنے سوال کو ممکن حد تک واضح ترتیب دیں، پھر اُس کو اپنی نوٹ بک میں لکھیں۔

بیان کریں۔ (گروپ کے ارکان کے دو منٹ تک سوچنے اور لکھ چکنے کے بعد ہر کوئی اپنا سوال بیان کرے)۔

تبادلہ خیال کریں۔ (پھر ان سوالات میں سے چند ایک چُن لیں اور جماعت میں باہمی گفتگو سے اُن کے جواب دینے کی کوشش کریں)۔

سوال 1- پیدائش باب 1 اور 2 کے درمیان کیا تعلق ہے؟

پیدائش 2 باب تخلیق کی کہانی کا دُوسرا شمارہ نہیں جس نے اس کی ابتدا کسی اور ذریعہ یا مُلک سے لی تھی جیسا بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ پیدائش 2:4a واضح طور پر تعلیم دیتا ہے کہ تاریخ صرف کائنات کی تخلیق مکمل ہونے کے بعد شروع ہوتی ہے (پیدائش 1:1-2:3)۔

پیدائش باب 1

پیدائش باب 1 جدید لحاظ سے دُنیا کی تاریخ نہیں کیونکہ وقت صرف تخلیق کے چوتھے دن تخلیق ہُوا تھا (پیدائش 1:14)۔ پیدائش باب 1 کائنات بخصوصاً زمین سے متعلق خُدا کا مکاشفہ ہے کیونکہ آدمی اور عورت کی تخلیق خُدا کے تخلیق کے کام کا آخری عمل تھا (پیدائش 1:26-27)۔ جب خُدا نے باقی تمام چیزیں بنائیں تو اُس وقت آدمی اور عورت موجود نہ تھے۔ بعد میں خُدا نے اُن پر ظاہر کیا کہ سب کچھ کس نے بنایا ہے (پیدائش 1:1)، خُدا نے سب کچھ کس کے لئے بنایا ہے (پیدائش 1:14,26,29)۔ اور کس مقصد کے لئے سب کچھ بنایا ہے (پیدائش 1:28؛ یسعیاہ 43:7؛ کلسیوں 1:16)۔

پیدائش باب 2 اور 3

پیدائش باب 2 خاص طور پر آدمی کی تخلیق (پیدائش 2:4b-7) باغِ عدن کے اندر (پیدائش 2:8-17) اور عورت کی تخلیق کا بتاتا ہے (پیدائش 2:18-25)۔ پیدائش باب 3 آدمی اور عورت کے گناہ میں گرنے اور نتیجتاً باغِ عدن سے نکالے جانے کی تاریخ بیان کرتا ہے۔

2:4b-7

سوال 2- اجرامِ فلکی اور انسان کی تخلیق کی تواریخی ترتیب کیا ہے؟

نوٹس۔ پیدائش باب 1 بتاتا ہے کہ خُدا نے پودے اور درخت بنائے۔ پھر جانور بنائے اور آخر میں آدمی اور عورت کو بنایا اس کے ساتھ ہی پیدائش باب 2 مختلف ترتیب بتاتا ہے یعنی پہلے آدمی کی تخلیق، پھر پودوں اور جانوروں کی تخلیق اور آخر میں عورت کی تخلیق۔ پیدائش باب 1 اور 2 متضاد نہیں بلکہ تکمیلی ہیں۔

a- پیدائش 2:4b-7۔ آدمی کی تخلیق

پیدائش 2:4b-7 انسانی تاریخ سے جُڑا شروع کرتا ہے یعنی آدمی کی تخلیق جس کو زمین پر کام کرنا اور فصل پیدا کرنا تھی پُوری عبارت کہتی ہے ''جس دن خُداوند خُدا نے زمین و آسمان کو بنایا'' اصلی عبرانی متن، ابتدائی علاقائی اور آخری اشارہ پر مشتمل ایک پیچیدہ جُملہ ہے۔

لفظی ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

<u>ابتدائی اشارہ</u> (پیدائش 2:2b-5) ''جس دن خُداوند خُدا نے زمین و آسمان کو بنایا۔ اور زمین پر اب تک کھیت کا کوئی پودہ نہ تھا اور نہ میدان کی کوئی سبزی اب تک اُگی تھی کیونکہ خُداوند خُدا نے زمین پر پانی نہیں برسایا تھا اور نہ زمین جوتنے کو کوئی انسان تھا''۔

<u>علاقائی اشارہ۔</u> (پیدائش 2:6) '' بلکہ زمین سے کُہر اُٹھتی تھی اور تمام روئے زمین کو سیراب کرتی تھی۔

آخری اشارہ (پیدائش 2:7) ''اور خُداوند خُدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو انسان جیتی جان ہُوا''۔

وضاحت مندرجہ ذیل ہے:
ابتدائی اشارہ (پیدائش 2:4b-5) پیدائش 1:6-10 کے بعد کی ابتدائی صورتِ حال کو بیان کرتا ہے۔ اب تک کھیت کا کوئی پودہ نہ تھا اور نہ میدان کی کوئی سبزی اب تک اُگی تھی کیونکہ خُداوند خُدا نے اب تک زمین پر پانی نہیں برسایا تھا اور نہ زمین جوتنے کو کوئی انسان تھا۔

علاقائی اشارہ (پیدائش 2:6) بیان کرتا ہے کہ جب پیدائش 1:11-13 کے مطابق خُدا نے پودے بنائے تو کیا ہُوا۔ جس دن خُدا نے پودے اور درخت بنائے پہلے اُس نے پودے اور درخت اُگانے کی غرض سے کھیت تیار کرنے کے لئے کہر (دھند) اُٹھائی۔ اُس نے کہر بنائی تا کہ زمین سے پیداوار ہو، زمین سیراب ہو اور بادل بنیں۔ ایوب 36:27 کہتا ہے کہ ''خُدا پانی کے قطروں کو اُوپر کھینچتا ہے جو اُس ابخرات سے مینہ کی صورت میں ٹپکتے ہیں''۔

آخری اشاہ (پیدائش 2:7) بیان کرتا ہے کہ پیدائش 1:26-27 کے مطابق خُدا نے آدمی کو کیسے بنانا۔ اُس نے زمین کی مٹی سے آدمی کو بنایا جس کا مطلب ''آدم'' ہے، اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا۔ چنانچہ آدمی جیتی جان ہُوا۔ آدمی کی فطرت الگ سی تھی: اُس کا بدن تخلیق شدہ مادی دُنیا کا تھا لیکن اُس کی رُوح یا جان خُدا سے آئی تھی اور انسان کو خُدا کی صورت رکھنے والے کی حیثیت سے ظاہر کیا تھا۔

b- پیدائش 2:8-17 باغِ عدن کا لگایا جانا

پیدائش 2:8-17 انسانی تاریخ سے تعلق کو جاری رکھتا ہے۔ باغِ عدن کا لگایا جانا۔ خُداوند خُدا نے عدن میں ایک جگہ پر باغ لگایا جو اِس مکاشفہ کے اندراج کے مطابق مشرق کی طرف واقع تھا۔ باغ لگاتے وقت چار ندیوں کی جگہ کا تعین نہیں ہو سکتا۔ تخلیق کے وقت سے زمین پر ہر قسم کی آفات (یعنی سیلاب) جغرافیائی حالات کی تبدیلی کر سکتے تھے۔

پیدائش 2:9 پوری زمین پر درختوں کی ابتدائی تخلیق کی طرف اشارہ نہیں کرتا (پیدائش 1:9-11) بلکہ بعدازاں باغِ عدن میں درختوں کے اُگنے کو بیان کرتا ہے۔ باغ کے درمیان میں دو خاص درخت تھے۔ حیات کا درخت صرف جسمانی زندگی ہی برقرار نہیں رکھتا جیسے کہ دوسرے تمام درختوں کے پھل کرتے تھے بلکہ خصوصی طور پر ہمیشہ کی زندگی دے سکتا تھا (پیدائش 3:22)۔ نیک و بد کی پہچان کا درخت مکمل علم اور امتیاز کا پتا دیتا تھا (یسعیاہ 7:15-16) کہ کیا اچھا اور کیا بُرا ہے۔ آدم کو نیک و بد کی پہچان کا علم اس درخت کا پھل کھانے سے نہیں ہُوا تھا بلکہ یہ اُسے اُس درخت کا پھل کھانے سے پہلے سے معلوم تھا۔ اِس درخت کا پھل کھانے سے خُدا کی ممانعت نے آدم کو نیک و بد کی پہچان کا لفظی علم دیا یعنی درخت کا پھل کھانے سے باز رہنا نیکی ہوگی اور پھل کھانا بدی ہوگی اور اِس کی سزا موت ہوگی۔

بدی کی کچھ قوتوں کے خلاف باغ کی نگہبانی نے آدم کو نیک و بد کا علم دیا یعنی باغ کی نگہبانی کرنا اچھا ہوگا لیکن بدی کی اِس قوت کے خلاف نگہبان ہونے کو فراموش کرنا بدی ہوگی۔

خلاصہ۔ پیدائش باب 1 اور 2 دونوں تعلیم دیتے ہیں کہ پودے اور درخت آدمی اور عورت کی تخلیق سے پہلے بنائے گئے تھے۔

2:18-25

سوال 3- جانوروں اور آدمی کی تخلیق کی تاریخی ترتیب کیا تھی؟

نوٹس۔ پیدائش 25-2:81 انسانی تاریخ کو جوڑنا جاری رکھتا ہے۔عورت کی تخلیق۔پیدائش 27-1:20 واضح طور پر تعلیم دیتی ہے کہ پرندے اور جانور آدمی اور عورت کی تخلیق سے پہلے بنائے گئے تھے(پیدائش 27-1:26)۔آدمی اور عورت کی تخلیق کا خلاصہ ہے کہ اس اندراج کے بغیر آدمی اور عورت کی تخلیق کا درمیانی عرصہ کتنا ہے۔پیدائش باب 2 واضح طور پر تعلیم دیتا ہے کہ عورت، آدمی کی تخلیق کے ایک قابلِ غور عرصہ بعد تخلیق کی گئی تھی۔

a۔ پیدائش 2:19 آدمی کو جانوروں کے بعد بنایا گیا۔

پیدائش 2:19 تعلیم دیتی ہے کہ پہلے خُدا آدمی کے لئے مناسب مددگار ڈھونڈنے میں ناکام ہو گیا تھا۔

بعض لوگ پیدائش 2:19 کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ خُدا نے آدمی کو تخلیق کرنے کے بعد جانوروں اور پرندوں کو بنایا۔تیروں، جانوروں اور پرندوں کی تخلیق کو آدم کے لئے ایک مناسب مددگار بنانے کی ایک ناکام کوشش کہتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ آدمی جانوروں اور پرندوں کے درمیان چلا پھرا اور اُن کے نام رکھے لیکن خُدا اُن میں سے آدمی کے لئے مناسب مددگار نہ ڈھونڈ سکا۔یہ تفسیر درست نہیں کیونکہ خُدا جو پیدائش 2:7 میں آدمی کو بنا سکتا تھا وہ پیداش 27-2:21 میں بڑی آسانی سے عورت کو بھی بنا سکتا تھا۔

b۔ پیدائش 20-2:18 آدم جانوروں کے نام رکھتا ہے۔

پیدائش 20-2:18 سکھاتی ہے کہ پہلے خُدا نے آدمی کے اندر ایک مناسب مددگار کی رفاقت کے لئے ایک خواہش پیدا کی۔

خُدا نے پیدائش 20-2:18 میں ایک تعارفی بیان دیا قبل اس کے کہ وہ پیدائش 22-2:19 میں عورت کو بناتا جس طرح اُس نے پیدائش 1:26 میں ایک تعارفی بیان دیا قبل اس کے کہ وہ پیدائش 1:27 میں آدم اور حوا کو بناتا۔پیدائش 2:19 میں عبرانی فعل کا، ماضی مطلق زمانہ میں اچھا ترجمہ کیا گیا ہے۔یعنی خُدا نے بنائے۔پیدائش 2:19 کا صحیح ترجمہ ہے ''اور خُداوند خُدا نے کُل دشتی جانور اور ہوا کے کُل پرندے مٹی سے بنائے (یہ آدمی کی تخلیق سے پہلے کی بات ہے) اور اُن کو آدم کے پاس لایا (یہ آدمی کی تخلیق کے بعد کی بات ہے) کہ وہ اُن کے کیا نام رکھتا ہے اور آدم نے جس جانور کو جو کہا وہی اُس کا نام ٹھہرا''۔ چنانچہ، پرندوں (پیدائش 23-1:20) اور جانوروں (پیدائش 25-1:24) کو بنانے کے بعد خُدا نے آدمی کو بنایا (پیدائش 27-1:26) اور پرندوں اور جانوروں کو آدم کے پاس لایا تا کہ وہ اُن کے نام رکھے (پیدائش 20-2:19)۔

اُن کے نام رکھنے سے آدمی نے ظاہر کیا کہ وہ ہر قسم کے پرندے اور جانور کی فطرت اور کردار کو سمجھتا ہے۔جانوروں کے درمیان پھرنے اور اُنکی اصل کو شناخت کرنے سے آدمی عقلی طور پر واقف ہو گیا کہ وہ تمام مخلوقات سے مختلف ہے۔پیدائش 2:20 میں نشانی ''آدم کے لئے کوئی مددگار اُس کی مانند نہ ملا'' عبرانی اندازِ گفتگو ہے کہ ''آدم کو اپنی مانند کوئی مددگار نہ ملا''۔ایک مناسب مددگار ڈھونڈنے میں خُدا نہیں بلکہ آدمی ناکام ہُوا تھا۔خُدا نے انسان کے اندر ایک رفاقت کی خواہش جگائی تھی جس کو صرف ایک عورت ہی پورا کر سکتی تھی۔پرندے اور جانور اس خواہش کو پورا نہیں کر سکتے تھے۔صرف ایک اور ہستی جو اُس کی مانند ہوتی اس خواہش کو پورا کر سکتی تھی۔ چنانچہ، پیدائش 22-2:21 میں خُدا نے آدمی کی پسلی سے ایک عورت بنائی تا کہ پیدائش

2:23-24 میں بیان کردہ دو کے ایک تن ہونے کے بھید کو ظاہر کرے۔ عورت پوری طرح آدمی کے برابر تھی کیونکہ وہ آدمی کی مددگار بننے کے لئے اُس کی پسلی میں سے لی گئی تھی تا کہ اُس پر حکومت نہ کرنے لگے۔

خلاصہ۔ پَیدائش باب 1 اور 2 دونوں ہی تعلیم دیتے ہیں کہ جانور انسان کی تخلیق سے پہلے بنائے گئے تھے۔

1:26-29; 2:7

سوال 4۔ وہ کونسی چیز ہے جو اِنسان کو دوسری مخلوقات سے مختلف بناتی ہے؟

نوٹس۔ اِنسان کی تخلیق کا عمل دوسری مخلوقات سے فرق ہے۔

a- اِنسانی بدن

پَیدائش 2:7 کہتا ہے کہ خُدا نے اِنسان کو زمین کی مٹی سے بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا اور وہ جیتی جان ہُوا۔ خُدا نے جانوروں کو تو اپنے تخلیقی حکم سے بنایا لیکن اِنسان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور اُس کے نتھنوں میں اپنا دم پھونکا۔ اِسلئے ظاہر ہوتا ہے کہ اِنسانی بدن بہت اہم ہے اور بڑی خاص تقدیر رکھتا ہے۔

b- اِنسانی رُوح

پَیدائش 1:26-27 کہتا ہے کہ خُدا نے آدمی اور عورت کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنایا۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ خُدا نے اُن کو اِلٰہی فطرت دے دی تھی جس کا وہ خُود مالک تھا۔ اُن کو ایک روحانی فطرت دی گئی تھی جو خُدا کی روحانی فطرت سے مربوط ہے۔ لوگ خُدا کے حقیقی کرداری خدوخال کے مالک تھے۔ وہ ایک اور درجہ پر خُدا کی شخصیت کی نقل تھے۔ اِس لحاظ سے اِنسان ساری مخلوقات میں الگ ہے۔ مخلوق میں آدمی اور عورت کے سوا کوئی بھی خُدا کی صورت نہیں رکھتا۔

c- خُدا کے ساتھ اِنسان کا رشتہ

پَیدائش 1:28-29 کہتا ہے کہ خُدا آدمی اور عورت سے براہِ راست بات کرتا تھا۔ یہ پہلا موقعہ تھا جب خُدا نے اِنسان سے بات کی۔ یہ اِنسان پر خُدا کا پہلا ظہور تھا۔ اِس کا مطلب ہے کہ اِنسان خُدا کو جاننے اور اُس کے ساتھ رابطہ کرنے کی قابلیت رکھتا تھا۔ مزید یہ کہ خُدا نے آدمی اور عورت کو ذمہ داری سونپی کہ زمین اور اِس کی ساری مخلوق پر حکومت کریں اور تمام پودوں اور درختوں کو استعمال میں لائیں۔ اِس طرح، خُدا ظاہر کرتا ہے کہ اُس نے زمین اِنسان کے لئے بنائی تھی اور اِنسان کو اپنی مخلوق پر نگہبان مُقرر کیا تھا (پَیدائش 2:15)۔

خلاصہ۔ اِنسان کا وجود جسمانی اور روحانی ہے یعنی یہ بدن اور روح رکھتے ہیں۔ صرف اِنسان ہی عقلی طور پر سوچ سکتے ہیں، ایک ضمیر رکھتے ہیں جو نیک و بد میں امتیاز کر سکتا ہے، الہام لے سکتے ہیں، سچ کو بغیر مباحثہ جان سکتے ہیں، ترتیب دینے اور بنانے کی قابلیت رکھتے ہیں اور خُدا کو جاننے اور اُس کے ساتھ گفتگو کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

2:24

<u>سوال 5- کیا شادی صرف انسانی قانون ہے یا ایک الٰہی شریعت ہے؟</u>

نوٹس۔ شادی خُدا کی ثقافتی شریعت ہے۔

a- شادی خُدا کا خیال واُس کی شریعت ہے۔

پَیدائش باب 1 اور 2 میں خُدا نے آدمی کے اندر شریکِ حیات کی ضرورت کو بیدار کیا اور آدمی کے لئے ایک عورت بنائی۔ خُدا نے شادی کے رشتہ کو شرعی حیثیت بھی بخشی۔ آدمی اور عورت کے گُناہ میں گرنے سے پیشتر ہی خُدا نے شادی کے رشتہ کو مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ قائم کر دیا تھا:

- ضرور ہے کہ شادی کے بعد مرد اور عورت اپنے اپنے ماں اور باپ کو چھوڑ دیں۔
- شادی کا رشتہ ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان ہوتا ہے جس میں مرد سے شرط ہے کہ وہ اپنی (واحد) بیوی سے ملا رہیگا۔ اس طرح کہ وہ کبھی جُدا نہ ہونگے (متّی 19:5-6؛ افسیوں 5:31-33)۔
- جنسی تعلق صرف اُسی مرد اور اُسی عورت تک محدود ہے اور شادی کے بعد شروع ہوتا ہے اور صرف اُن کے شادی کے بندھن کے اندر محدود ہے (عبرانیوں 13:4)۔

b- خُدا نے شادی کو اُس وقت قانونی حیثیت دی جب اِنسان گُناہ میں گر گیا۔

یسوع مسیح متّی 19 میں اور پولُس رسول افسیوں 5 میں خُدا کے شادی کے قانون کو بطور ایسا قانون دوہراتے ہیں جس کا پوری زمین پر جاری رہنا ضرور ہے۔

1:28

<u>سوال 6- کیا زمین پر لوگوں کو کسی رُکاوٹ کے بغیر افزائشِ نسل کرنی چاہئے؟</u>

نوٹس۔ زمین پر انسانوں کی تعداد بڑھانے کی ذمہ داری۔

a- گُناہ میں گرنے سے پہلے۔

غور کریں کہ یہ حُکم پَیدائش 1:26-27 کے بعد دیا گیا تھا جو کہتا ہے "اور خُدا نے اِنسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خُدا کی صورت پر اُن کو پیدا کیا" اور پَیدائش 3 سے پہلے ہے جو بیان کرتا ہے کہ آدمی اور عورت کس طرح گُناہ میں گرے۔ چنانچہ پَیدائش 1:20 میں حُکم اس کے سیاق وسباق میں ایک ترجمانی مانگتا ہے۔ خُدا کا اصلی ارادہ زمین کو اِنسانوں سے معمور کرنا تھا جو گُناہ میں گرنے سے پہلے خُدا کی صورت رکھتے تھے۔ خُدا نے زمین کو اپنے لوگوں سے بھرنے کے لئے بنایا تھا جو اُس کو جانتے ہوں، اُس سے محبت رکھیں، اُس کا حُکم مانیں، اُس کے ساتھ چلیں اور اُس کو جلال دیں۔ خُدا نے زمین کو ایسے لوگوں سے بھرنے کے لئے بنایا تھا جو سچی راستبازی اور پاکیزگی میں خُدا کی مانند ہوں (افسیوں 4:24)۔

b- گُناہ میں گرنے کے بعد

پس ہمیں نے بائبل میں پڑھا ہے کہ گُناہ میں گرنے کے بعد بھی آدم کا ایک بیٹا ہُوا جو اُس کی صورت اور اُس کی شبیہ پر تھا۔ گُناہ میں گرنے کے وقت زمین

ایسے لوگوں سے بھر رہی ہے جو خُدا کی صورت نہیں رکھتے جیسی گُناہ میں گرنے سے پہلے تھی۔ بہر حال، خُدا کا اصل مقصد تبدیل نہیں ہُوا۔ خُدا آج بھی زمین کو ایسے لوگوں سے بھرنا چاہتا ہے جو اُس کی صورت پر ہوں (پیدائش 9:1)۔ چنانچہ، جب مسیحی لوگ زمین کی اضافی آبادی، مانع پیدائش یا ایک جوڑے کے کتنے بچے ہونے چاہئیں جیسے سوالات پر غور کرتے ہیں تو ضرور ہے کہ خُدا کے زمین کو کسی بھی قسم کے لوگوں سے بھرنے کے مقصد پر غور نہ کریں بلکہ خُدا کی صورت والے لوگوں سے بھرنے پر دھیان دیں۔ عام طور پر، خُدا آدمی اور عورت کو پیداوار کی قابلیت اور ذمہ داری عطا کرتا ہے لیکن خُدا ہر مرد اور ہر عورت کو ذمہ داری دیتا ہے کہ زمین کو سچی راستبازی اور پاکیزگی میں خُدا کی صورت رکھنے والے لوگوں سے معمور کریں۔

1:28

<u>سوال 7- لوگ زمین کو محکوم کرنے کی ذمہ داری کو کس طرح پورا کرتے ہیں؟</u>

نوٹس۔ خُدا کے لئے زمین کا انتظام سنبھالنے کی ذمہ داری۔

-a **لفظ "محکوم" کرنے کے لغوی معنی ہیں فتح کرنا۔ محکوم کرنا یا سدھانا، ہموار کرنا یا نیچے دبا کر رکھنا۔**

چنانچہ، آدمی اور عورت کی ذمہ داری اور منزلِ مقصود، خُدا کی مخلوق کے غیر مہذب علاقوں میں تہذیب لانا ہے۔ ضرور ہے کہ بیابان علاقوں کو قابلِ رہائش علاقوں کو قابلِ رہائش بنائیں، بنجر زمین کو قابلِ کاشت بنائیں، اور جنگلی جانوروں کو گھریلو استعمال کے لئے سدھائیں۔ ضرور ہے کہ یہ خُدا کی مخلوق میں فطری قوانین دریافت کریں جو ممکنہ عملی سائنس ہے اور ان جسمانی اور کیمیکل اُصولوں کو لوگوں کی بہتری کے لئے استعمال کریں۔ تاہم، سائنس، زراعت اور صنعت کو استعمال میں لانا حدود کے بغیر نہیں ہے۔

-b **لفظ محکوم کے معنی ہیں زیرِ سایہ رکھنا۔ اِس کے معنی اجاڑ ڈالنا بھی ہیں۔**

چنانچہ، آدمی اور عورت کی ذمہ داری اور مقصد خُدا کی مخلوق کو ناجائز استعمال اور بد استعمالی اور تباہی سے بچانا ہے۔ زمین کے وسائل کو استعمال کرنے کے لئے خُدا کی طرف سے عائد کردہ حدود ہیں۔ لوگ زمین کے وسائل کو خود غرض عیش وعشرت یا زمین پر رہنے والے دوسرے لوگوں کی بربادی کے لئے استعمال نہ کریں۔ لوگ خُدا کی مخلوق یعنی ماحول، پانی اور زمین کو اس طرح آلودہ کر کے غلط استعمال نہ کریں جو فطرت کے نازک توازن کو خراب کرتا ہے اور زمین پر پودوں، جانوروں اور نسلِ انسانی تباہی کی جانب لے جاتا ہے۔ لوگ غلط انتظامات کی وجہ سے زمین کے وسائل ضائع بھی نہ کریں اور اس طرح قحط اور غربت کا سبب نہ بنیں۔ مُکاشفہ 11:18 میں خُدا زمین پر قوموں، حکومتوں اور فوجوں کو تنبیہ کرتا ہے (جو زمین کو تباہ کرتی ہیں) کہ وہ وقت آنے والا ہے کہ خُدا اُن کو برباد کر دیگا۔

-c **محکوم کرنے کی ذمہ داری میں، دُنیا کے سارے لوگوں میں بائبل پر مبنی اور مسیحی تہذیب کو لانا شامل ہے۔**

کسی بھی قوم کی ثقافت/تہذیب اُن کا دُنیاوی تناظر، حقائق، عقائد، مذہبی تفریق اور اقدار ہوتی ہیں جو اُن کی رغبتوں، تجربوں، رویوں، تعلقات اور قوانین (رسوم اور روایات) سے ظاہر ہوتی ہے۔

گُناہ میں گرنے کے بعد دُنیا میں ساری قوموں کی تہذیبیں آہستہ آہستہ زندہ خُدا اور اُس کی تہذیب سے دُور ہو چکی ہیں۔ برسوں سے لوگ زندہ خُدا کے

بغیر ہیں اور اپنی ثقافتوں میں بار بار منظم گُنہگار پہلو رکھتے ہیں۔ خُدا کا مقصد صرف لوگوں کو تبدیل کرنا ہی نہیں بلکہ اُن کی ثقافت کو بھی بدلنا ہے۔ خُدا اپنے لئے خاص لوگ بنانا چاہتا ہے جو خُدا کی خاص تہذیب کے حامل ہوں، جو بادشاہی کی تہذیب یا زمین پر خُدا کی بادشاہی کی تہذیب کہلاتی ہے کیونکہ انسانی رویہ بائبل میں خُدا کے مُکاشفہ کا مقصد ہے بائبل میں زیادہ تعلیم کا نشانہ براہ راست تہذیب کی تبدیلی ہے۔

1:28

<u>سوال 8- لوگ زمین پر حکمرانی کی ذمہ داری کو کیسے پورا کرتے ہیں؟</u>

نوٹس۔

-a لفظ "محکوم کرنا" کے لُغوی معنی ہیں اِختیار رکھنا، فتح کرنا۔

چنانچہ، آدمی اور عورت کی ذمہ داری اور منزل مقصود، مخلوقات پر اختیار رکھنا ہے جس کو خُدا نے ہوا میں، زمین پر اور سمندر کے اندر بنایا ہے۔ مثال کے طور پر، امثال 12:10 میں ہم پڑھتے ہیں "صادق اپنے چوپائے کی جان کا خیال رکھتا ہے لیکن شریر کی رحمت بھی عین ظُلم ہے"۔ اس لئے ایک مسیحی کو چاہیے کہ اپنے جانور پر ظُلم نہ کرے بلکہ اپنی ملکیت میں اپنے جانوروں کی جان کا خیال رکھے۔ اسی طرح مسیحیوں کو چاہیے کہ خُدا کی ساری مخلوق کا اچھی طرح خیال رکھیں۔

-b آدمی کی ذمہ داری، اِن جانوروں، پرندوں اور مچھلیوں کو اِنسان کی بھلائی کے لئے اِستعمال کرنا ہے۔

لوگوں کو چاہیے کہ عقل مند اور اصلاحی فیصلے کرنے سے لوگوں کی بہتری کے لئے ان پر حکومت کریں۔ انسان کے گُناہ میں گرنے سے پہلے خُدا نے ہر ایک بیج دار پودا اور ہر ایک درخت دے دیا تھا جو اپنے اندر اپنا بیج لوگوں کی خوراک کے طور پر رکھتا ہے۔ پس گُناہ میں گرنے اور سیلاب میں گُنہگار لوگوں کی تباہی کے بعد خُدا نے ہر قسم کا جانور، مچھلی اور پرندہ بھی خوراک کے طور پر انسان کو دے دیا۔ ہم پیدائش 9:3 میں پڑھتے ہیں "ہر چلتا پھرتا جاندار تُمہارے کھانے کو ہوگا۔ ہری سبزی کی طرح مَیں نے سب کا سب تُم کو دیدیا"۔

-c حکمرانی کی ذمہ داری جانداروں، مچھلیوں اور پرندوں تک محدود ہے۔

حکمرانی کی ذمہ داری دوسرے لوگوں کو شامل کرنے کے لئے وسیع کرنا نہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ خاص لوگ، دوسرے لوگوں کو دبانے کے لئے، انہیں غُلام بنانے کے لئے یا اُن کو قتل کرنے کے لئے اُن پر زبردستی حکومت نہ کریں۔ ایک قوم کسی بھی دوسری قوم پر حکمرانی کا حق نہیں رکھتی اور کسی بھی قوم کے اندر کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اپنے یا اجنبی لوگوں میں سے کسی کو دبائے، غُلام بنائے یا ستائے۔

خُدا نے ہر قوم کے لئے وقت اور جگہ کا تعین کیا تھا (اعمال 27-17:26) لیکن زمین اور اس کے تمام وسائل آج بھی بائبل کے خُدا کی ملکیت ہیں (زبور 24:1) اور کوئی قوم زمین کے کسی ایک خطہ پر بھی اپنی ملکیت کے دعویٰ کا حق نہیں رکھتی۔ لوگ صرف خُدا کے مال و اسباب کے نگہبان ہیں۔

d- کیا مسیحی لوگ حکومتوں میں شامل ہو سکتے ہیں؟

پرانے عہد نامہ میں یہوواہ کے بادشاہوں میں داؤد، موسیٰ، یوسف، دانی ایل اور نحمیاہ جیسے سب لوگ مصر جیسی عظیم مملکتوں بابل اور فارس کی حکومتوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ اور یہ بھی ہر کسی پر بہت اچھا اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ نئے عہد نامہ میں نیکدیمس یہودی حکومت کا ایک رُکن تھا۔ لُوقا 7 باب اور اعمال 10 باب میں رومی فوجی افسر مسیحی ہوگیا تھا۔ اعمال 8 باب میں حبشہ کا ایک اعلیٰ افسر مسیحی ہوگیا۔ اعمال 13 میں کپرُس کا ایک صوبہ دار مسیحی ہوگیا اور اعمال 17 باب میں اتھینے کی کونسل کا ایک رُکن مسیحی ہوگیا۔

یسُوع مسیح معاشرہ کے ہر حصہ سے لوگوں کو بچانے کے لئے آیا ہے اُن میں اعلیٰ عہدیدار بھی شامل ہیں۔ جب اعلیٰ عہدے والے لوگ مسیح کو قبول کرتے ہیں تو وہ اپنے درجہ میں بہت اچھا اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ 1- تیمتھیس 4-2:1 میں مسیحیوں کو ہر قسم کے لوگوں کے واسطے دُعا کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ لیکن خاص طور پر "بادشاہوں اور اختیار والوں کے واسطے" کیونکہ خُدا چاہتا ہے کہ ان کو سچائی معلوم ہو اور وہ نجات بھی پائیں۔ چنانچہ، مسیحیوں کو اپنے ملکوں میں حکومت اور اختیار والوں کے واسطے دُعا کرنے کی ضرورت ہے۔ یسُوع نے کہا کہ رسول حکومتوں اور اختیار والوں کے لئے گواہی ہونگے (متی 20-10:17؛ اعمال 11-1:2:3- تیمتھیس 2:15)۔

c- حکمرانی کی ذمہ داری میں زمین سے ہٹ کر کائنات کی وسعت شامل نہیں۔

لوگوں کو بیرونی خلا کو دریافت کرنے کے لئے قیمتی سرمایہ ضائع نہیں کرنا چاہئے جبکہ زمین پر بہت سے لوگ آج بھی غربت اور بھوک کی زندگی جی رہے ہیں۔

قدم 4- اطلاق اطلاقات **غور کریں**۔ اس عبارت میں کون کونسی سچائیاں مسیحیوں کے لئے ممکن اطلاقات ہیں؟ **بیان اور قلم بند کریں**۔ آیئے ہم ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کریں اور پیدائش 25-1:24 میں سے ممکن اطلاقات کی فہرست بنائیں۔ **غور کریں**۔ کونسا ممکن اطلاق خُدا چاہتا ہے کہ آپ کے ممکن اطلاق میں بدل جائے؟ **قلم بند کریں**۔ اپنی نوٹ بک میں اپنے شخصی اطلاق کو قلم بند کریں۔ اپنا شخصی اطلاق بیان کرنے میں آزادی محسوس کریں۔ (یاد رکھیں کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف سچائیوں کو عمل میں لائیں گے یا ایک ہی سچائی کے مختلف اطلاقات بنائیں گے۔ ممکن اطلاقات کی فہرست مندرجہ ذیل ہے):

1- پیدائش 25-1:24 سے ممکن اطلاقات کی مثالیں:

1:27 مسلسل باخبر رہیں کہ خُدا نے آپ کو اس دُنیا میں اپنی صورت پر بنایا ہے۔

1:28 اس دُنیا کو خُدا کی صورت رکھنے والے لوگوں سے بھرنے میں تیزی سے حصہ لیں۔ اپنے اور دوسروں کے بچوں کو تربیت دیں کہ یسُوع کو جانیں اور یسُوع مسیح کی صورت پر تبدیل ہو جائیں۔

1:28 بطور ایک طالب علم خُدا کی مخلوق میں فطری قوانین دریافت کریں جو ذمہ دار سائنس، اور لوگوں کی بھلائی کے لئے جسمانی اور کیمیکل قوانین کا استعمال ہے۔

1:28 خُدا کی مخلوق میں سب لوگوں کے واسطے بائبل پرمبنی یا مسیحی تہذیب لائیں۔

1:28 پرندوں، جانوروں اور مچھلیوں کے ساتھ (جو زمین پر لوگوں کی بھلائی کے وسائل ہیں) عقل مند اصلاحی فیصلے کریں۔

1:28 اگر ایک مسیحی کسی اعلیٰ عہدے پر ہے تو وہ معاشرہ پر زیادہ سے زیادہ اثر و رسوخ رکھے۔

2- **<u>شخصی اطلاقات کی مثالیں:</u>**

a- مَیں مسیحیوں کے لئے خُدا کی تہذیب کی ذمہ داری کو اچھی طرح سمجھتا ہُوں۔ خُدا کی مخلوق کو محفوظ کرنا مسیحی ذمہ داری کا حصہ ہے۔ چنانچہ، ہم مسیحیوں کو سنجیدگی سے مندرجہ ذیل معاملات پر غور کرنے کی ضرورت ہے:

- فطرت کی تباہی اور ماحولیاتی توازن کے بگاڑ کو روکنا۔ مثال کے طور پر، زمین کے گرد آکسیجن کے غلاف (Ozone) کی تہہ کی تباہی، برساتی جنگلوں، زمین پر اضافی چرائی اور خوراک کے سلسلہ میں خاص جانوروں کی تباہی کو روکنا۔

- دُنیا کی آلودگی کو روکنا۔ مثال کے طور پر پانی کی آلودگی جس کا سبب جراثیمی زہر کے ڈھیر اور دریاؤں اور ندی نالوں میں صنعتی فضلہ؛ ہوائی آلودگی کو روکنا جس کا سبب بے قابو صنعت کاری اور نقل و حمل بنتے ہیں اور شور و غُل کی آلودگی کو روکنا ہے۔

- زرعی سائنس کے اندر، نقصان دہ عملیات کو روکنا۔ مثال کے طور پر لوگوں کی خوراک بننے والے جانوروں میں افزائشی جراثیم کے ٹیکوں کو روکنا۔ کھانے کی اشیاء میں محفوظ کرنے والی نقصان دہ چیزیں شامل کرنا اور رنگ دینا اور پودوں میں پیداواری انجینئرنگ سے خدوخال کی تبدیلی کو روکنا ہے۔

- صنعتی سائنس میں نقصان دہ عملیات کو روکنا۔ مثال کے طور پر آلودگی پیدا کرنے والے بموں اور جراثیمی اور کیمیائی جنگ کے لئے مواد کی پیداوار کو روکنا۔

- میڈیکل سائنس میں نقصان دہ عملیات کو روکنا۔ مثال کے طور پر بلا خواہش ہونے والے حمل کا اسقاط کرنا، انسانوں میں رحم کے اندر قتل اور پیدائشی انجینئرنگ کو روکنا۔

b- مَیں مانتا ہُوں کہ تہذیبی ذمہ داری جو خُدا نے کلیسیا کے سپرد کی ہے وہ فطری معاملات تک محدود نہیں۔ ضرورت کے تحت عقلی، جذباتی، سماجی اور روحانی معاملات کو بھی شامل کرنا چاہئے۔

- منفی طور پر، مسیحیوں کو خوفناک چیزوں میں نہیں پھنسنا چاہئے مثلاً جھوٹ، ہم جنس پرستی اور جبر و تشدد، جن کی تشہیر کے ذرائع ابلاغ (میڈیا) یعنی میگزین، ٹیلی ویژن اور شوبز کے ذریعہ ہوتی ہے۔ ان کو اسقاطِ حمل، ہم جنس پرستی، نسلی تعصب کی برداشت اور برائی کی مخالفت کرنی چاہئے۔ ان کو چاہئے کہ جُوا، لاٹری اور دیگر قسمت کے کھیلوں (جو بہت سے لوگوں کو غلام بنا لیتے ہیں) کی مخالفت کریں۔ ان کو چاہئے کہ منشیات کی پیداوار اور پھیلاؤ کی مخالفت کریں۔

- مثبت طور پر، مسیحیوں کو چاہئے کہ مسیحی عقیدہ کے پھیلاؤ کے ذریعے بے دینی اور بے ایمانوں کو محکوم کرنے میں شریک ہوں۔ ان کو چاہئے کہ سماجی برائیوں اور بدصورت اقدار کو اُکھاڑنے میں شریک ہوں۔ ان کو اچھے ادارے تعمیر کرنے میں شریک ہونا چاہئے مثلاً، ہسپتال، اولڈ ایج ہومز، تعلیمی ادارے اور تفریحی سہولیات جن میں مخالفِ خُدا تماشہ کی بجائے سچا مسیحی اثر رکھتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ لوگوں کی مشورت کریں اور اُن کی شکستہ زندگیوں کو مسیح میں مدد دیں۔ کلیسیائی کی ثقافتی ذمہ داری کا تعلق پوری انسانیت، مخلوق کے تمام اجزا اور انسانی تہذیب کے ہر پہلو سے ہے۔

قدم 5- دُعا **جواب**

آ یئے ہم اُس سچائی کے متعلق باری باری دُعا کریں جو خُدا نے پیدایش 25-1:24 میں سکھائی ہے۔

(آپ نے بائبل کے مطالعہ کے دوران جو کچھ سیکھا ہے اُس کے جواب میں دُعا کریں۔ صرف ایک یا دُو جملوں میں دُعا کرنے کی مشق کریں۔ یاد رکھیں کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف معاملات کے متعلق دُعا کریں گے)۔

5۔	دُعا (8 منٹ) شفاعت

دو دو یا تین تین کی جماعت میں دُعا جاری رکھیں۔ ایک دوسرے کے لئے اور دُنیا کے لوگوں کے لئے دُعا کرتے رہیں۔

6۔	گھر پر تیاری کرنے کا کام (2 منٹ)

گروپ کے راہنما گروپ کے ممبروں کو گھر پر تیاری کرنے کا کام ایک صفحے پر لکھ کر دیں یا اُنکو اپنی نوٹ بک میں لکھنے کو دیں۔

1: عہد، شاگرد بنانے کا عہد کریں۔

کسی دوسرے شخص یا لوگوں کی جماعت کے ساتھ مل کر منادی کریں، تعلیم دیں یا پیدایش 25-1:24 کا مطالعہ کریں۔

2: خدا کے ساتھ ذاتی وقت، روزانہ پیدایش 21:15-12:1 سے نصف کے ساتھ خُدا کو وقت دیں۔ سوالات کا طریقہ استعمال کریں اور نوٹس بنائیں۔

3: یاد دہانی، گنہگار فطرت، رومیوں 3:23، روزانہ پچھلی یاد کی ہُوئی بائبل کی 5 آیات کو یاد کریں۔

4: دُعا، اس ہفتہ کسی خاص شخص یا چیز کے لئے دُعا کریں اور پھر دیکھیں کہ خُدا کیا کر رہا ہے۔

5: اپنی نوٹ بک میں شاگرد بنانے کے متعلق نیا اندراج کریں، خُدا کے ساتھ اپنے شخصی وقت، یاد دہانی، بائبل کے مطالعہ اور اس تیاری کے نوٹس شامل کریں۔

سبق نمبر 27

1۔	دُعا

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق کیلئے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

2۔	عبادت (20منٹ) خُدا قابلِ پیائش ہے

موضوع: خدا قابلِ معلوم ہے۔

خُدا انسان کے ہاتھوں سے تراشا ہوا بُت ، کسی فلاسفر یا نبی کی سوچ سے بنا ہوا دیوتا نہیں۔ بائبل کا خُدا انکشاف کا خُدا ہے۔ بائبل کے خُدا کو معلوم کیا جا سکتا ہے۔

1- <u>مُکاشفہ کا خُدا</u>

پڑھیں، یسعیاہ 46:1-13۔ خُدا پتھر اور سونے چاندی کے بنے ہوئے بُتوں، فلاسفروں، نبیوں اور پیروکاروں کو چیلنج کرتا ہے کہ یہ ثابت کرو کہ یہ بُت یا دیوتا زندہ ہیں اور ثبوت دو کہ ان بُتوں یا دیوتاؤں نے کبھی پیشن گوئی کی جو بعد میں پوری ہوئی ہو۔ دیگر مذاہب کے بُت دیوتاؤں اور اور انکی پوجا کرنے والوں کے پاس کہنے کو کچھ نہیں۔ اُن کے پاس ثبوت نہیں کہ ان کے بُت یا دیوتا نے کبھی کوئی پیشن گوئی تھی جو بعد میں وقوع پزیر ہوئی۔

واحد سچا اور زندہ خُدا اپنے آپ کو مندرجہ ذیل واضح طریقوں سے ظاہر کرتا ہے تا کہ وہ لوگ اسکو جان سکیں:

صرف بائبل کا خُدا مخلوق نہیں ہے۔

سُنار سونے اور چاندی سے بُت بناتے ہیں (46:6) لیکن سُناروں کو خُدا نے بنایا۔ لوگ فلاسفروں اور مذہبوں کے "خُدا" تشکیل دیتے ہیں لیکن خُدا نے لوگوں کو بنایا۔

صرف بائبل کا خُدا ہی نا قابلِ موازنہ ہے۔

بُتوں کو پیمانوں سے ناپا جا سکتا ہے (46:6) فلسفہ اور جدید مذہب کا خُدا ایک روح یا ریاضی کی ایک اکائی تک چھوٹا ہوتا ہے لیکن جس خُدا نے اپنے آپ کو بائبل میں ظاہر کیا وہ نا قابلِ موازنہ ہے (46:5)

صرف بائبل کے خُدا نے اپنے آپ کو انسانی تاریخ میں ظاہر کیا۔

بُتوں نے کبھی کوئی چیز ظاہر نہیں کی کیونکہ وہ حقیقت میں نہیں بلکہ مُردہ ہیں۔ دیگر مذاہب کے خُداؤں نے کبھی اپنے آپ کو زمین پر اس طرح ظاہر نہیں کیا

جس طرح بائبل کے خُدا نے اپنے آپ کو یسوع مسیح میں ظاہر کیا۔ چنانچہ، دیگر مذاہب کے پیروکار اپنے خُدا سے رابطہ کرنے کے لئے اوپر کو اُچھلتے ہیں۔ بُدھ مت کے آٹھ ارکانی راستہ یا علم کا یوگا، عبادت، ہندو مت کی تپسیا، مذہبی قوانین اور یہودیت یا دیگر مذاہب کے شرعی کاموں کے ذریعے اپنے خُدا تک چھلانگ لگاتے ہیں لیکن بائبل کے خُدا نے اپنے آپ کو لوگوں پر انسانی تاریخ کی ابتدا سے ظاہر کیا ہے کیونکہ وہ حقیقت میں موجود ہے اور سچ مچ زندہ ہے (46:6)۔ بائبل کے خُدا نے یسوع مسیح میں انسانی جسم اپنا اور اپنی مخلوق اور تاریخ میں داخل ہو گیا اور زمین پر اُتر آیا تاکہ ہمارے درمیان رہے اور ہمیں نجات بخشے (یسعیاہ 9:67؛ یوحنا 1:1)۔

صرف بائبل کے خُدا نے مستقبل کی پیشن گوئی کی ہے۔

بُتوں نے کبھی کوئی پیشن گوئی نہیں کی جو مستقبل میں وقوع پزیر ہُوئی ہو۔ دُنیا میں فلاسفروں اور دیگر مذاہب کے خُداؤں نے بھی کبھی کوئی پیشن گوئی نہیں کی جو بعد میں انسانی تاریخ میں سچ مچ واقع ہُوئی ہو۔ لیکن تخلیق کی ابتدا سے خُدا نے زمین پر واقع ہونے والے واقعات کی پیشن گوئی کی ہے (46:6)۔ شیطان کو نیست کرنے والے ایک نجات دہندہ کی آمد کی پیشن گوئی پہلے انسانوں (آدم اور حوا) کو یسوع مسیح کے آنے سے ہزاروں سال پیشتر کی گئی تھی (پیدائش 3:15)۔ مصر کی غلامی کی پیشن گوئی ابرہام کو 200 سال سے بھی قبل کر دی گئی تھی (پیدائش 14-15:13)۔ موسیٰ نے بابل کی اسیری کی پیشن گوئی تقریباً 940 سال پہلے کر دی تھی (استثنا 65-28:45)۔ پرانے عہد نامہ میں 60 سے زیادہ پیشن گوئیاں ہیں جن کا تعلق یسوع مسیح سے ہے۔ یسوع مسیح کے آنے سے 2000 اور 500 سال قبل کی گئیں اور سب کی سب یسوع مسیح میں پوری ہو چکی ہیں۔

صرف بائبل کا خُدا اپنے لوگوں کو ساتھ لئے پھرتا ہے۔

بُت ایک سے دوسری جگہ نہیں جا سکتے جب تک کہ اُن کے پیروکار اُن کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر نہ لے جائیں۔ (46:7) لیکن خُدا اپنے لوگوں کو اُن کی پیدائش سے ہی اُٹھائے پھرتا ہے (46:4b؛ استثنا 1:31)۔

صرف بائبل کا خُدا دُعائیں سنتا ہے۔

بُت کبھی اپنے پرستار کی پکار کا جواب نہیں دیتے (46:7)۔ دیگر مذاہب کے خُدا بہت اُونچائی پر ہیں یا دُعاؤں کی پہنچ سے بہت دُور ہیں۔ دیگر مذاہب کے پرستار اپنے خُداؤں سے بولتے ہیں مگر وہ اُن سے ہرگز بات نہیں کرتے۔ اس کے برعکس بائبل کا خُدا اپنے لوگوں کی آواز کو سنتا ہے (65:24) اور وہ اُن سے بات کرتا ہے۔

صرف بائبل کا خُدا ہی بچاتا ہے۔

بُت کسی کو نہیں بچا سکتے (46:7c) وہ جانوروں پر لدے ہُوئے اسیری میں جانے سے خُود کو نہیں بچا سکے (46:1-2)۔ لیکن بائبل کا خُدا اپنے لوگوں کو اسیری سے بچاتا ہے (46:4c) اور وہ اُن کو گناہوں سے نجات بخشتا ہے (یسعیاہ 43:25)۔

پوری تاریخ میں کبھی لوگوں نے سونے چاندی اور لکڑی کے بُت بنائے، کچھ نے اپنے خُدا اپنے دماغوں میں بنائے ہُوئے ہیں۔ یہ اپنی سمجھ کے مطابق اپنا خُدا تشکیل دیتے ہیں کہ خُدا کو ایسا ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر، یہودیوں کا خیال ہے کہ وہ اپنے خُدا کی فطرت بطور ریاضی کی اکائی واضح کر سکتے ہیں۔ یہودیوں کا ماننا ہے کہ اُن کا خُدا اُن کو صرف اُس وقت بچاتا ہے جب وہ یہودی شریعت پر چلتے ہیں جس میں فریسیوں نے 613 مزید خود ساختہ ضابطے

شامل کر رکھے تھے جس میں سے 248 احکام ہیں اور 365 ممانعتیں اور یہودی کہتے ہیں کہ خدا کے لوگ صرف وہ ہیں جو اسرائیل قوم سے ہیں۔ یہودیوں کا خُدا صرف ایک نسل، ایک قوم اور ایک مذہب کا خُدا بن چکا ہے۔

لیکن خُدا کے متعلق اُن کا خیال بائبل میں زندہ خُدا کے انکشاف جیسا نہیں۔ خُدا کی بابت اُن کے نظریات صرف خودساختہ مذہبی تصورات ہیں۔ بائبل کا خُدا اُن کے متعلق فرماتا ہے" یہ لوگ ہونٹوں سے میری تعظیم کرتے ہیں لیکن ان کے دل مجھ سے دُور ہیں" (یسعیاہ 29:13؛ مرقس 7:6-7)۔ یسعیاہ اُن سے کہتا ہے کہ بائبل کا خُدا نا قابلِ موازنہ ہے (46:5) "میں خُدا ہُوں اور کوئی دوسرا نہیں۔ میں خُدا ہُوں اور مجھ سا کوئی نہیں۔ جو ابتدا ہی سے انجام کی خبر دیتا ہے اور ایامِ قدیم سے وہ باتیں جواب تک وقوع میں نہیں آئیں بتاتا ہُوں اور کہتا ہُوں کہ میری مصلحت قائم رہے گی اور مَیں اپنی مرضی بالکل پوری کرونگا۔ ہاں میں نے ہی یہ کہا اور مَیں ہی اس کو وقوع میں لاؤنگا" (یسعیاہ 46:9,10,11b)۔

2- مُکاشفہ کے درمیان۔

پڑھیں مّتی 11:25-27۔ بائبل کے خُدا کا حقیقی علم صرف یسُوع مسیح سے آتا ہے اور خُدا کا یہ علم اُن کو ملتا ہے جس پر یسُوع مسیح ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ یسُوع مسیح خُدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی ہے (1-پطرس 1:10-12)۔ جو لوگ یسُوع مسیح کو جانتے ہیں وہ خُدا باپ کو بھی جانتے ہیں (یوحنا 8:19)۔

گروپ لیڈر۔ خُدا کے قابلِ معلوم ہونے کی خصوصیت میں اُسکی پرستش کریں۔ تین تین افراد پر مشتمل جماعتوں میں پرستش کریں۔

3-	**بیان کریں (20 منٹ)** پیدائش

آپ نے بائبل کی دی ہُوئی عبارت (پیدائش 12:1-15:21) میں خدا کے ساتھ شخصی وقت میں جو کچھ سیکھا ہے اُسکو باری باری بیان کریں (یا اپنے نوٹس میں سے پڑھیں)۔ بیان کرنے والے شخص کو سنجیدگی سے سُنیں اور اُسکے بارے میں کوئی بحث نہ کریں۔

4-	**تعلیم (70 منٹ)** [اِنجیل/خُوشخبری] **خوشخبری کے نظریات، حصہ دوم**

تعارف۔ جب ہم لوگوں کو خوشخبری کا پیغام سُنائیں تو جو الفاظ ہم استعمال کریں اُن کی وضاحت کے لائق ہونا چاہیے۔ اس سبق کی تعلیمات کو سمجھنے میں لوگوں کی مدد کریں اور گناہ، موت اور عدالت (دیکھیں کتابچہ 1، سبق 2)، صرف یسُوع مسیح ہی خُدا باپ کے پاس آنے کا راستہ کیوں ہے اور یسُوع مسیح پر ایمان کے معنی بتائیں۔

A- یسُوع مسیح کی شناخت بطور دُنیا کا واحد نجات دہندہ

اِنجیل کا پیغام کہتا ہے "اور کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں" (اعمال 4:12)۔

تعلیم۔ صرف یسوع مسیح ہی دُنیا کا نجات دہندہ کیوں ہے؟ دوسرے لوگ جو نجات دہندہ کہلاتے ہیں وہ لوگوں کو کیوں نہیں بچاتے؟

1- یسوع مسیح نے عجیب دعوے کئے۔

پڑھیں۔ یوحنا 5:16-30۔

یسوع مسیح خُدا باپ کے برابر ہے(5:10) وہ خُدا باپ کی الٰہی زندگی رکھتا ہے(5:26)۔ وہ خُدا باپ کے سے کام کرتا ہے(5:19) وہ روحانی مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور اُن کو ہمیشہ کی زندگی عطا کرتا ہے(5:21,24-25) وہ مُردوں کو زندہ کریگا اور آخری عدالت میں اُن کا مُنصف ہوگا (5:21-22,28-29)۔

پڑھیں۔ یوحنا 10:36-38۔

یسوع مسیح خُدا ہونے کے دعویٰ کرنے والا محض انسان نہیں(10:33) بلکہ خُدا کا بیٹا ہے۔ یعنی خُدا نے انسانی تجسم لیا اور انسانی تاریخ میں داخل ہو گیا تاکہ اپنے آپ کو ظاہر کرے اور انسان کو نجات بخشے(10:36)۔ خُدا باپ خُدا بیٹے میں ہے اور خُدا بیٹا خُدا باپ میں ہے(10:38) اور خُدا بیٹا وہی چاہتا ہے جو خُدا باپ کی مرضی ہوتی ہے(10:37)۔

پڑھیں۔ یوحنا 14:6-10۔

صرف خُدا بیٹا ہی خُدا باپ کے پاس آنے کا واحد راستہ ہے(14:6)۔ خُدا بیٹا خُدا باپ کو ظاہر کرتا ہے(14:7,9)۔ جب یسوع کہتا ہے کہ "مَیں باپ میں ہُوں اور باپ مجھ میں ہے"(14:10) تو وہ روحانی یگانگت نہیں بلکہ وجودیاتی یگانگت کی بات کر رہا ہے۔ یعنی خُدا بیٹا اور خُدا باپ ایک ہی الٰہی ذات رکھتے ہیں۔ اِس لئے یسوع مسیح کہتا ہے کہ جب تُم یسوع کو دیکھتے ہو تو خُدا کو دیکھتے ہو اور جب تُم یسوع کو جانتے ہو تو خُدا کو جانتے ہو۔

پڑھیں۔ متّی 10:4 اور لوقا 10:6۔

یسوع مسیح فرماتا ہے کہ جو یسوع کو قبول کرتا ہے وہ خُدا کو قبول کرتا ہے اور جو یسوع کو رَدّ کرتا ہے وہ خُدا کو رَدّ کرتا ہے۔ یہ دعوے درست ہیں کیونکہ یہ وہ نبوتیں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں۔

پڑھیں۔ یسعیاہ 7:14;53:5۔

یسوع کے زمین پر آنے سے 700 سال قبل خُدا نے وعدہ کیا کہ یہ نجات دہندہ "خُدا ہمارے ساتھ" کہلائے گا اور وہ ہمیں نجات دینے کے لئے "ہماری خطاؤں کے سبب سے گھایل کیا جائے گا"۔ پرانے عہدنامہ میں اِس آنے والے نجات دہندہ کے متعلق 60 پیشن گوئیاں یسوع مسیح میں پوری ہو چکی ہیں جن میں سے 30 پیشن گوئیاں ایک ہی دن میں پوری ہو گئی تھیں۔ اتفاقیہ طور پر ایسا ہونا ناممکن ہے۔ خُدا نے نجات دہندہ کی آمد کی پیشگی اطلاع دی تھی۔ یسوع مسیح نے یہ ساری کی ساری پیشن گوئیاں پوری کر دیں۔ اِس لئے اُس کے دعوے سچے ہیں(دیکھیں کتابچہ 3، ضمیمہ 4)۔ یسوع مسیح کے متعلق نبوتیں۔

2- رسولوں نے یسوع مسیح کے بارے حیرت انگیز دعوے کئے۔

پڑھیں۔ اعمال 4:12۔

رسولوں نے دعویٰ کیا کہ خُدا نے زمین پر انسان کو صرف ایک نام بخشا ہے جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکتے ہیں۔ اور وہ نام ہے یسوع مسیح۔ یسوع مسیح صرف نجات کا نبوتی راستہ نہیں بلکہ وہ نجات کا واحد راستہ ہے۔

3- یسوع کے اور رسولوں کے دعوے کیوں پوری طرح درست ہیں؟

a- دعوے درست ہیں کیونکہ خُدا اور انسان کے بیچ میں صرف یسوع ہی درمیانی ہے۔

پڑھیں۔ یوحنا 1-12، 1-4، 1:1-1- تیمتھیس 2:5۔

بنائے عالم سے پیشتر ہی خُدا نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ بذاتِ خود تخلیق کے وقت اور خلا میں داخل ہوگا اور یسوع مسیح میں انسان بنے گا (1-پطرس 1:20) اور بنائے عالم سے پیشتر سے ہی خُدا نے ہمیں چُن لیا تھا تاکہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے اُس کے پاک اور بے عیب لوگ ٹھہریں (افسیوں 1:4) خُدا بذاتِ خود انسانی تاریخ میں داخل ہُوا اور زمین پر بہت سے انسانوں میں شامل ہوگیا تاکہ لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات بخشے۔ اِس لئے یسوع فرماتا ہے ''باپ مجھ میں ہو کر کام کرتا ہے'' (یوحنا 14:10)۔

خُدا اور انسان کے بیچ میں صرف یسوع مسیح ہی ایک درمیانی ہے۔ لفظ ''درمیانی'' کے معنی ہیں خُدا اور انسان کے درمیان کھڑا ہونے والا شخص جس کے وسیلہ سے اندیکھا خُدا ظاہری دُنیا میں کام کرتا ہے۔ یسوع مسیح مخلوق کا درمیانی ہے کیونکہ خُدا نے ساری چیزیں یسوع مسیح کے وسیلہ سے پیدا کیں (یوحنا 1:3)۔ وہ خُدا کے ظہور کا درمیانی ہے کیونکہ خُدا نے اپنے آپ کو انسان پر صرف یسوع مسیح کے وسیلہ سے پوری طرح ظاہر کیا (یوحنا 1:4)۔ وہ نجات کا درمیانی بھی ہے کیونکہ خُدا نے صرف یسوع مسیح کے وسیلہ سے روحانی فرزند گود لئے ہیں (یوحنا 1:12)۔ بطور درمیانی یسوع مسیح انسان کے آگے خُدا کی نمائندگی کرتا ہے (متّی 1:23) اور خُدا کے آگے انسان کی نمائندگی کرتا ہے (یوحنا 2:1-2)۔

b- دعوے اِس لئے درست ہیں کیونکہ صرف یسوع مسیح دُنیا کا نجات دہندہ ہونے کے لائق ٹھہرتا ہے۔

خُدا اور انسان کے بیچ میں صرف یسوع مسیح درمیانی ہے اور دُنیا کا نجات دہندہ ہے کیونکہ وہ تین مختلف طریقوں سے الگ ہے:

(1) <u>صرف یسوع مسیح ہی خُدا کو پوری طرح ظاہر کرتا ہے۔</u>
<u>وہ انسان پر خُدا کا مکمل انکشاف ہے۔</u>

پڑھیں۔ عبرانیوں 1:3 (یوحنا 1:1، 14، 18؛ فلپیوں 2:6-8؛ کلسیوں 1:15، 2:9)۔

اِس دُنیا کی پوری تاریخ میں کسی شخص یا مذہبی پیشوا نے دعویٰ نہیں کیا کہ وہ ''اندیکھے خُدا کا ظاہری انسانی نشان ہے۔ تاریخ میں کوئی دوسرا شخص انسانی روپ میں خُدا نہ تھا۔ خُدا نے بذاتِ خود انسانی جسم لیا اور تاریخ میں لوگوں کے درمیان رہا۔ یسوع مسیح خُدا کے جلال کا پرتو ہے۔ یہ خُدا کی تمام تر الٰہی

صفات مثلاً، پاکیزگی اور محبت کا مظہر ہے۔ یسوع مسیح خُدا کی ہستی کی کامل نمائندگی ہے یعنی وہ خُدا کی حقیقت، اصلی ذات یا فطرت کا مظہر ہے۔ یسوع مسیح اندیکھے خُدا کی ظاہری صورت ہے۔

(2) <u>صرف یسوع مسیح ہی ہمیشہ کے لئے بے گناہ اور کامل ہے۔</u>
<u>وہ انسان کے گناہوں کے کفارہ کے لئے کامل قُربانی ہے۔</u>

پڑھیں، عبرانیوں 7:26-28 ;4:14۔

انسان کے گناہوں کے کفارہ کے لئے کامل قُربانی بننے کی غرض سے مندرجہ ذیل چار علاقوں میں اہل ہونا ضروری ہے:

- اُس کا انسان ہونا لازمی ہے (یوحنا 1:1-14)۔ ایک جانور کی قُربانی اہل نہیں (عبرانیوں 9:13-14;10:1-4)۔
- اُس کا بے گناہ انسان ہونا لازمی ہے (عبرانیوں 4:15,7:26-28)۔ ایک گُنہگار اہل نہیں ہو سکتا۔
- اُس کا رضامندی کی قُربانی ہونا لازمی ہے (یوحنا 10:17-18)۔ ایک نا رضامند قُربانی اہل نہیں ہوتی۔
- اُس کے لئے خُدا کا پسندیدہ ہونا لازمی ہے (1-پطرس 1:19-20)۔ ایک خود ساختہ نبی یا نجات دہندہ اہل نہیں ہو سکتا۔

اس دُنیا کی پوری تاریخ میں کسی دوسرے شخص یا مذہبی پیشوا نے دعویٰ نہیں کیا کہ وہ بے گناہ ہے۔ اپنی جان دینے کو تیار ہے اور خُدا کو پسند ہے۔ چنانچہ، کوئی اور گُنہگاروں کی خاطر مرنے کے لائق نہیں ٹھہرتا۔ باقی ہر شخص گُنہگار ہے۔ مرنے کو تیار نہیں اور خُدا کو پسند نہیں۔ صرف یسوع مسیح بے گناہ، مرنے کو تیار اور خُدا کو پسند تھا۔ چنانچہ، صرف یسوع مسیح کامل قُربانی بننے کے لائق ٹھہرا جس نے گناہوں کا فدیہ ادا کیا۔

(3) <u>صرف یسوع مسیح ہی مر کر زندہ ہُوا اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔</u>
<u>وہی کامل سردار کاہن ہے جو ایمانداروں کے لئے دُعا اور ان کی نگہبانی کرتا ہے۔</u>

پڑھیں، عبرانیوں 7:23-25۔

اس دُنیا کی پوری تاریخ میں کسی دوسرے شخص یا مذہبی پیشوا نے دعویٰ نہیں کیا کہ وہ مر کر جی اُٹھا ہے۔ مذہبی پیشوا اور نبی آج بھی قبروں کے اندر پڑے ہیں۔ وہ مُردہ ہیں اور نہ کسی کو بچا سکتے ہیں نہ نگہبانی کر سکتے ہیں۔

تاہم، خُدا یسوع مسیح کو مُردوں میں سے جلا کر دکھاتا ہے کہ اس دُنیا کا نجات دہندہ صرف وہی ہے۔ ہزاروں گواہوں نے اُسے جی اُٹھنے کے بعد دیکھا اور وہ چالیس دِن تک اپنے چُنے ہُوئے رسولوں کو ہدایات دیتا رہا۔ وہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور اب خُدا باپ کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہے جہاں سے وہ زمین پر فضل کی خوشخبری کی منادی کے ذریعے لاکھوں دلوں اور زندگیوں میں اپنی بادشاہی قائم کر رہا ہے۔

چنانچہ، نجات بخش فضل صرف اُس کی واپسی تک دستیاب ہے (امثال 27:1؛ 2- کرنتھیوں 6:2)۔ جب یسوع دوسری بار زمین آتا ہے تو وہ گناہوں سے نجات دینے نہیں بلکہ عدالت کرنے کے لئے آئے گا۔ پھر توبہ کرنے اور ایمان لانے کا کوئی موقع نہ ہوگا۔ پس، جب آپ خوشخبری سنتے ہیں تو توبہ کریں اور ایمان لائیں۔

B- بائبل میں ایمان کے معنی

خوشخبری کا پیغام کہتا ہے "خدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے" (یوحنا 3:16)۔

1- <u>ایمان کیا ہے؟</u>

a- مسیحی ایمان کی بنیاد حقائق پر مبنی ہے۔

مسیحی ایمان، اندھیرے میں چھلانگ لگانا نہیں۔ ایمان وہاں سے شروع نہیں ہوتا جہاں پر وجہ رُک جاتی ہے۔ ایمان کی بنیاد کسی ایک تہذیب کے اندر تاریخ میں کسی ایک لفظ پر، کسی نبی کے ظہور میں نہیں بلکہ دُنیا کی تین تہذیبوں کے اندر دو ہزار سال سے زیادہ عرصہ میں 40 سے زائد نبیوں کے ایک ہی سچائی کے انکشاف پر ہے۔ بائبل میں ایمان کی بنیاد حقائق پر ہے۔ ایمان حتمی یقین دہانی یا وثوق ہے کہ یہ حقائق سچے ہیں۔ ایمان ان حقائق کے متعلق شخصی تاملیت اور خدا جس نے ان حقائق کو ظاہر کیا کے ساتھ شخصی تعلق رکھنا ہے۔

b- مسیحی ایمان دوسرے کسی بھی تاریخی یا مذہبی واقع سے زیادہ گواہیاں رکھتا ہے۔

بائبل ان حقائق سے بھری پڑی ہے کہ انسانی تاریخ میں خدا نے کہا اور عمل کیا۔ آنکھوں دیکھی، کانوں سُنی گواہیاں بائبل کے تحریری نوشتے جن کا ترجمہ بہت سی زبانون میں ہو چکا ہے اور بائبل اور اس کی کُتب کی صداقت کے بہت سے آثار قدیمہ کے ثبوت ہیں جو کسی بھی تاریخی واقع سے زیادہ ہیں آج کے دور میں غیر مبہم طور پر تاریخ تسلیم کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر:

- یسعیاہ کی مکمل کتاب قدیم عبرانی زبان میں بحیرہ مُردار کے قمران کے مقام پر 125 قبل از مسیح میں ملی تھی (تحریر ہونے کے 560 سال بعد)
- مرقس کی انجیل کا یونانی حصہ، مرقس 6:52-53 <u>50</u>ء میں (تحریر کے 4 سال بعد) ملا۔
- یوحنا کی انجیل کا یونانی حصہ 18:31-34,37-38 <u>30</u>ء میں (تحریر کے 33 سال بعد) ملا۔
- چیسٹر بیٹی پاپیری جو زیادہ تر نئے عہدنامہ یونانی پر مشتمل ہے <u>200</u>ء سے <u>250</u>ء میں (نئے عہدنامہ کی تکمیل کے 150 سال بعد) ملا۔
- کاڈیکس ویٹی کنس تقریباً نیا عہدنامہ سارا یونانی پر مشتمل ہے <u>325</u>ء سے <u>350</u>ء میں (نئے عہدنامہ کی تکمیل کے 250 سال بعد) ملا۔
- کاڈیکس سینائیٹکس تقریباً نیا عہدنامہ سارا یونانی اور پرانا عہدنامہ نصف یونانی پر مشتمل <u>350</u>ء میں (نئے عہدنامہ کی تکمیل کے 250 سال بعد) ملا۔
- کاڈیکس ایلگزینڈرلیس تقریباً پوری بائبل یونانی پر مشتمل <u>400</u>ء میں (نئے عہدنامہ کی تکمیل کے 300 سال بعد) ملا۔
- نئے عہدنامہ کے پانچ ہزار دیگر نُسخے جن کی تاریخ دسویں اور پندرہویں صدی کے درمیان ہے۔
- نئے عہدنامہ کے ہزار نُسخے جن کا ترجمہ لاطینی، اسوری، تین مصری زبانوں، گوتھک، آرمینائی، ایتھوپیا، جارجیا اور عربی میں جن کی تاریخ دوسری سے چوتھی صدی کے درمیان ہے (نئے عہدنامہ کی تکمیل کے 300 سال بعد)۔

یہ تاریخی ثبوت ہے کہ بائبل کی تحریر میں کبھی تبدیلی نہیں ہُوئی۔ کسی بھی مذہب کا الزام کہ بائبل جھوٹی ہے پوری طرح من گھڑت اور جھوٹ ہے۔ جو کوئی اس ثبوت کا مطالعہ فراموش کرتا ہے وہ عقل مند نہیں۔ مسیحی پیغام پوری انسانی تاریخ میں بہت اہم پیغام ہے۔ اس لئے لوگوں کو مسیحی پیغام پر غور کرنا چاہیے۔

2- یسُوعؔ مسیح پر ایمان کو کون ممکن بناتا ہے؟

انسان کے ایمان سے متعلق خُدا کا کیا کام ہے؟ بائبل میں ایمان کا تعلق بلا تفریق خُدا کے ظہور اور اس کے فضل پر مشتمل اس کی پیش قدمی سے اور انسان کے بھروسے اور اعتماد پر مشتمل جواب سے ہے۔ خُدا کے ظہور اور فضل کے بغیر ایمان ناممکن ہے۔ انسان کی فرمانبرداری کے بغیر ایمان نامکمل ہے۔ خُدا اپنے مکاشفہ اور فضل کے ذریعے ہمیشہ پہل کرتا ہے۔ انسان اپنے ایمان (اعتماد) اور فرمانبرداری (نیک اعمال) پر مشتمل جواب کے ذریعے دوسرے نمبر پر ہے۔

a- خُدا کا مکاشفہ۔ تاکہ آپ جانیں کہ کیا ایمان رکھنا ہے۔

پڑھیں، رومیوں 10:14-17؛ عبرانیوں 11:68۔

خُدا ہمیشہ آپ کے پاس کسی کو انجیل کی منادی کے لئے بھیج کر پہل کرتا ہے (رومیوں 10:14-17)۔ خُدا نے اپنے آپ کو نوحؔ اور ابرہامؔ پر ظاہر کیا، اس سے قبل کہ وہ ایمان فرمانبرداری (عمل) سے جواب دے سکتے (عبرانیوں 11:68)۔

b- خُدا فضل۔ تاکہ آپ ایمان لانے کے قابل ہوں۔

پڑھیں، یوحنا 6:44،37؛ کُلسیوں 1:29 (یوحنا 16:8؛ اعمال 13:48)۔

خُدا ہمیشہ لوگوں کو مسیح کی طرف کھینچنے (یوحنا 6:44) اور اپنے روح القدس کے وسیلہ سے لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں کام کرنے سے پہل کرتا ہے یعنی اُن کو گناہ، نجات اور عدالت کا احساس دلانے سے اور ملامت کرنے سے (یوحنا 16:8-10)۔ اس لئے جو ایمان لے آتے ہیں وہ جان جاتے اور اقرار کرتے ہیں کہ اُن کے ایمان کا عمل خُدا کی طرف سے ایک پُر فضل بخشش ہے (افسیوں 2:8-9؛ فلپیوں 1:29؛ اعمال 13:48؛ 16:14؛ 18:27)۔

c- انسان کا ایمانی جواب پہل نہیں ہے۔

پڑھیں، افسیوں 2:8-19؛ یعقوب 2:22۔

انسان خُدا کے مکاشفہ پر ایمان لانے اور خُدا کی پُر فضل بخشش قبول کرنے سے اس کی پہل کا جواب دیتا ہے۔ ایمان انسان کا خالی ہاتھ ہے جو خُدا سے نجات کی بخشش وصول کرتا ہے۔ ایمان ایک درخت کی مانند ہے جس کی جڑیں خُدا کے فضل اور پھل انسان کے نیک اعمال کو پیش کرتے ہیں (افسیوں 2:8-10)۔

انسان کے جواب کی بابت یسُوعؔ مسیح فرماتا ہے "جانفشانی کرو کہ تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ میں تُم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے داخل ہونے کی کوشش کریں گے اور نہ ہو سکیں گے" (لوقا 13:24؛ متّی 7:?13-14)۔ یسُوعؔ یہ بھی فرماتا ہے کہ "اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کے دِنوں سے اب تک آسمان کی بادشاہی پر زور ہوتا رہا ہے اور زور آور اسے چھین لیتے ہیں" (متّی 11:12) انسان کا ایمانی جواب جُرأت، جانفشانی اور جس چیز کی یسُوعؔ پیش کش کرتا ہے اس کو چھین لینے کا تقاضہ کرتا ہے۔

3- آپ یسُوعؔ مسیح پر عملی ایمان کیسے لاتے ہیں؟

پڑھیں، یوحنا 1:12؛ مکاشفہ 3:20 (رومیوں 10:9،10،13،17)۔

خُدا کی پہل کے جواب کے طور پر ایمان کے تین اجزا ہیں۔

a- علم

انسان کو اپنے کانوں کے ساتھ یسوعؔ مسیح سے متعلق خوشخبری سُننی چاہیے۔ خوشخبری میں موجود سچائی کو سُنے بغیر ایمان ناممکن ہے۔ اُس کو معلوم نہیں ہوگا کہ کیا ایمان رکھنا ہے۔

b- اعتقاد (ایمان)۔

انسان کو اپنے دل سے ایمان لانا چاہیے کہ یہ پیغام سچا ہے۔ صرف دوسرے لوگوں کے لئے نہیں بلکہ بذاتِ خود اُس کے واسطے بھی۔ اپنے دل اور دماغ میں مُتفق ہوئے بغیر کہ یہ سچائی شخصی طور پر اُس کے واسطے ہے۔ خوشخبری کا پیغام صرف علم رہ جاتا ہے جو نہ اُس پر اثر کرتا ہے اور نہ اُس کو تبدیل کرتا ہے۔

c- قبولیت

انسان کو اپنے مُنہ سے دُعا کرنا اور یسوعؔ مسیح کو پکارنا چاہیے کہ مجھے بچا۔ اُس کو چاہیے کہ اپنی دُعاؤں میں اعتراف کرے کہ یسوعؔ مسیح "خُداوند" ہے۔ صرف اُسی کا خُداوند نہیں بلکہ پوری کائنات کا خُداوند ہے۔ اُس کو چاہیے کہ اپنے دل اور اپنی زندگی میں یسوعؔ (کی روح) کو قبول کرے۔ خوشخبری کا شخصی جواب دیئے بغیر، اپنے دل اور اپنی زندگی میں نجات کی بخشش کو قبول کئے بغیر وہ نجات نہیں پا سکتا (رومیوں 5:17)۔

4- اگر آپ کو یسوعؔ مسیح پر ایمان لانا مُشکل لگتا ہے تو آپ کو کیا کرنا چاہیے؟

جب آپ کو یہ مُشکل لگے تو آپ کو یسوعؔ کی پیروی سے شروع کرنا چاہیے۔

پڑھیں، یوحنا 1:37-39,43؛ متّی 9:9۔

a- فرمانبرداری ایمان تک لے جاتی ہے۔

جب یسوعؔ نے لوگوں کو شاگرد بننے کے لئے بُلایا تو اُس نے اُن سے کہا "آؤ اور دیکھ لو" اور "میرے پیچھے ہو لے"۔ یوحنا اور اندریاسؔ نے یسوعؔ کی بات مانی اور اُس کے ساتھ چلے گئے اور جہاں وہ رہتا تھا وہاں ایک دن اُس کے ساتھ رہے۔ اس کے بعد اُنہوں نے اُس کے پیچھے چلنا بند نہیں کیا۔ فلپسؔ نے یسوعؔ کا حکم مانا اور (یوحنا، اندریاسؔ اور پطرسؔ) تین شاگردوں کی جماعت میں جا ملا۔ اس بار فلپسؔ نے نتن ایل کو دعوت دی کہ "آؤ اور دیکھ لو" نتن ایلؔ نے بُلاوے (دعوت) کو مانا اور یسوعؔ کے پاس آ گیا۔ اُس نے ایمان لا کر کہا "اَے اُستاد! تُو خُدا کا بیٹا ہے۔ تُو اسرائیل کا بادشاہ ہے" متّی نے بھی یسوعؔ کی بُلاہٹ کو مانا اور اپنے روزمرّہ کام کو چھوڑ کر یسوعؔ کے پیچھے ہو لیا۔

آخر کار نتن ایلؔ کے معاملہ میں شاگردوں کی بُلاہٹ (یسوعؔ مسیح کے پیچھے ہو لینے) کا فوری نتیجہ ایمان نہیں تھا جیسا ہم دوسروں سے توقع رکھیں گے۔ اُنہوں نے سُنا، ایمان لائے اور حکم مانا اسی اثنا میں نتن ایلؔ نے سُنا، حکم مانا اور پھر ایمان لایا۔ اُس نے سُننے کے بعد پہلے حکم مانا اور آخر میں ایمان لایا۔ یسوعؔ کی بُلاہٹ پر نتن ایلؔ کی فرمانبرداری کا نتیجہ خالص ایمان اور شاگردیت میں نکلا۔ نتن ایلؔ فطری طور پر تنقیدی تھا اور ہر ایک سُننے والی بات پر یقین نہیں کرتا تھا۔ اِسلئے فلپسؔ نے خوشخبری کے حقائق یا دلائل کے ساتھ اُس کو قائل کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ صرف اتنا کہا کہ "آ اور دیکھ لے"۔ نتن ایلؔ

صرف آنے اور دیکھنے کی بُلاہٹ کے بعد یسوع مسیح کے شاگرد کے طور پر اُس کے پیچھے ہو لیا تھا۔ نتن ایل صرف یسوع مسیح کی بُلاہٹ کو ماننے کے بعد ایسی حالت میں آیا جہاں ایمان ممکن اور خالص تھا۔ نتن ایل صرف انجیر کے درخت کے نیچے سے اُٹھ کر یسوع سے ملنے کے بعد ایسی کیفیت میں آیا کہ جہاں یسوع مسیح پر ایمان ممکن تھا اور جہاں یسوع مسیح پر ایمان اُس کے لئے حقیقی ہو گیا۔ ایمان اور شاگردیت کو جانے والا راستہ یسوع مسیح کی بُلاہٹ کو ماننا ہے یعنی ''آؤ اور دیکھ لو'' اور ''میرے پیچھے ہو لے''۔

-b فرمانبرداری لازمی ہے۔

ضرور ہے کہ یسوع کے شاگرد بننے کی بُلاہٹ کو مانا جائے۔ ورنہ یہ شاگردیت کے بغیر مسیحیت بن جاتی ہے اور شاگردیت کے بغیر مسیحیت ہمیشہ مسیح سے خالی ہوتی ہے۔ ایسی مسیحیت میں خُدا پر ایمان ہوتا ہے لیکن یسوع مسیح کی پیروی نہیں ہوتی۔ ایسا ایمان صرف ایک تصور اور افسانہ رہ جاتا ہے جس میں خُدا کے باپ ہونے کی جگہ ہوتی ہے مگر یسوع مسیح کو بطور خُدا کا زندہ بیٹا بھول جاتا ہے۔ ایسے مذہب میں خُدا پر اعتقاد ہوتا ہے لیکن یسوع مسیح کی پیروی نہیں ہوتی۔ صرف خُدا کے ایک ہونے پر ایمان رکھنا کافی نہیں۔ شیاطین بھی مانتے ہیں کہ خُدا ایک ہے اور تھرتھراتے ہیں (یعقوب 2:19)۔ یسوع مسیح کی پیروی کے بغیر خُدا پر ایمان مُردہ ایمان ہے (یعقوب 2:17)۔ صرف ایک سچا رشتہ جو لوگ یسوع مسیح کے ساتھ رکھ سکتے ہیں وہ شاگردیت کی بُلاہٹ کو ماننا اور اُس کے پیچھے ہو لینا ہے۔ ابرہام کا ایمان بھی اُس کے اعمال سے مکمل ہُوا تھا (یعقوب 2:22)۔

چنانچہ، جب کسی شخص کو خوشخبری کے حقائق سے ایمان لانا مشکل لگتا ہے جو اُس کو چاہئے کہ یسوع مسیح کی بُلاہٹ کو مانے یعنی ''آؤ اور دیکھ لو'' یا ''میرے پیچھے ہو لے''۔ جب ایک شخص اُٹھتا اور یسوع مسیح کے پیچھے ہو لیتا ہے تو وہ اس کیفیت میں آ جاتا ہے جہاں ایمان ممکن اور بالکل حقیقی ہو جاتا ہے۔

-5 <u>یسوع کی شاگردیت کی بُلاہٹ کیوں اتنی اہم ہے؟</u>

-a شاگردیت کے لئے یسوع کی بُلاہٹ لازمی ہے۔

پڑھیں، لُوقا 9:57-58۔

شاگردیت کے لئے یسوع کی بُلاہٹ لازمی ہے کیونکہ کوئی حقیقت میں شاگردیت کی قیمت کا حساب نہیں لگا سکتا۔ پہلی پیڑھی کے شاگرد نے شاگردیت کے لئے یسوع کی بُلاہٹ کا انتظار نہیں کیا۔ اُس نے پیش کش کی کہ جہاں تُو جائے گا میں تیرے ساتھ جاؤں گا۔ یسوع نے جواب میں اُس سے کہا کہ شاگردیت کی قیمت میں شامل ہے کہ سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں ہوتی۔ شاگردیت صلیب کی طرف لے جانے والا راستہ ہے کیونکہ یسوع صلیب کی جانب جا رہا تھا۔ کوئی بھی شخص اپنے لئے ایسی شاگرد کی زندگی نہیں چُن سکتا۔ کوئی بھی اپنے آپ کو ایسی منزل کے لئے نہیں کہہ سکتا۔ پہلی پیڑھی کے شاگرد یسوع کو جواب نہیں دیتے تھے اور نہ دے سکتے تھے کیونکہ یسوع مسیح کے پیچھے چلنے کی پیش کش اور اُس کے پیچھے چلنے کے درمیان بہت بڑا خلا تھا۔

-b شاگردیت کے لئے یسوع کی بُلاہٹ حتمی ہے۔

پڑھیں، لُوقا 9:59-60۔

شاگردیت کے لئے یسوع کی بُلاہٹ حتمی ہے کیونکہ یسوع اور شاگردیت کے درمیان کچھ نہیں آنا چاہئے۔ مذہبی شریعت ہو یا سماجی رسم کسی چیز کو اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ یسوع مسیح اور بُلائے ہُوئے شخص کے درمیان آئے۔ دوسرے مرحلہ کے شاگرد نے شاگردیت کے لئے یسوع کی بُلاہٹ کو قبول کیا لیکن ابھی تک شریعت کا پابند تھا جیسا یہودی مذہب کے اُستاد نے بتا رکھا تھا کہ پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کر۔ وہ جانتا تھا کہ یسوع اُس سے کیا چاہتا ہے۔

لیکن پھر بھی وہ پہلے شریعت کو پوری کرنا چاہتا تھا۔ مذہبی شریعت شاگردیت کے لئے یسوع کی بُلاہٹ کو ماننے اور شاگرد کے درمیان ایک رُکاوٹ کا کام کرتی تھی ۔ شاگردیت کے لئے یسوع کی بُلاہٹ کو ایک مضبوط بُلاہٹ ، ہر رُکاوٹ سے زورآور بُلاہٹ ہونا چاہیے ۔ کسی بھی چیز کو یسوع مسیح اور بُلائے ہُوئے شخص کے درمیان آنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے ۔ ہر چیز جو یسوع مسیح اور بُلائے ہُوئے شخص کے درمیان آئے اُس کو ٹوٹ جانا چاہیے ۔ اُس کو یسوع مسیح کی خاطر ایک طرف رکھ دینا چاہیے ۔ ابتدائی مذہبی شریعت اور ابتدائی سماجی رسمیں اپنے دعویٰ کے حق کو باطل کر دیتی ہیں جب وہ یسوع مسیح اور بطور ایک شاگرد یسوع مسیح کے پیچھے چلنے کے درمیان رُکاوٹ کا کام کرتی ہیں ۔ یہ پرانے مذہبی قوانین اور پرانی سماجی رسمیں یسوع مسیح کے پیچھے چلنے کے لئے ٹوٹ جانی چاہئیں ۔ خُدا یسوع مسیح میں اور اُس کے وسیلہ سے اپنی آخری اور حتمی بات کرتا ہے (عبرانیوں 2-1:1) ۔ شاگردیت کے لئے یسوع کی بُلاہٹ کو ماننا چاہیے ۔ اُس کے ہونے والے پیروکار یسوع مسیح کی حاکمانہ بُلاہٹ کو نظرانداز نہیں کر سکتے (اور " پینے کی آر پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہے " (اعمال 18-14 :26) ۔ یسوع مسیح کی بُلاہٹ فضل ہے اور اس فضل نے پولُس اور دُنیا میں لاکھوں زندگیوں کو فتح کر لیا ۔

c- **شاگردیت کے لئے یسوع کی بُلاہٹ غیر مشروط ہے ۔**

پڑھیں، لوقا 62-9:61 ۔

شاگردیت کے لئے یسوع مسیح کی بُلاہٹ غیر مشروط ہے کیونکہ کسی کو بھی شاگردیت کے لئے اپنی شرائط اور قواعد تھوپنے کی اجازت نہیں ۔ تیسرے مرحلے کے شاگرد نے بھی شاگردیت کے لئے یسوع کی بُلاہٹ کا انتظار نہیں کیا بلکہ اُس کے پیچھے چلنے کی پیش کش کر دی جیسے کہ شاگردیت ایک پیشہ ہو جس کا وہ اپنے لئے نقشہ کھینچ سکتا تھا ۔ تاہم ، پہلے مرحلے کے شاگرد نے شاگردیت کے لئے یسوع کے پیچھے چلنے کی قیمت کا حساب نہ لگایا ۔ اسی اثنا میں تیسرے مرحلے کے شاگرد نے اپنے تخمینے اور اپنی شرائط وضع کر لیں ۔ وہ چاہتا تھا کہ پہلے گھر جائے اور خاندان کو الوداع کہے ۔ تیسرے مرحلے کا شاگرد اپنے مذہب اور تہذیب میں موجود رُکاوٹوں کا پابند تھا ۔ تیسرے مرحلے کے شاگرد نے یسوع مسیح کے اور اپنے درمیان خود ساختہ رُکاوٹیں کھڑی کر دی تھیں ۔ وہ یسوع مسیح کے پیچھے چلنا چاہتا تو تھا مگر اپنی شرائط پر ۔ اُس کی نظر میں شاگردیت ایک امکان تھی جو صرف خاص شرائط کے پورا ہونے پر جاری ہو سکتی تھی ۔ چنانچہ ، اُس نے شاگردیت کو شاگردیت کے بارے انسانی سوچ کے درجہ تک کمتر کر دیا تھا ۔ " پہلے تُم یہ کرو اور پھر وہ کرو " اُس کی شاگردیت کی قسم اب سچی شاگردیت نہیں ۔ لیکن اس کے برعکس انسانی مذہب کی ایک قسم ہے ۔ اصلی شاگردیت شرائط کو برداشت نہیں کر سکتی جو یسوع اور شاگردیت کے لئے اُس کی بُلاہٹ کی فرمانبرداری کے درمیان آ سکتی ہے ۔

پس ، جب ایک شخص کو انجیل کے حقائق پر یقین رکھنا مُشکل لگتا ہے تو اُس کو یسوع کی بُلاہٹ کے پیچھے جانا چاہیے " آؤ اور دیکھ لو " یا " میرے پیچھے ہو لے " ۔ جب وہ اُٹھتا اور یسوع مسیح کے پیچھے ہو لیتا ہے تو وہ ایسی کیفیت میں آ جاتا ہے جہاں ایمان اصلی اور حقیقی ہو جاتا ہے ۔ یسوع مسیح کے پیچھے ہونے کے لئے پہلا قدم اُٹھانے کا خطرہ لینا ہی اصلی ایمان کے معنی کو سمجھنے کا راستہ ہے ۔ جو بُلایا جاتا ہے اُس کو اپنی کیفیت سے باہر آنا چاہیے جس میں وہ ایمان رکھتا اور یسوع کی طرف ایسی صورتِ حال میں قدم اُٹھاتا ہے جس میں وہ ایمان لانا شروع کر سکتا ہے ۔

خلاصہ ۔ یسوع مسیح کی بُلاہٹ کہ " آؤ اور دیکھ لو " اور " میرے پیچھے ہو لے " ایسی صورتِ حال پیدا کرتی ہے جہاں ایمان ممکن ہے ۔ اصلی مضبوط اور جاری ایمان کی صورت یسوع مسیح کی طرف فرمانبرداری کے قدم کے ساتھ شروع ہوتی ہے ۔ صرف فرمانبردار شخص ہی اصلی ایمان رکھتا ہے ۔ صرف ایمان رکھنے والا شخص ہی سچا فرمانبردار رہوتا ہے ۔ ایمان فرمانبرداری کے عمل میں اصلی ایمان بنتا ہے (یعقوب 2:22) اور سچی فرمانبرداری ہی ایمان لانا ہے (یوحنا 29-6:28) ۔

5۔	دُعا (8 منٹ) خدا کے کلام کے جواب میں دُعا

آج آپ نے جو کچھ سیکھا ہے اُس کے جواب میں باری باری خُدا سے مختصر دُعا کریں ۔گروپ کو دو دو یا تین تین میں تقسیم کردیں اور جو کچھ آج سیکھا ہے اُس کے جواب میں خُدا سے دُعا کریں ۔

6۔	گھر پر تیاری کرنے کا کام (2 منٹ)

گروپ کے راہنما گروپ کے ممبروں کو گھر پر تیاری کرنے کا کام ایک صفحے پر لکھ کر دیں یا اُنکو اپنی نوٹ بک میں لکھنے کو دیں)۔

1: عہد ،شاگر بنانے کا عہد کریں،
کسی دوسرے شخص یا گروپ کے ساتھ مل کر "خوشخبری کی تعلیمات حصہ دوم" منادی کریں، تعلیم دیں یا تعلیم کا مطالعہ کریں ۔

2: خدا کے ساتھ ذاتی وقت گزارنا ،خدا کیساتھ ذاتی وقت ۔روزانہ پیدائش 29:19-1:16 کے نصف باب سے خُدا کے ساتھ شخصی وقت گذاریں ۔
سوالات کا طریقہ استعمال کریں ۔نوٹس بنائیں ۔

3: بائبل کا مطالعہ ،گھر پر اگلے مطالعہ کو تیار کریں ۔اعمال 42-12:5 ۔موضوع کلیسیا کی بشارتی ذمہ داری ۔
بائبل کے مطالعہ کا پانچ اقدامی طریقہ استعمال کریں ۔نوٹس بنائیں ۔

4: دُعا، کسی خاص بندے یا چیز کیلئے خدا سے اس ہفتہ دُعا کریں ،اور پھر دیکھیں کہ خدا کیا کرتا ہے/ جواب دیتا ہے (زبور 3:5)۔

5: اپنی ڈائری کو اپ ڈیٹ کریں، ڈائری کو شاگرد بنانے کے سلسلے میں اپ ڈیٹ کریں ،عبادتی دستاویز، تعلیم ،اور اس مشق کی تیاری کو بھی شامل کریں ۔

سبق نمبر 28

1۔	دُعا

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق کیلئے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

2۔	بیان کریں (20منٹ) پیدائش

بائبل کی دی ہُوئی عبارت (پیدائش 16:1-19:29) سے خدا کے ساتھ بتائے ہوئے شخصی وقت میں آپ نے جو سیکھا ہے اُسکو باری باری مختصر بیان کریں یا اپنے نوٹس میں سے پڑھیں)۔ بیان کرنے کرنے والے کو سنجیدگی سے سُنیں اور قبول کریں، جو کچھ وہ بیان کرتا ہے اُس کے بارے بحث نہ کریں کریں۔

3۔	یاددہانی (20منٹ) گُناہ کی سزا واعظ 12:14

A- غور وخوض

پڑھیں، واعظ 12:1,5-7,13-14 ''اور اپنی جوانی کے دِنوں میں اپنے خالق کو یاد کر جبکہ بُرے دِن ہنوز نہیں آئے اور وہ برس نزدیک نہیں ہُوئے جن میں تُو کہیگا کہ ان سے مجھے کچھ خُوشی نہیں۔ ہاں جب وہ چڑھائی سے بھی ڈر جائیں اور دہشت راہ میں ہو اور بادام کے پھُول نکلیں اور ٹِڈی ایک بوجھ معلوم ہو اور خواہش مٹ جائے کیونکہ انسان اپنے ابدی مکان میں چلا جائیگا اور ماتم کرنے والے گلی گلی پھرینگے۔ پیشتر اس سے کہ چاندی کی ڈوری کھولی جائے اور سونے کی کٹوری توڑی جائے اور گھڑا چشمہ پر پھوڑا جائے اور حوض کا چرخ ٹُوٹ جائے۔ اب سب کچھ سُنایا گیا۔ حاصلِ کلام یہ ہے۔ خُدا سے ڈر اور اُس کے حکموں کو مان کہ انسان کا فرضِ کُلی یہی ہے۔ کیونکہ خُدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بُری عدالت میں لائیگا''۔

یاددہانی کی اس آیت کو سفید بورڈ پر مندرجہ ذیل طریقے سے لکھیں۔

گُناہ کی سزا واعظ 12:14
کیونکہ خُدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بُری عدالت میں لائیگا واعظ 12:14

بائبل کی آیت کے حوالے کو کارڈ کی پچھلی جانب لکھیں۔

خُدا دو طرح سے گُناہ کی سزا دیتا ہے:

1۔ <u>خُدا اپنی موجودہ عدالت سے سزا دیتا ہے</u>

پڑھیں، گلتیوں 6:7-8 ''فریب نہ کھاؤ۔ خُدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹیگا۔ جو کوئی اپنے جسم کے لئے بوتا ہے وہ جسم

سے ہلاکت کی فصل کاٹیگا اور جو روح کے لئے بوتا ہے وہ روح سے ہمیشہ کی زندگی کی فصل کاٹیگا''۔ خُدا نے اپنی مخلوق میں قوانین بنائے ہیں۔ اگر اُن قوانین کی خلاف ورزی کی جائے تو وہ اپنے ساتھ سزا لاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کشش ثقل کے فزکس کے اصول کو نظر انداز کریں تو آپ ایک گھنونی گراوٹ میں گر سکتے ہیں۔ خُدا نے انسانوں میں روحانی اور اخلاقی قوانین بھی بنائے ہیں۔ خُدا کے مندرجہ ذیل قوانین کی خلاف ورزیوں اور اُن کے نتائج پر غور کریں۔ جب لوگ زمین اور اس کی فطرت کا خیال نہیں رکھتے تو پانی اور مٹی کو آلودہ ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں ہر قسم کی بیماری آتی ہے۔ جب لوگ سست ہوتے ہیں اور کام نہیں کرتے تو غریب اور بھوکے ہو جاتے ہیں۔ جب لوگ ایک دوسرے سے نفرت کرتے اور لڑتے جھگڑتے ہیں تو ایک دوسرے کو تباہ کرنے کرنے لگتے ہیں۔ جب لوگ صنعت اور کاروبار میں بے ایمان ہو جاتے ہیں تو آہستہ آہستہ اُن کا کاروبار اور معاشرہ کو گر جاتے ہیں۔ جب لوگ ظالم اور جابر ہو جاتے ہیں اور ماتحتوں پر ظلم وستم کرتے ہیں تو پھر ان کے مُلک جنگ کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔ اس قسم کے بہت سے طریقوں سے گناہ کے نتائج گنہگار کو پکڑ لیتے ہیں۔ لوگ گناہ بوتے ہیں اور پھر خُدا ان سے گناہ کی فصل کٹواتا ہے۔ خُدا کی موجودہ عدالتیں اُس کی مخلوق کے قوانین اور مخلوق میں کام کرنے کے اُصولوں پر بنی ہُوئی ہیں۔ کوئی بھی خُدا کے قوانین کو توڑ کر تجاوز نہیں کر سکتا۔ بعض اوقات خُدا اپنی موجودہ عدالتوں کو اجازت دیتا ہے کہ بہت سے لوگوں کو پکڑ لیں۔

<u>2- خدا مستقبل کی آخری عدالت کے ذریعے گُناہ کی سزا دیتا ہے</u>

پڑھیں عبرانیوں 9:27 ''اور جس طرح آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اُس کے بعد عدالت کا ہونا مُقرر ہے''۔
بائبل کہتی ہے کہ موت خاتمہ نہیں۔ موت کے بعد آخری عدالت ہوگی اور اس دُنیا میں انسانی تاریخ کے آخر میں یسوع زمین پر واپس آئے گا اور زمین کے تمام لوگوں کی عدالت کریگا۔ وہ دن یومِ عدالت کہلاتا ہے۔

<u>غیر مسیحیوں کی عدالت ہوگی</u>

اُن کی خطاؤں کے باعث اُن کی عدالت ہوگی (متّی 25:41-46) اُن کی ساری بدکاریوں کے باعث اُن کی عدالت ہوگی (واعظ 12:14)۔ اُن کے ایمان نہ لانے اور یسوع مسیح کو رَد کرنے کے باعث اُن کی عدالت ہوگی (یوحنا 3:18.36)۔ خُدا کو فراموش کرنے اور انجیل کی نافرمانی کے باعث اُن کی عدالت ہوگی (2- تھِسّلنیکیوں 1:8-9)۔ اُن کو نجات پانے کا دوسرا موقع نہیں ملے گا۔ اُن کو زندہ خُدا کی حضوری سے نکال دیا جائے گا اور وہ خُدا کی بھلائی اور رحمت کا تجربہ ہرگز نہ کرینگے بلکہ صرف اُس کا عذاب دیکھیں گے۔ اُن کو ہمیشہ کی ہلاکت کے ساتھ سزا ملے گی یعنی اُنکو جہنم میں پھینک دیا جائیگا (متّی 25:41؛ مُکاشفہ 21:8)۔

<u>مسیحیوں کی عدالت</u>

ان کی عدالت ہوگی کہ اُنہوں نے زندگی کس طرح بسر کی (2- کرنتھیوں 5:10؛ 1- کرنتھیوں 3:10-15)۔ تاہم، ان کو ابدی ہلاکت کی سزا نہیں ملے گی کیونکہ یہ مسیح پر ایمان لانے کے باعث پہلے ہی موت سے نکل کر ابدی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں (یوحنا 5:24)۔ جو لوگ مسیح میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں ہے (رومیوں 8:1)۔

B- یاددہانی اور نظرثانی

1.لکھیں۔ بائبل کی آیت کو خالی کارڈیا اپنی نوٹ بک کے صفحے پر لکھیں۔

2.یاددہانی۔ بائبل کی آیت کو صحیح طریقے سے یاد کریں۔ گناہ کی سزا: واعظ 12:14۔

3.نظرثانی۔ دو دو کی صورت میں بٹ کر ایک دوسرے کی پچھلی یاد کی ہوئی آیتوں کو چیک کریں۔

4-	بائبل کا مطالعہ (70منٹ) کلیسیا کی بشارتی ذمہ داری۔ اعمال 5:12-42

بائبل کے مطالعہ کے پانچ اقدام کو استعمال میں لاتے ہوئے اعمال 5:12-42 کا ایک ساتھ مطالعہ کریں۔

قدم 1.پڑھیں۔ **خدا کا کلام**

پڑھیں۔ آیئے ہم مل کر اعمال 5:12-42 کو پڑھیں۔ باری باری ایک ایک آیت کو پڑھیں جب تک پڑھائی مکمل نہ ہو جائے۔

قدم 2.دریافت کریں۔ **مشاہدات**

غور کریں: اس عبارت میں سے کونسی سچائی آپ کیلئے اہم ہے؟ یا کونسی سچائی نے آپ کے دل و دماغ کو چھوا ہے؟

پڑھیں: ایک یا دو سچائیوں کو جو آپ نے سمجھی ہیں دریافت کریں، اُنکے بارے میں سوچیں اور اپنے خیالات کو نوٹ بک میں درج کریں۔

بیان کریں: (جب گروپ کا ہر شخص دو منٹ تک سوچ اور لکھ چکے تو اب اُنکو باری باری بیان کرنے دیں)۔ باری باری جو سب نے دریافت کیا ہے اُسکو بیان کریں۔

آیئے ہم نے جو کچھ دریافت کیا ہے وہ باری باری ایک دوسرے سے بیان کریں۔

(دوسرے لوگوں نے جو کچھ دریافت کیا ہے اُس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں۔ یاد رہے کہ ہر چھوٹے گروپ میں لوگ مختلف چیزوں کو بیان کریں گے لازمی نہیں کہ اُنہی چیز کو)۔

دریافت نمبر 1: خُدا انجیل کی فتح میں انتہائی مُشکل صورتِ حال کو کس طرح تبدیل کرتا ہے؟

اس عبارت میں چھوٹے سے لفظ "مگر" پر غور کریں۔

a- مگر خُدا بند دروازوں کو کھولتا ہے۔

اعمال 5:12-20 میں ہم پڑھتے ہیں کہ انجیل کے دُشمن، رسولوں کو قید میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ یُوں لگے گا کہ جیسے دُشمن جیت گئے ہیں اور رسول انجیل کی مزید منادی نہیں کریں گے۔

چنانچہ، آیت 19 میں ہم پڑھتے ہیں کہ خُدا کس طرح ہر مُشکل صورتِ حال کو فتح میں بدل دیتا ہے۔ ''مگر خُداوند کے ایک فرشتہ نے رات کو قیدخانہ کے دروازے کھولے''۔ دُشمن رسولوں کو انجیل کی منادی سے روک نہ سکے۔ کتنا فرق ہے۔ دُشمن رسولوں کو قید میں ڈالتے ہیں مگر خُدا نے قیدخانہ کے دروازے کھول دیئے۔ پڑھیں مُکاشفہ 3:7-8۔

b- مگر خُدا اُن کو واپس تعلیم دینے کے لئے بھیجتا ہے۔

اعمال 5:21-26 میں ہم پڑھتے ہیں کہ اُسی وقت انجیل کے دُشمن ایک بڑے مقدمہ کے لئے تیار ہو گئے۔ اُنہوں نے صدرِ عدالت کو جمع کیا۔ صدرِ عدالت حکومت کا اعلیٰ محکمہ تھا خاص کر مذہبی امور میں اور یہودیوں میں اعلیٰ شرعی عدالت تھی۔ وہ لوگوں کو کئی طرح سے سزا دے سکتے تھے۔ رسولوں کے خلاف فوری طور پر مقدمہ چل سکتا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ گویا وہ صدرِ عدالت رسولوں کو ختم کرنے والی ہے۔ چنانچہ، آیت 22 میں ہم پڑھتے ہیں کہ خُدا کس طرح ہر مُشکل صورتِ حال کو فتح میں بدل دیتا ہے ''مگر پیادوں نے پہنچ کر اُنہیں قیدخانہ میں نہ پایا'' قیدخانہ کے دروازے ابھی تک بند تھے اور پہرے والے ابھی تک قیدخانہ کے دروازے پر تھے۔ لیکن قیدخانہ کے اندر کوئی نہ تھا۔ وہاں کوئی نہ تھا جس کے خلاف وہ عدالت میں مقدمہ چلاتے۔ سردار حیران تھے کہ اِتنے میں کسی نے آ کر اُنہیں خبر دی کہ دیکھو وہ آدمی جنہیں تُم نے قیدخانہ میں ڈالا تھا ہیکل میں کھڑے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ کتنا فرق ہے۔ دُشمن نے رسولوں کے خلاف ایک مقدمہ تیار کر رکھا تھا لیکن خُدا اُن سے ہیکل میں لوگوں کو تعلیم دلوا رہا تھا۔

c- مگر خُدا نے اُن کو گواہی دینے کی جُرأت بخشی

اعمال 5:27-32 میں ہم پڑھتے ہیں کہ مُلک کے مذہبی سردار جو انجیل کے دُشمن تھے اُنہوں نے رسولوں پر الزام لگایا کہ یہ پرانی تعلیم کو چھوڑ کر یسُوعؔ کی تعلیم دیتے ہیں۔ اُنہوں نے یہ الزام لگایا کہ یہ اسرائیل کے سرداروں کو لوگوں کی نظر میں غلط قرار دیتے ہیں۔

چنانچہ، آیت 29 میں ہم پڑھتے ہیں کہ خُدا کس طرح ہر مُشکل صورتِ حال کو فتح میں بدل دیتا ہے۔ لیکن رسولوں نے جواب میں کہا ''ہمیں آدمیوں کے حُکم کی نسبت خُدا کا حُکم ماننا زیادہ فرض ہے''۔ خُدا نے اُنہیں حُکم دیا تھا کہ ہر کسی کو انجیل سُناؤ اور کسی کے پاس خُدا کے حُکم کی مخالفت کا اِختیار نہ تھا۔ اُنہوں نے صدرِ عدالت میں بھی انجیل کی منادی کی۔ اُنہوں نے اُن سے یسُوعؔ کے مرنے اور جی اُٹھنے اور توبہ کرنے اور گناہوں کی معافی پانے کی ضرورت کے متعلق باتیں کیں۔ اُنہوں نے کہا کہ جو خُدا کا حُکم مانتے ہیں وہ اُس کا رُوح پائیں گے۔ کتنا فرق ہے۔ دُشمن الزام لگاتے اور ڈراتے ہیں مگر خُدا رسولوں کو انجیل کی منادی کا حوصلہ بخشتا ہے۔

d- مگر خُدا اُن کے دُشمنوں کو اُن کی طرف کر دیتا ہے۔

اعمال 5:33-39 میں ہم پڑھتے ہیں کہ کچھ دُشمن غُصہ میں آ کر رسولوں کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ رسولوں کو سنگسار کر دیا جائے گا۔

چنانچہ، آیت 34 میں ہم پڑھتے ہیں کہ خُدا کس طرح ہر مُشکل صورتِ حال کو فتح میں بدل دیتا ہے ''مگر گملی ایل نام ایک فریسی نے'' مداخلت کی۔ اُس نے دُشمنوں کو تنبیہ کی کہ جلدبازی نہ کرو کیونکہ ''ایسا نہ ہو کہ خُدا سے بھی لڑنے والے ٹھہرو''۔ کتنا فرق ہے۔ دُشمن رسولوں کو قتل کرنا چاہتے تھے مگر قادرِ خُدا نے اُن دُشمنوں میں سے ایک کو بدی کا منصوبہ روکنے کے لئے اِستعمال کیا (امثال 16:7)۔

e- **مگر خُدا کے لوگ خُدا کی فرمانبرداری کرتے رہتے ہیں۔**

اعمال 5:40-42 میں ہم پڑھتے ہیں کہ دُشمنوں نے رسولوں کو سزا دی اور انہیں حکم دیا کہ دوبارہ یسوع مسیح کے نام کی منادی نہ کریں۔ ایک بار پھر ایسا لگتا تھا کہ یہ سردار یسوع مسیح کی منادی کو روک دیں گے۔

چنانچہ، آیت 41 میں ہم پڑھتے ہیں کہ خُدا کس طرح ہر مُشکل صورتِ حال کو فتح میں بدل دیتا ہے۔ رسولوں نے خوشی سے سزا قبول کی اور آدمیوں کی نسبت خُدا کے حکم کو ماننا جاری رکھا۔ اُنہوں نے صرف ہیکل کے لوگوں کو ہی انجیل نہیں سُنائی بلکہ لوگوں کے گھروں میں بھی جا جا کر سُنائی۔ کتنا فرق ہے۔ دُشمنوں نے انجیل کی منادی کی مخالفت جاری رکھی مگر خُدا کے لوگوں نے ہر جگہ پر انجیل کی منادی جاری رکھی۔

5:29

<u>دریافت نمبر 2:</u> <u>خُدا حاکمِ اعلیٰ ہے</u>

"ہمیں آدمیوں کے حکم کی نسبت خُدا کا حکم ماننا زیادہ فرض ہے"۔ اکثر میں سردار کے سوال کے متعلق سوچ کر حیران ہوتا ہوں کہ دُنیا میں حاکمِ اعلیٰ کون ہے؟ اعمال 5:29 میرا جواب ہے کہ خُدا ہی سب پر حاکمِ اعلیٰ ہے۔ وہ اس دُنیا کے ہر حکمران سے بلند و بالا ہے۔ یہ سچائی چند فیصلے کرنے میں میری مدد کرتی ہے کہ میں اس دُنیا میں کیسا رویہ رکھوں اور خاص کر بشارتی خدمت کس طرح کروں۔

<u>قدم نمبر 3: سوال</u> **وضاحتیں**

غور کریں: اس عبارت میں آپ کسی چیز کے متعلق کونسا سوال پوچھنا چاہیں گے؟

آیئے ہم اعمال 5:12-42 میں سے تمام سچائیوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور جو باتیں ابھی سمجھ میں نہیں آئیں اُن کے متعلق سوال پوچھیں۔

قلم بند کریں: اپنے سوالات کو ممکن حد تک واضح مرتب کریں۔ پھر اپنے سوال کو اپنی نوٹ بک میں قلم بند کریں۔

بیان کریں: (گروپ کے تمام ارکان کے دو منٹ تک سوچنے اور لکھ چکنے کے بعد ہر شخص اپنا سوال بیان کرے)۔

گفتگو کریں: (پھر چند سوالات چُن لیں اور گروپ میں اُن پر بات چیت کے ذریعے جواب دینے کی کوشش کریں) (مندرجہ ذیل مثالیں اُن سوالوں کی ہیں جو طالبعلم پوچھ سکتے ہیں اور بات چیت کے متعلق نوٹس ہیں)۔

5:16

<u>سوال نمبر 1:</u> <u>ہمیں پطرس کے بیماروں کو شفا دینے والے سایہ کو کس طرح بیان کرنا چاہیے؟</u>

نوٹس۔ عبارت کا بہتر ترجمہ یُوں ہو سکتا ہے "ایمان لانے والے مرد اور عورت خُداوند کی کلیسیا میں اَور بھی کثرت سے آ ملے یہاں تک کہ لوگ بیماروں کو سڑکوں ...... تاکہ جب پطرس آئے تو اُس کا سایہ ہی اُن میں سے کسی پر پڑ جائے"۔

اس بیان کے اندر لوگوں میں مذہبی تفریق نہیں ہے بلکہ یہ یسوع مسیح پر اور خُدا کے معجزات پر اُن کے ایمان کا تاریخی بیان ہے۔ معجزہ ایمان کی طرف نہیں لاتا تھا بلکہ ایمان خُدا سے معجزہ کرواتا تھا۔ ایماندار ایمان سے عمل کرتے تھے۔

ایسے ہی واقعات پہلے بھی ہُوئے تھے۔ ایک دفعہ ایک عورت نے یسُوعؔ کی پوشاک کو چھوا اور فی الفور شفا پا گئی (مرقس 5:27)۔ گنیسرتؔ کے پورے علاقہ میں لوگ اپنے بیماروں کو گلیوں بازاروں میں لئے پھرتے تھے اور یسُوعؔ کی منّت کرتے تھے کہ ہمیں اپنی پوشاک کا کونہ ہی چھو لینے دے۔ جو بھی اُسے چھو لیتا شفا پا جاتا تھا (مرقس 6:55-56)۔ ایک رومی صوبہ دار کا ایمان تھا کہ یسُوعؔ موقع پر ہو یا نہ ہو مگر اُس کے نوکر کو شفا دے سکتا ہے۔ اور یسُوعؔ نے اُس کو اچھا کر دیا (متّی 8:8-10)۔ یہ واقعات یسُوعؔ مسیح پر لوگوں کے ایمان کے ٹھوس ثبوت تھے۔

اسی طرح، یہاں خُدا کو پسند ہے کہ پطرسؔ رسول کے سایہ (اعمال 5:16) میں معجزانہ تاثیر ہو جس طرح دیگر مواقع پر رسولوں کی باتیں اور اشارے اثر رکھتے ہیں۔ پس، خُدا کو یہ پسند تھا کہ جو رومال اور پٹکے پطرسؔ رسول سے چھو کر بیمار کے پاس لائے جاتے تھے وہ بیمار کو اچھا کریں، بدروح گرفتوں کو آزاد کریں (اعمال 19:11-12)۔ رسولوں کے معجزے اُن کے ایمان کے بجائے لوگوں کے ایمان کے اثر سے ہوتے تھے۔ لوگ انجیل پر ایمان لاتے تھے جس کی منادی رسول کرتے تھے اور اس طرح شفا پانے کے لئے اپنے بیماروں کو رسولوں کے پاس لانے پر بھی ایمان لاتے تھے۔ جن وسائل سے خُدا اُن کو شفا دیتا تھا یعنی کلام، اشارہ، رومال، سایہ یا کسی بھی رابطہ کی عدم موجودگی۔ یہ چیزیں یسُوعؔ مسیح کے لئے اہم نہیں ہیں کیونکہ آسمان اور زمین کا کُل اختیار اُس کے پاس ہے۔

5:29

<u>سوال نمبر 2:</u> <u>انسانی اختیار کی حد کیا ہے؟</u>

نوٹس۔ جب پطرسؔ کہتا ہے "ہمیں آدمیوں کے حُکم کی نسبت خُدا کا حُکم ماننا زیادہ فرض ہے" تو کیا اُس کا مطلب ہے کہ مسیحی ہمیشہ دُنیا میں حکومت کی نافرمانی کریں گے؟ نہیں۔ بائبل کے مطابق حکومت کی تابعداری کے قابلِ شناخت سات تعلقات ہیں۔ مسیحیوں کو چاہئے کہ اُن اختیار والوں کی فرمانبرداری کریں۔ زمین پر کوئی حکومت حتمی نہیں۔ صرف خُدا کے پاس حتمی اختیار ہے اور خُدا اپنے اختیار کا ایک حصہ زمین پر کئی قسم کے راہنماؤں کو بخشتا ہے۔ یہ راہنما یا لوگ جنہوں نے اختیار حاصل کیا ہے اپنے ہر کام کے لئے ذمہ دار اور خُدا کے سامنے جواب دہ ہیں۔ اختیار کے ساتھ تعلقات جس کا بائبل میں ذکر ہے وہ یہ ہیں:

a- خُدا اور انسان

خُدا سب لوگوں اور ہر چیز پر مکمل اختیار رکھتا ہے۔ یعقوب 4:7 کہتا ہے "پس خُدا کے تابع ہو جاؤ"۔ تمام لوگوں کو خُدا کے تابع ہو جانا چاہئے۔ تمام راہنماؤں اور دیگر لوگوں کو بھی خُدا کے تابع ہونا چاہئے۔ خُدا نے لوگوں کو اپنے جلال کے لئے بنایا ہے (یسعیاہ 43:7؛ کلسیوں 1:15-16)۔ خُدا فرماتا ہے کہ سب لوگ اُس کو جانیں، اُس سے محبت رکھیں، اُس کا حُکم مانیں اور اُس کی خدمت کریں۔ سب لوگوں کا اعلیٰ مقصد ہے کہ خُدا کے جلال کے لئے جئیں۔

b- انسان اور مخلوق

خُدا نے اپنی مخلوق پر انسان کو محدود اختیار بخشا ہے۔ زبور 8:4,6 کہتا ہے "تو پھر انسان کیا ہے کہ تُو اُسے یاد رکھے؟..... تُو نے اُسے اپنی دستکاری پر تسلط بخشا ہے۔ تُو نے سب کچھ اُس کے قدموں کے نیچے کر دیا ہے"۔ خُدا نے انسان کو ذمہ داری عطا کی ہے کہ اُس کی مخلوق کی نگہبانی کریں۔ لیکن انسان کا اختیار زمین تک محدود ہے۔ انسان جو چاہتے ہیں خُدا کی مخلوق کے ساتھ وہ نہیں کر سکتے۔ مثال کے طور پر استثنا 20:19 کہتا ہے "تو اُس کے درختوں کو

کُلہاڑی سے نہ کاٹ ڈالنا کیونکہ اُن کا پھل تیرے کھانے کے کام آئیگا"۔ اِنسان خُدا کی مخلوق کو گندہ یا تباہ نہیں کرسکتا (حزقی ایل 19-34:18)۔

c- شوہر اور بیوی

خُدا نے شوہر اور بیوی دونوں کو ایک دوسرے کی خِدمت کا محدود اختیار دیا ہے۔ لیکن اُن کے خِدمت کے طریقے فرق فرق ہیں یعنی شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کی خِدمت اُس کی راہنمائی کی صورت میں کرے اور بیوی کو چاہیے کہ اپنے شوہر کی تابعداری سے اُس کی خدمت کرے۔ کُلسیوں 3:18 کہتا ہے "اَے بیویو! جیسا خُداوند میں مناسب ہے اپنے شوہروں کے تابع رہو"۔ لیکن شوہر کا اختیار بھی محدود ہے کیونکہ کُلسیوں 3:19 کہتا ہے "اَے شوہرو! اپنی بیویوں سے محبت رکھو اور اُن سے تلخ مزاجی نہ کرو"۔ یاد رکھیں کہ خُدا نے شادی کے حُکم کو قانون بنایا ہے اور خُدا ہی نے ایک شوہر اور ایک بیوی میں رشتہ قائم کیا ہے۔ نئے دور کے لوگوں اور مذہبوں کے پاس خُدا کے قوانین کو تبدیل کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

d- ماں باپ اور بچے

خُدا نے ماں باپ کو بچوں پر محدود اختیار دیا ہے۔ کُلسیوں 3:20 کہتا ہے "اَے فرزندو! ہر بات میں اپنے ماں باپ کے فرمانبردار رہو کیونکہ یہ خُداوند میں پسندیدہ ہے"۔ لیکن ماں باپ کا اختیار بھی محدود ہے کیونکہ کُلسیوں 3:21 کہتا ہے "اَے اولاد والو! اپنے فرزندوں کو دِق نہ کرو تاکہ وہ بے دِل نہ ہو جائیں"۔ ماں باپ کو چاہیے کہ وہ اپنے اختیار کو اپنے بچوں پر حوصلہ افزا انداز میں استعمال کریں اور اگر ضروری ہو تو اُسی طریقہ سے اُن کی اصلاح کریں (امثال 13:24)۔

خُدا نے ماں باپ اور بچوں کے درمیان رشتہ کو بھی قائم کیا ہے۔ جدید لوگوں، تقاضوں اور تعلیمی نظاموں کے پاس خُدا کی قائم کردہ باتوں میں تبدیلی کرنے کا اختیار نہیں۔

e- حاکم اور محکوم

خُدا نے سیاسی راہنماؤں اور مُلک کا نظام چلانے والوں کو ماتحتوں پر محدود اختیار دیا ہے۔ 1-پطرس 14-2:13 کہتا ہے "خُداوند کی خاطر اِنسان کے ہر ایک انتظام کے تابع رہو۔ بادشاہ کے اِس لئے کہ وہ سب سے بزرگ ہے۔ اور حاکموں کے اِس لئے کہ وہ بدکاروں کو سزا اور نیکوکاروں کی تعریف کے لئے اُس کے بھیجے ہوئے ہیں"۔ مسیحیوں کو چاہیے کہ مُلک میں ہر نیک کام کے لئے حاکموں کے فرمانبردار رہیں۔ لیکن سب حاکموں کا اختیار بھی محدود ہے کیونکہ اعمال 5:29 کہتا ہے "ہمیں آدمیوں کے حُکم کی نسبت خُدا کا حُکم ماننا زیادہ فرض ہے"۔ کوئی بات نہیں کہ یہ آدمی اختیار کے کس درجہ پر کھڑے ہیں۔ اگر یہ خُدا کی مرضی کے خلاف کوئی مانگ کرتے ہیں تو مسیحیوں کو چاہیے کہ مہذب طریقہ سے اُن کی مانگ کی مزاحمت کریں۔

f- مالک اور نوکر

خُدا نے مالکوں کو نوکروں پر محدود اختیار دیا ہے۔ کُلسیوں 3:22 کہتا ہے "اَے نوکرو! جو جسم کے رُو سے تُمہارے مالک ہیں سب باتوں میں اُن کے فرمانبردار رہو"۔ لیکن زمینی مالکوں کا اختیار بھی محدود ہے کیونکہ کُلسیوں 4:1 کہتا ہے "اَے مالکو! اپنے نوکروں کے ساتھ یہ جان کر عدل کرو کہ آسمان پر تُمہارا بھی ایک مالک ہے"۔ ہر مالک کو سمجھنا چاہیے کہ خُدا اُس کا مالک ہے اور ایک دِن خُدا اُسے نوکروں کے ساتھ کئے ہوئے برتاؤ کی سزا یا جزا دیگا۔ اگر دُنیاوی مالک خُدا کے خلاف کوئی مانگ کرتا ہے تو ہم مسیحیوں کو چاہیے کہ مہذب طریقہ سے اُس کی مانگ کی مزاحمت کریں۔

g- **روحانی پیشوا اور روحانی پیروکار**

خُدا نے کلیسیا کے پیشواؤں کو کلیسیا کے ارکان پر محدود اختیار دیا ہے۔ 1- تھسلنیکیوں 5:12 کہتا ہے "اور جو خُداوند میں تُمہارے پیشوا ہیں اور تُم کو نصیحت کرتے ہیں اُنہیں مانو"۔ لیکن کلیسیا کے پیشواؤں کا اختیار بھی محدود ہے کیونکہ متّی 20:25-28 اور 1-پطرس 5:1-4 کہتے ہیں کہ کلیسیا کے پیشوا اپنے ماتحتوں پر اختیار نہ جتائیں۔ سب پیشوا راہنمائی کریں، اختیار جتانے سے نہیں بلکہ شخصی نمونہ اور ماتحتوں کی خِدمت کرنے سے۔

5:32

<u>**سوال نمبر 3:**</u> <u>**رسول خاص طور پر کس کے گواہ تھے؟**</u>

نوٹس۔ رسولوں کو خاص طور پر یسوعؔ مسیحؔ نے بُلایا تھا تا کہ اُس کی گواہی دیں (اعمال 1:18) اور کسی کلیسیا، فرقہ یا کسی مسیحی جماعت، کسی روحانی پیشوا یا کسی قسم کے مسیحی تجربہ کی مسیحی تعلیم کے گواہ نہ بنیں۔ مسیحیت کی پوری تاریخ میں ابلیس، یسوعؔ مسیحؔ کی گواہی کو انسان کی گواہی میں بدلنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ جھوٹی گواہی پر نظر رکھیں۔

رسولوں کا تعلق یسوعؔ کے شاگردوں کے پہلے گروپ سے تھا اور جب سے اُس نے اپنی عوامی خِدمت شروع کی تھی تب سے لے کر آسمان پر جانے تک وہ جہاں کہیں بھی جاتا وہ اُس کے ساتھ جاتے تھے۔ چنانچہ، وہ اُس کی زندگی، موت اور جی اُٹھنے کے عینی شاہد تھے (اعمال 1:12-22)۔ وہ یہودی اور رومی سرداروں کے سامنے اُس کے مقدمہ کے گواہ تھے۔ وہ گواہ تھے کہ یہودیوں کی صدر عدالت نے یسوعؔ کو سزا دی ہے۔ وہ گواہ تھے کہ یہودیوں نے یسوعؔ کو صلیبی موت دینے کے لئے کس طرح رومی سرداروں کو استعمال کیا (اعمال 5:30؛ 2:23)۔ وہ گواہ تھے کہ خُدا نے یسوعؔ کو مُردوں میں سے کس طرح جلایا (اعمال 2:23) اور وہ گواہ تھے کہ خُدا نے اُس کو آسمان پر اُٹھا کر کس طرح اپنے داہنے ہاتھ پر سربلند کیا (اعمال 5:31)۔ رُوح

القدس بھی یسوعؔ کی گواہی اور مسیحیوں کی ہر جماعت میں اُس کو جلال دیتا ہے (یوحنا 16:14)۔

چنانچہ، مسیحیوں کو چاہئے کہ خود غرض مقاصد اور خواہشات کے لئے اپنی گواہی ہرگز تبدیل نہ کریں بلکہ ہمیشہ یسوعؔ مسیحؔ کے گواہ رہیں۔

<u>**قدم نمبر 4:**</u> <u>**عمل**</u> **اطلاقات**

غور کریں ۔ اس عبارت میں کونسی سچائیاں مسیحیوں کے لئے ممکن اطلاقات ہیں؟

بیان اور قلم بند کریں ۔ آیئے ہم ایکدوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کریں اور اعمال 5:12-42 سے ممکن اطلاقات کی فہرست تیار کریں۔

غور کریں ۔ خدا کس عمل کو آپکے ذاتی اطلاق میں بدلنا چاہتا ہے؟

قلم بند کریں ۔ اپنی نوٹ بک میں اپنا شخصی اطلاق قلم بند کریں۔ اپنا شخصی اطلاق بیان کرنے میں آزادی محسوس کریں۔

(یاد رکھیں کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف سچائیوں پر عمل کریں گے یا ایک ہی سچائی کے مختلف اطلاقات بنائیں گے۔ ممکن اطلاقات کی فہرست مندرجہ ذیل ہے)۔

1- اعمال 5:12-42 سے ممکن اطلاقات کی فہرست

5:12 اپنے علاقے میں بطور ایماندار جمع ہُوا کریں۔

5:18 اُمید رکھیں کہ آپ کو گرفتار کر کے قید میں ڈالا جائیگا۔

5:19 یہ بھی اُمید رکھیں کہ خُداوند آپ کی قید کے دروازے کھول دیگا۔

5:20 لوگوں کو اس نئی زندگی کا پورا پیغام سُنائیں۔

5:28-29 جب حکمران آپ کو خُدا کے احکام سے منع کریں یا جس بات سے خُدا منع کرتا ہے اُس پر عمل کرنے کو کہیں تو اُن کو نرمی سے جواب دیں کہ ایک مسیحی پر آدمیوں کے حُکم کی نسبت خُدا کا حُکم ماننا زیادہ فرض ہے (متی 10:17-20)۔

5:40 اُمید رکھیں کہ آپ کو لوگوں کے ساتھ یسوع مسیح کی بابت باتیں کرنے کی وجہ سے کوڑے مارے جا سکتے ہیں۔

5:41 جب مسیح آپ کو اپنے نام کی خاطر بے عزت ہونے کے لائق سمجھے تو خُوش ہوں۔

5:42 یہ خُوشخبری پھیلانا ہرگز بند نہ کریں کہ یسوع ہی مسیح (مسیحا) ہے۔

2- شخصی اطلاقات کی مثالیں

a- مَیں حکومت کی تابعداری کے سات تعلقات یا د رکھنا چاہتا ہُوں۔ مَیں خاص طور پر اپنے اختیار کا استعمال بائبل کی وضع کردہ حدود کے اندر کرنا چاہتاہُوں۔ مثال کے طور پر مَیں خود نمونہ بن کر اور ان کی خدمت کرنے اور اُن پر اختیار نہ جتانے سے دوسرے مسیحیوں کی راہنمائی کرنا چاہتاہُوں۔

b۔ مَیں رسولوں کی جُرأت اور خُدا کی حُکمرانی سے بہت متاثر ہُوں۔ انجیل کے دُشمن نے جب بھی اُن کی منادی روکنے کی کوشش کی خُدا نے خود مداخلت کر کے انجیل کی منادی جاری رکھنے کے لئے اُن کی مدد کی۔ اس دُنیا میں کوئی بھی چیز مسیحیوں کو سب قوموں میں انجیل کی منادی سے نہیں روک سکتی کیونکہ خُدا اُن کی خاطر لڑ رہا ہے۔ مَیں اُن کے نقشِ قدم پر چلنا چاہتاہُوں۔

قدم نمبر 5:	**دعا**	**جواب**

اعمال 5:12-42 میں جو کچھ خُدا نے ہمیں سکھایا ہے آئیں اُس میں ایک سچائی کے متعلق باری باری دُعا کریں۔
(آپ نے بائبل کے مطالعہ میں جو کچھ سیکھا ہے اُس کے جواب میں دُعا کریں۔ صرف ایک یا دو جُملوں میں دُعا کرنے کی مشق کریں۔ یاد رکھیں کہ گروپ میں لوگ مختلف معاملات کے لئے دُعا کریں گے۔

5۔	دُعا (8 منٹ) شفاعت

دو دو یا تین تین کی جماعت میں دُعا جاری رکھیں۔ ایکدوسرے اور دُنیا کے لوگوں کیلئے بھی دُعا کریں۔

6۔	گھر پر تیاری کرنے کا کام (2 منٹ)	اگلے سبق کیلئے

(**گروپ کے راہنما** گروپ کے ممبروں کو گھر پر تیاری کرنے کا کام ایک صفحے پر لکھ کر دیں یا اُنکو نقل کرنے کے لئے دیں)۔

1: عہد ۔ شاگرد بنانے کا عہد کریں۔

گروپ یا کسی ایک فرد کے ساتھ اعمال 42-5:12 کی تعلیم دیں یا منادی کریں یا مطالعہ کریں۔

2: خدا کے ساتھ شخصی وقت ۔ پیدائش 20:1-23:20 کے ذریعے خدا کیساتھ ہر روز شخصی وقت بتائیں اور سوالات کے طریقہ کو استعمال کریں، نوٹس بنائیں۔

3: یاددہانی ۔ گناہ کی سزا: واعظ 12:14 ۔ روزانہ پچھلی یاد کی ہوئی 5 آیتوں کو دوہرائیں۔

4: دُعا ۔ کسی خاص بندے یا چیز کیلئے خُدا سے اس ہفتہ دُعا کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا کیا کرتا ہے، جواب دیتا ہے (زبور 5:3)۔

5: اپنی نوٹ بُک کو اپ ڈیٹ کریں ۔ خُدا کے ساتھ اپنے شخصی وقت، یاددہانی کے نوٹس اور بائبل کے مطالعہ اور اس تیاری کے نوٹس شامل کریں۔

سبق نمبر 29

1۔	دُعا

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق کیلئے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

2۔	عبادت (20منٹ) خدا محافظ ہے

موضوع: خدا محافظ ہے

پڑھیں، چار لوگوں کو پڑھنے کا موقع دیں ۔یسعیاہ38 ,33:38 ,37:1420؛ زبور 16-1 :91:2- سلاطین 6:823۔

1- ماضی کی تاریخ میں خُدا نے اپنے لوگوں کی حفاظت کس طرح کی؟

مختصر بیان کریں کہ خُداوند نے الیشع نبی اور اُس کے خادم کی حفاظت کس طرح کی۔

تین اہم باتیں:

- دُشمن جو باتیں اپنی خوابگاہ میں کرتا تھا خُداوند اُن کو بھی جانتا تھا اور اپنے نبی کو بتا دیتا تھا۔
- خُداوند اور اُس کے فرشتوں کی فوج دُشمن کی فوج سے زیادہ تھی۔
- خُدا اپنے لوگوں کی آنکھیں کھول سکتا ہے تا کہ وہ اُسکے گھوڑوں اور رتھوں کو دیکھ سکیں جو اُن کی حفاظت کر رہے ہیں۔

2- آج خُداوند کس طرح حفاظت کرتا ہے؟

لوگوں کو ایک واقعہ بیان کرنے کا موقع دیں کہ خُداوند نے ماضی میں اُن کی حفاظت کس طرح کی۔

گروپ لیڈر، خُدا کی محافظ ہونے کی خصوصیت میں اُس کی پرستش کریں ۔تین تین لوگوں کی جماعت میں پرستش کریں۔

3۔	بیان کریں (20منٹ) پیدائش

بائبل کی دی ہُوئی عبارت (پیدائش 20:1-23:20) میں خُدا کے ساتھ شخصی وقت کے دوران آپ نے جو کچھ سیکھا ہے اُس کو باری باری بیان کریں (یا اپنے نوٹس میں سے پڑھیں۔ بیان کرنے والے شخص کو سنجیدگی سے سُنیں اور قبول کریں اور جو کچھ وہ بولتا ہے اُس پر بحث نہ کریں)۔

4۔	تعلیم (70منٹ) [بائبل] بائبل کی تفسیر درست طریقہ سے کریں

تعلیم۔ ہر مسیحی کی ذمہ داری ہے کہ بائبل کی تفسیر ٹھیک ٹھیک کرے۔ اُس کو چاہیے کہ سچائی میں آمیزش نہ کرے (2۔ کرنتھیوں 4:2) بلکہ حق کے کلام کو درست طریقہ سے کام میں لائے (2۔ تیمتھیس 2:15)۔ یسوع اور پولُس دونوں آگاہ کرتے ہیں کہ جھوٹے اُستاد آئیں گے (مرقس 24:10-11؛ 1۔ تیمتھیس 4:1-2)۔ صرف یسوع مسیح کی تعلیم کی سچائی ہی لوگوں کو آزاد کرے گی (یوحنا 8:31-32)۔

جس طرح لوگوں کو محفوظ سفر کے لئے ٹریفک کے قوانین کی ضرورت ہوتی ہے، صحت مند رہنے کے لئے صحت کے اُصولوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ہم آہنگی کے ساتھ اکٹھے رہنے کے لئے سرکاری قوانین کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح بائبل کی درست سمجھ کے لئے لوگوں کو بائبل کی تفسیر کے قوانین کی ضرورت ہے۔ ہم بائبل کی تفسیر کے نو (9) اہم اُصولوں پر غور کریں گے۔

اُصول 1: فِطرت اور زبان

a-	بائبل مافوق الفطرتی ہے کیونکہ بائبل کا مُصنف خُدا ہے۔ چنانچہ، بائبل انسانی سوچ اور مزاج کے لئے ایک مکمل حاکم ہے اور اسی لئے بائبل بالکل قابلِ اعتماد ہے۔ بائبل کی کوئی بھی آیت دو فرق فرق معنی نہیں رکھتی۔
b-	بائبل فطرتی بھی ہے کیونکہ خُدا نے اپنی باتوں کو سینہ بہ سینہ ظاہر کیا۔ چنانچہ، بائبل آپ کی اپنی زبان میں خُدا کا کلام ہے۔

1۔ بائبل کردار میں مافوق الفطرتی ہے

پڑھیں، 2۔ تیمتھیس 3:16؛ 2۔ پطرس 1:20-21؛ گنتی 23:19؛ طِطُس 1:2)۔

حاکمیہ

بائبل کا مُصنف رُوح القدس ہے۔ بائبل خُدا کی ہی کی باتوں پر مشتمل ہے۔ چنانچہ، بائبل صرف انسانی سوچ اور مزاج کے لئے ہی حتمی حکمران نہیں بلکہ مسیحی تعلیم کے لئے بھی ہے۔

قابلِ اعتماد

خُدا کا کلام خود خُدا کی خصوصیات پر روشنی ڈالتا ہے۔ بائبل ابدی ہے لیکن ظاہر وقت پر ہوئی۔ بائبل سچائی پر مبنی، پاک اور کامل ہے۔ پس یہ بائبل قابلِ اعتماد ہے کیونکہ خُدا سچا اور برحق ہے اور اپنے مقاصد کو شفاف طور پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ بائبل کی کوئی بھی آیت دو فرق فرق معنی نہیں رکھتی۔ چنانچہ، آپ کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ خُدا نے بائبل کی ہر آیت میں کیا کہا ہے۔

2۔ بائبل کردار میں فطرتی ہے

پڑھیں یوحنا 14:26؛ یسعیاہ 30:8؛ یرمیاہ 36:1-4)۔

اصلی زبانیں

بائبل سینہ بہ سینہ خُدا کا کلام ہے۔ خُدا لوگوں سے کلام کرتا تھا اور وہ خُدا کے کلام کو قلم بند کر لیتے تھے۔ بائبل رائج الوقت زبانوں میں تحریر کی جاتی تھی جن میں خُدا اپنے کلام کو نازل کرتا تھا۔ پرانا عہدنامہ شروع میں عبرانی زبان میں لکھا گیا (اور تھوڑا سا حصہ ارامی زبان میں)۔ اور نیا عہدنامہ یونانی زبان میں لکھا گیا۔ بائبل کے تمام ترجموں اور تفسیروں کے لئے اصلی عبرانی اور یونانی زبانیں معیار کے مطابق ہیں۔

تراجم

پرانے عہدنامہ کا ترجمہ   250 ق م میں یونانی زبان میں ہوا اور نیا عہدنامہ اس کو خُدا کا کلام قرار دیتا ہے۔ اسی طرح، بائبل کا حکمیہ ترجمہ آپ کی اپنی زبان میں خُدا کا کلام ہے کیونکہ یہ پرانا عہدنامہ عبرانی اور نیا عہدنامہ یونانی کا بالکل درست ترجمہ ہے۔ اگر آپ بائبل کو اصلی زبانوں میں یا کسی اور جدید زبان میں پڑھ سکیں تو بائبل کی درست تفسیر کے لئے بہت مددگار ہوگا۔

اُصول 2:   اِتفاق اور وضاحت

a-	بائبل دُنیا میں خُدا اور اس کے منصوبے کا واحد تحریری انکشاف ہے۔
b-	پرانا عہدنامہ اور نیا عہدنامہ مندرجہ ذیل لحاظ سے اتفاق رکھتے ہیں: ''پرانے عہدنامہ میں نیا عہدنامہ پوشیدہ ہے۔ نئے عہدنامہ میں پرانا عہدنامہ ظاہری صورت میں کھڑا ہے''۔ چنانچہ، بائبل بذاتِ خود اپنے کسی بھی حصہ کی بہترین وضاحت ہے۔

1- بائبل ایک اتحاد ہے۔

پڑھیں 1-پطرس 12-1:1؛ متی 5:17 (لوقا 45-24:44؛ 2- کرنتھیوں 1:20؛ کلسیوں 17-2:16؛ عبرانیوں 4-10:1)۔

تیاری اور تکمیل:

پرانا عہدنامہ اور نیا عہدنامہ ایک دوسرے سے تضاد نہیں رکھتے۔ یہ تکمیلی ہیں: پرانا عہدنامہ نئے عہدنامہ کی تیاری ہے اور نیا عہدنامہ پرانے کی تکمیل ہے۔

انکشاف میں پیش قدمی

پس، خُدا کے انکشاف میں ایک پیش قدمی ہے۔ بائبل پرانے عہدنامہ کی شریعت، نشانات، نبوتوں اور وعدوں کو ''آنے والی اچھی چیزوں کا عکس'' کہتی ہے اور نئے عہدنامہ کو ''مسیح میں پائے جانے والے حقائق'' کہتی ہے۔ نیا عہدنامہ تعلیم دیتا ہے کہ خُدا پرانے عہدنامہ کی شریعت، نشانات، نبوتوں اور وعدوں کو مسیح میں کس طرح پورا کرتا ہے۔ چنانچہ، پرانے عہدنامہ کی تشریح ہمیشہ نئے عہدنامہ کی روشنی میں ہونی چاہیے۔ نئے عہدنامہ کی تعلیمات معیار کے مطابق ہیں۔

2- بائبل بذاتِ خود اپنی تفسیر ہے۔

پڑھیں لوقا 28-10:25۔

یسوع مسیح بائبل میں لکھی ہوئی باتوں کے متعلق لوگوں کے سوالوں کے جواب بائبل میں لکھی ہوئی باتوں سے ہی دیتا تھا۔ اس نے بائبل کے ایک حصہ

(استثنا 24:1) میں پوشیدہ بیانات کی وضاحت بائبل کے دوسرے حصہ (پیدائش 2:24 ;1:27؛ متّی 19:3-8) کی واضح تعلیم سے کی۔ چنانچہ، بائبل اپنی تفسیر آپ ہے۔ بائبل ہی بائبل کے کسی بھی حصہ کی بہتر تفسیر ہے۔ بائبل کی کوئی بھی آیت دو فرق فرق معنی نہیں رکھتی۔ چنانچہ، ہمیشہ خُدا کی مرضی کے معنی کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

اُصول 3: رُوح القدس اور ایمان:

-a	بائبل کا خُدا ہی بائبل کا مُصنف اور موضوع ہے۔ خُدا رُوح القدس نے لوگوں کو بائبل کی باتیں سمجھنے کی تحریک دی۔
-b	یسُوع مسیح پر ایمان ہمیشہ بائبل کی باتوں پر مبنی ہوتا ہے۔ چنانچہ، بائبل پڑھنے والوں کو بائبل سمجھنے اور اس کی درست وضاحت کے لئے اپنے دلوں میں رُوح القدس اور یسُوع مسیح پر ایمان رکھنے کی ضرورت ہے۔

-1 __جن لوگوں کے پاس رُوح القدس اور ایمان ہے۔__

پڑھیں یوحنا 16:13-15؛ رومیوں 10:14-17 (1- کرنتھیوں 2:7-15)۔

رُوح القدس لوگوں کے دماغ اور دل کو وہ باتیں سمجھنے کی روشنی بخشتا ہے جو خُدا نے بائبل میں ظاہر کی ہیں۔ یسُوع مسیح پر ایمان بائبل میں خُدا اور اُس کی مرضی کے متعلق بتائی گئی باتوں کے علم سے آتا ہے۔ صرف نئے سرے سے پیدا ہونے والے ایماندار ہی بائبل کی درست تشریح کر سکتے ہیں۔

-2 __جن لوگوں کے پاس رُوح القدس اور ایمان نہیں۔__

پڑھیں 2- کرنتھیوں 4:3-4 ;3:14-17 (متّی 21:29؛ 2- پطرس 3:16)۔

غیر مسیحی (بشمول دیگر مذاہب کے پیروکار) رُوحانی طور پر مُردہ ہیں اور اُن کی آنکھوں پر ابھی تک پردہ پڑا ہوا ہے تاکہ بائبل کی درست تشریح نہ کرسکیں۔ اُنکا جانفشانی سے بائبل کا مطالعہ کرنا روح القدس اور مسیحی ایمان کے بغیر بے کار ہے۔ بائبل اور بائبل کے خُدا، یسُوع مسیح اور مسیحیوں سے متعلق غیر مسیحیوں کے بیانات کا اندازہ اِس حقیقت کی روشنی میں لگایا جانا چاہیے کہ ابھی وہ نئے سرے سے پیدا نہیں ہُوئے۔

اُصول 4: مطلوبہ سامعین

بائبل مختلف سامعین کو مخاطب کرتی ہے۔ یقین کریں کہ بائبل کی ہر آیت میں خُدا کس سامعین سے مخاطب ہونا چاہتا تھا۔ یہ اُصول بائبل میں وعدوں، خطروں، احکام اور نبوتوں کی تشریح کے لئے کارآمد ہے۔

-a	بعض اوقات بائبل میں ایک خاص سچائی دُنیا کے تمام لوگوں یا تمام مسیحیوں کے لئے ہوتی ہے۔
-b	بعض اوقات بائبل میں ایک سچائی کسی خاص شخص، جماعت، عُمر یا حالت تک محدود ہوتی ہے/

1- بعض اوقات بائبل کی عبارت میں ایک سچائی ہر کسی کے لئے ہوتی ہے۔

پڑھیں لوقا 14:25-27۔

بائبل کی مندرجہ ذیل عبارت میں سچائی دُنیا کی تمام قوموں کے لئے ہے یعنی بائبل پڑھنی آپ کی اپنی تاملکیت کو بڑھانے کے لئے (لوقا 14:25-27) توبہ کرنے اور انجیل پر ایمان لانے کے لئے (مرقس 1:15)؛ یسوع مسیح پر ایمان لانے کے لئے (یوحنا 3:16) اور اپنی صلیب اُٹھا کر یسوع کے پیچھے چلنے کے لئے (مرقس 8:34-38)۔ بائبل کی مندرجہ ذیل عبارات مسیحیوں کے لئے ہیں یعنی اپنے خاندان سے بڑھ کر یسوع اور انجیل کو ترجیح دینا (مرقس 10:28-30)۔ ایک دوسرے سے ایسی محبت رکھنا جیسی یسوع آپ سے رکھتا ہے (یوحنا 13:34-35)؛ جاننا کہ آپ کو خُدا نے یسوع مسیح کا حکم ماننے اور روح القدس کے ساتھ پاک ہونے کے لئے چُن لیا ہے (1-پطرس 1:1-2)؛ اور جاننا کہ آپ نے خُدا سے ایک پُر فضل بخشش کے طور پر انتہائی قیمتی ایمان پایا ہے (2-پطرس 1:1)۔

2- بعض اوقات بائبل کی کسی آیت میں ایک سچائی محدود سامعین کے لئے ہوتی ہے۔

پڑھیں مرقس 10:17-21۔

بائبل کی مندرجہ ذیل عبارت میں سچائی خاص شخص تک محدود ہے یعنی خُدا کے خادم داؤد (1-تواریخ 17:7,11-14)؛ امیر آدمی (مرقس 10:21) خاص جماعت تک یعنی اسرائیل تک (ملاکی 1:1؛ یسعیاہ 6:8-10)۔ کسی خاص وقت تک محدود ہے یعنی پرانے عہدنامہ کے زمانہ میں ہر مرد کا جسمانی ختنہ (پیدایش 17:9-14؛ گلتیوں 6:12-15; 5:3-4) یا کسی خاص کیفیت تک محدود یعنی توبہ کرنا (یرمیاہ 18:6-10؛ حزقی ایل 33:11-20) جو روح کہتا ہے اُس کو سننا اور ماننا (مُکاشفہ 2:7)۔

اُصول 5: عملی انداز اور تاکید

a-	بائبل مختلف عملی انداز پر مشتمل ہے۔ تعین کریں کہ خُدا بائبل کی ہر آیت میں کونسا انداز استعمال کرتا ہے اور ہر انداز کی وضاحت اُن اُصولوں کے مطابق کریں جو لٹریچر کے انداز کی وضاحت کرتا ہے۔ مثال کے طور پر یسوع کی ایک تمثیل کی تفسیر اُس اصول کے مطابق کریں جو تمثیلوں کی تفسیر کرتے ہیں۔
b-	بائبل مختلف تاکیدوں پر مشتمل ہے۔ تعین کریں کہ بائبل کی کسی عبارت کے کوائف، علم کی تدریس، عمل کی تحریک، تاریخ سے متعلق یا ایک وعدے یا نبوت پر زور دیتی ہے یا نہیں۔

1- لٹریچر کی مختلف اقسام

بائبل کئی اقسام کے لٹریچر پر مشتمل ہے مثلاً شریعت، تعلیمات، تاریخ، شاعری، گیت، حکمت، تشبیہات، تماثیل، وعدے، نبوت اور مُکاشفہ وغیرہ۔ لٹریچر کے ان حصوں کے اپنے اپنے اُصول ہیں جو لٹریچر کی اقسام کی تشریح کرتے ہیں۔ ہم تاریخ میں درست حقائق، شاعری میں استعاراتی زبان، حکمت میں موازنہ اور مُکاشفہ میں تصاویر یا علامات کی توقع رکھیں گے۔ بائبل کی کسی عبارت کے انداز کا تعین کریں اور اُس انداز کے لٹریچر کی تشریح کرنے والے اُصولوں کے مطابق تفسیر کریں۔

2- بیان میں مختلف تاکیدیں۔

بائبل میں مختلف تاکیدیں بھی شامل ہیں۔تعین کریں کہ بائبل کی عبارت کے کوائف کا زور نظریہ کی تعلیم عمل کی تحریک، تاریخ سے متعلقہ، وعدہ یا نبوت کرنے پر ہے یا نہیں۔

a- جب نظریہ یا تعلیم پر زور ہو

پڑھیں یوحنا 14:6۔

جب بائبل کی عبارت کا زور آپ سے متعلق نظریہ پر ہو تو آپ کو اس کا تعین کرنا چاہیے۔یوحنا 14:6 میں نظریہ کی تعلیم پر زور ہے۔نظریہ کی تشکیل اسموں پر غور کرنے سے کریں۔مثال کے طور پر، غور کریں "مَیں"، "یسوع"، "راہ"، "حق"، "زندگی"، "کوئی نہیں" اور "باپ"۔جس نظریہ پر ہر کسی کو ایمان لانا چاہیے وہ ہے "باپ کے پاس جانے کا راستہ صرف یسوع ہے"۔

b- جب زور عمل کی تحریک پر ہو۔

پڑھیں یوحنا 13:34-35۔

جب بائبل کی عبارت کا زور آپ سے متعلقہ عمل پر ہو تو آپ کو یہ کرنا چاہیے۔یوحنا 13:34-35 میں زور عمل کی تحریک پر ہے۔عمل کو تشکیل خاص کر فعل پر غور کرنے سے دیں۔قابلِ غور فعل ہے "ایک دوسرے سے محبت رکھو"، "جیسے مَیں نے تم سے محبت رکھی"، "تم بھی محبت رکھو"، "سب جانیں گے"، "تم میرے شاگرد ہو"، جو حکم آپ کو اور ہر مسیحی کو ماننا چاہیے وہ ہے "ہم مسیحی ایک دوسرے سے محبت رکھیں جیسے یسوع نے ہم سے محبت رکھی"۔

c- جب زور تاریخ پر ہو۔

پڑھیں اعمال 17:11۔

جب بائبل کی عبارت کا زور تاریخی واقع پر ہو تو آپ کو تعین کرنا چاہیے کہ آپ تاریخ کے نمونہ پر عمل کرتے ہیں یا نہیں۔

اگر تاریخی نمونہ بُرا (منفی) ہے تو آپ کو کبھی اُس پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔مثال کے طور پر، مسیحیوں کو پرانے عہدنامہ میں اسرائیلیوں کے رویہ کی پیروی نہیں کرنی چاہیے جس کا تعلق 1- کرنتھیوں 10:6-11 سے ہے۔مسیحیوں کو نئے عہدنامہ میں کلیسیا کے لیڈر دیُترِفیس کے بُرے رویہ کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔اُس نے یوحنا رسول اور اُس کے ساتھیوں کو رد کر دیا تھا۔وہ اپنی جماعت میں دوسرے مسیحیوں کو قبول نہیں کرتا تھا اور کلیسیا کو نیکی کے کام کرنے سے روکتا تھا۔

مسیحی راہنما کبھی اپنے ماتحتوں پر حکمرانی نہ جتائیں (متی 20:25-28؛ 1-پطرس 5:1-4)۔

لیکن اگر تاریخ میں اچھا (مثبت) نمونہ ہے تو پھر آپ اچھے نمونے کی پیروی کر سکتے ہیں۔لیکن آپ تقاضہ نہیں کر سکتے ہیں کہ دوسرے مسیحی بھی اُس نمونے پر چلیں۔جب تک کہ بائبل میں کسی دوسری جگہ اُس کی تعلیم یا حکم کی نہ ہو۔مثال کے طور پر، مسیحی ہر وہ چیز کھا سکتے ہیں جو بازار میں بکتی ہے یا اُن کا میزبان اُن کے سامنے جو کچھ رکھتا ہے۔لیکن اگر اُن کا ضمیر سوال اٹھاتا ہے تو وہ کھانے سے باز رہ سکتے ہیں۔چنانچہ، وہ دوسرے مسیحیوں کی عیب جوئی نہیں کر سکتے۔ جو گوشت کھاتے ہیں یا نہیں کھاتے۔ وہ دوسرے مسیحیوں کو مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ بھی ان جیسا رویہ اختیار کریں (رومیوں 14:1-15:14؛

1- کرنتھیوں 1:11-10:23)۔

ایک اور مثال مسیحیوں کو چاہیے کہ ابتدائی مسیحیوں کے اچھی نمونے پر چلیں اور روزانہ بائبل کی تحقیق کیا کریں کہ مبلغ یا استاد جو کہتے ہیں وہ سچ ہے یا نہیں (اعمال 17:11) لیکن وہ تقاضہ نہیں کر سکتے کہ دوسرے مسیحی بھی ان کے اچھے نمونہ پر عمل کریں اور روزانہ بائبل کی تحقیق کریں۔

d- جب زور وعدہ یا نبوت پر ہو۔

پڑھیں یوحنا 14:21؛ پیدائش 22:18 (گلتیوں 3:8,16)۔

اگر عبارت میں زور وعدہ یا نبوت کرنے پر ہے تو پھر سامعین (پیدائش 22:15-18) صورت حال (یرمیاہ 18:5-10؛ حزقی ایل 18) اور اس کی تکمیل (متی 21:42-44 ;8:11-12؛ گلتیوں 3:26-29؛ افسیوں 2:11-22؛ 1-پطرس 2:4-10) کا تعین کریں جہاں پر بھی قابلِ اطلاق ہو۔

پرانے عہدنامہ کی نبوتوں کی وضاحت نئے عہدنامہ کی انہی مضامین سے متعلقہ تعلیمات کی روشنی میں کی جانی چاہیے۔ مثال کے طور پر، اگر پرانے عہدنامہ کی نبوت کا تعلق اسرائیل سے ہے (عاموس 9:11-12) نئے عہدنامہ میں اس کی وضاحت کا تعلق خاص طور پر غیر اقوام کے ایمانداروں سے ہے (اعمال 15:14-19؛ رومیوں 10:12 اور گلتیوں 3:28)۔

اُصول 6: روایت اور نظریہ

بائبل میں تعلیمات، احکام اور ممانعتیں تعین کرتی ہیں کہ کلیسیا کو کیا تعلیم دینی چاہیے۔
a- جماعتوں (کلیساؤں) کی روایات ہرگز معیار نہیں ہوتیں۔ بائبل جو تعلیم دیتی ہے اُس کا تعین کلیسیا نہیں کرتی۔
b- ہر جماعت (کلیسیا) کے نظریاتی عقائد اور اعترافات کو ہمیشہ بائبل کی درست اور واضح تعلیمات کی روشنی میں پرکھنا چاہیے۔

1- مذہبی روایات ہرگز معیار نہیں ہوتیں۔

a- مذہبی سرگرمیاں

پڑھیں یسعیاہ 1:8-18۔

خُدا نے یسعیاہ نبی پر ظاہر کیا کہ روایتی ہیکل کی پرستش جو نذرانوں، خوشبوؤں اور عہدوں کے ساتھ ہوتی تھی وہ بے معنی، حتیٰ کہ عبادت گاہ بھی مکروہ ہو چکی ہے کیونکہ لوگ بدی سے باز نہ آئے اور نہ خُدا کی فرمانبرداری کی۔

b- رویا، خواب اور الہام۔

پڑھیں یرمیاہ 23:16-21,25-32,36۔

خُدا نے یرمیاہ نبی پر ظاہر کیا کہ بہت سے لوگ ہمیشہ خُدا کے نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن وہ ہرگز خُدا کے بھیجے ہُوئے نہیں ہوتے۔ جھوٹے نبی اپنے ذہن سے رویا اور خوابوں کی بات کرتے ہیں۔ اُن کا الہام اُن کی اپنی انسانی باتیں ہیں۔ وہ خُدا (جس نے اپنے آپ کو بائبل میں ظاہر کیا) کی باتوں کو بگاڑتے ہیں۔

مسیحیوں کو چاہیے کہ انسان کی باتوں اور خُدا کی باتوں میں امتیاز کریں۔ سچے نبی (مبلغ) دیانتداری سے خُدا کی باتوں کی منادی کرتے ہیں اور خُدا کی باتیں لوگوں کے بُری راہوں سے باز آنے کا سبب بنیں گی۔ یسُوع مسیح کی تعلیم (خوشخبری اور باتیں) ساری نبوت کی سچی رُوح ہے (مکاشفہ 19:10)۔

c- روایات

پڑھیں مرقس 7:1-9؛ لوقا 11:44-46۔

یسُوع مسیح نے فریسیوں اور شرع کے عالموں (یہودی ماہرین علم الٰہی) کو ملامت کی کہ وہ بائبل میں بتائے گئے خُدا کے احکام کو برطرف کرتے ہیں تا کہ اپنی روایات پر چلیں جو انہوں نے نسل در نسل حاصل کی ہیں۔ اُس نے اُن مذہبی سرداروں کو ملامت کی کہ وہ بائبل کے احکام اور تعلیمات کو اپنی مذہبی روایات سے بدل ڈالتے ہیں (متی 15:3)۔ اُس نے کہا کہ یہ روایات اور تعلیمات مذہبی نہیں بلکہ ''انسانی احکام کی تعلیم ہیں'' اور ان تعلیمات کی پیروی کرنا بے فائدہ پرستش ہے (مرقس 7:7-9)۔ یسُوع نے کہا کہ جو لوگ اپنی مذہبی روایات کو بائبل میں بتائی ہُوئی خُدا کی باتوں سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں وہ اندھے راہ دکھانے والے ہیں جن کو چھوڑ دینا چاہیے جیسے کوئی پوشیدہ قبر سے آلودہ ہونے سے بچتا ہے (متی 15:13-14؛ لوقا 11:44-46)۔

2- مسیحی تعلیم بائبل کی تعلیمات پر مبنی ہونی چاہیے جن کی تفسیر درست کی گئی ہو۔

پڑھیں 1- کرنتھیوں 4:6؛ 1- تیمتھیس 3:14-15 (متی 7:24,26؛ 2- تیمتھیس 3:16-17)۔

a- مسیحی تعلیم بائبل پر مبنی ہونی چاہیے۔

مسیحی تعلیم کو بائبل کے درست طور پر وضع کیے ہُوئے احکام اور ممانعتوں پر مبنی ہونا چاہیے۔ بائبل کی تعلیمات، احکام اور ممانعتیں کسی فرقہ، جماعت، جماعت کے لیڈر یا اُستاد، سائنس یا فلسفہ کی تعلیمات، احکام اور ممانعتوں کی نسبت بلند اختیار رکھتی ہیں۔ یسُوع اور رسول بار بار حوالہ دیتے تھے کہ بائبل میں لکھا ہے (لوقا 10:25-26؛ اعمال 13:40-41) اور وہ کسی مشہور رَبّی کلیسیا کے جدِ امجد، بائبل کے مُفسر یا مسیحی کتاب کے مُصنف کا حوالہ نہیں دیتے تھے۔ ہر ایک فرقہ یا جماعت کے عقائد اور اعترافات کسی طرح قابلِ استعمال نہیں ہیں۔ ان کو مسیحی ایمان کے ساتھ عزت دی جا سکتی ہے۔ ان کا اندازہ ہمیشہ بائبل کی درست طور پر تفسیر کی ہُوئی تعلیمات کی روشنی میں کیا جانا چاہیے۔

جو کچھ بائبل میں لکھا ہُوا ہے اُس میں کچھ بڑھا کر یا کچھ گھٹا کر اُس سے تجاوز نہ کریں۔ پولُس رسول نے ایک اُصول وضع کیا ہے کہ ''لکھے ہُوئے سے تجاوز نہ کرو'' (1- کرنتھیوں 4:6؛ 2- تیمتھیس 3:16-17)۔ اُس نے اپنے خطوط میں کلیسیا کو تحریری ہدایات پر چلنے کی نصیحت کی ہے (فلپیوں 4:9؛ 1- تیمتھیس 3:14-15؛ 2- پطرس 3:1-2,16)۔ اور یسُوع مسیح خود بھی بائبل میں اپنی باتوں، تفسیروں یا وضاحتوں کا اضافہ کرنے والوں یا اُس میں سے کچھ گھٹانے والوں کو بڑی سخت تنبیہ کرتے ہیں (مکاشفہ 22:18-19)۔

b-   یسوع مسیح کی تعلیمات کو عمل لانا چاہیے۔

یسوع نے تعلیم دی کہ لوگوں کو اُس کی باتوں پر عمل کرنا چاہیے (یوحنا 8:24؛ متی 26-7:24)۔ یوحنا رسول نے حکم دیا کہ جو مسیح کی تعلیم پر قائم نہیں رہتا یا جو مسیح کی تعلیم نہیں دیتا اُس کو قبول نہ کیا جائے (2-یوحنا 11-9)۔

اُصول 7:   ذمہ داری۔

بائبل کا مقصد خُدا کی صداقت کو ظاہر کرنا اور انسان کی زندگی کو تبدیل کرنا ہے۔
a-   ہر مسیحی بائبل کا مطالعہ کرنے، اُس کی وضاحت کرنے اور اُس کی صداقت پر عمل کرنے کا حق رکھتا ہے۔ چنانچہ، ضرور ہے کہ وہ بائبل کی سچائی کی وضاحت اور اطلاق درست طور پر کرے۔
b-   ہر مسیحی سچائی کی تعلیم دے۔ ضرور ہے کہ جھوٹی تعلیم کو باطل کیا جائے۔

1-   سچائی کو جاننے، سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی ذمہ داری۔

پڑھیں متی 13:32؛ یوحنا 14:21,23؛ 1-پطرس 16-1:14 (یوحنا 17:17 ;32-8:31؛ متی 7:24؛ فلپیوں 4:9)۔

علم

یسوع مسیح خود بھی حق (سچائی) ہے اور اُس کی تعلیمات بھی سچائی ہیں۔ اُس نے ہمیں سچائی کو جاننے، سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ سچائی ہمیں یقیناً آزاد اور پاک کرے گی۔

فرمانبرداری

یسوع اور رسولوں نے متواتر عام لوگوں کو نصیحت کی کہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اُس کو سمجھو۔ ہماری تعلیم کو عمل میں لاؤ اور یہی تعلیم لوگوں کو بھی دو (عزرا 7:10)۔

کردار

نبیوں نے، مسیح نے اور رسولوں نے بائبل پڑھنے والوں کو نصیحت کی ہے کہ "پاک ہو کیونکہ خُدا پاک ہے"۔ پاک ہونے کا راستہ بائبل کی تعلیم کو ماننا ہے۔ صرف اُن تعلیمات کو جاننا نہیں۔

2-   جھوٹے اُستادوں کو رَدّ کرنے کی ذمہ داری۔

پڑھیں 2-یوحنا 11-9 (2-تیمتھیس 26-2:23؛ ططس 1:9؛ 1-یوحنا 23-2:20)۔

مسیحیوں کو چاہیے کہ جھوٹے اُستادوں کو باطل کریں اور اُن کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں۔

اُصول 8:   تاریخ

بائبل کا تاریخی سیاق وسباق، تاریخی واقعات کے بیان اور انسانی رویہ کے بیان پر مشتمل ہے۔ مثلاً، خُدا نے جو دیکھا وہ انسانی زندگی میں واقع ہو گیا۔ بائبل کا تاریخی سیاق وسباق تاریخی رویہ کا معیار ہرگز نہیں جب تک بائبل اُس کو معیار نہ ٹھہرائے۔

a- تمام تاریخی واقعات اور انسانی رویہ کی تمام مثالیں جو بائبل میں قلم بند ہیں یہ تعین نہیں کرتیں کہ بائبل میں کیا تعلیمات ہے کیونکہ یہ اکثر گناہ اور جو کچھ خُدا اُن کو بتانا چاہتا تھا اُس میں خامیوں کے ساتھ بگڑی ہوئی ہیں۔

b- تمام تاریخی واقعات اور انسانی رویہ کی مثالیں جو بائبل میں درج ہیں اُن کی وضاحت بائبل کی شفاف تعلیمات، احکام اور ممانعتوں کی روشنی میں ہونی چاہیے۔

بائبل کی تاریخ کا تعلق اُن باتوں سے ہے جو ایک طرف ہمارے خُدا نے کہیں اور کیں اور دوسری طرف جو اکامل لوگوں اور قوموں نے کہیں اور کیں۔

1- نجات کی بابت خُدا کی تاریخ اور خُدا کو اِنسان کے جواب کی تاریخ۔

بائبل میں تاریخی بیان دو مختلف مقاصد رکھتے ہیں:

a- پوری تاریخ میں خُدا بولتا اور عمل کرتا ہے۔

خُدا کا مقصد ہم پر اپنے آپ کو، اپنے منصوبے کو، اپنی مرضی اور مخلوق اور تاریخ میں اپنی مداخلت کو، اپنی باتوں اور قُدرت کے کاموں کے ذریعے ظاہر کرنا ہے۔ خُدا کی مخلوق (پیدائش 2:4-1:1) نجات (خروج 2-13:21-22;14:19-22,29-31;20:1) ۔ اور عدالت (خروج 28-14:23) (جو بائبل میں قلم بند ہے) کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ بہت اہم ہے کیونکہ یہ وہ ذریعہ ہے جہاں سے ہم مخلوق کے اور تاریخ کے اندر زندہ خُدا کی صداقت اور حضوری (پاکیزگی، راستبازی، محبت اور رحمت) کو پکڑ سکتے ہیں اور انسان کے واسطے نجات بخش منصوبے کو بھی سمجھ سکتے ہیں۔

b- پوری تاریخ میں اِنسان خُدا کی باتوں اور کاموں کا جواب دیتا ہے۔

خُدا کا مقصد ہم پر تاریخ میں کئی لوگوں کی اُمتوں اور قوموں کے خُدا کی باتوں اور کاموں کے جواب کو ظاہر کرنا بھی ہے۔ یہ جوابات خُدا کے پسندیدہ (پیدائش 6:2؛ اِستثنا 4-7:3) ہوتے تھے۔ خُدا کی باتوں اور کاموں کے لئے اِنسان کے جوابات اور رویہ کی یہ تاریخ بائبل میں بھی درج ہے۔ یہ اہم ہے کیونکہ یہ ایک ذریعہ ہے جہاں سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ کون سے لوگ خُدا کی نظر میں مقبول ہیں اور سب لوگوں کے گرنے کے گہرے بیان (اُن کی ناپاکی، ناراستی، نفرت اور بے رحمی) کی صداقت کو پا سکتے ہیں (پیدائش 6:5)۔

2- بائبل میں تاریخی مثالیں جن کی وضاحت نہیں کی جاتی یا اندازہ نہیں کیا جاتا۔

a- بائبل میں اِنسانی تاریخ معیار نہیں ہے۔

بہت دفعہ بائبل میں انسانی تاریخ غیر واضح یا بغیر تجزیے بیان کی جاتی ہے۔ چنانچہ، انسانی تاریخ یا بائبل میں تاریخی مثالیں (تاریخی سیاق وسباق) معیار نہیں

ہیں۔ یہ تعلیم نہیں دیتیں کہ انسانوں کو کس طرح ایمان لانا یا کیسا رویہ رکھنا چاہیے۔ یہ صرف اتنا بتاتی ہیں کہ انسانوں کو دراصل کیسا رویہ رکھنا چاہیے۔

اگر بائبل میں ظاہر خُدا کی مرضی (لوگوں کو کیسا رویہ رکھنا چاہیے) ہمیشہ ایک معیار ہے جب تک بائبل خُدا کی خاص مرضی کو محدود نہیں کرتی تو اس کے ساتھ خُدا کی مرضی کے لئے انسان کا جواب (دراصل لوگ کیسا رویہ رکھتے ہیں) ہرگز معیار نہیں جب تک بائبل کسی خاص جواب کو معیار قرار نہیں دیتی۔

بائبل میں انسان کے رویہ سے متعلق خُدا کی مرضی (ممانعتیں، احکام اور درست طور پر واضح کردہ تعلیمات، ثقافتی سیاق وسباق) کا اظہار ہمارے لئے معیار یا حاکمانہ ہیں (جب تک بائبل اُن کو محدود قرار نہیں دیتی) یہ ظاہر کرتے ہیں کہ خُدا لوگوں سے کیسا رویہ چاہتا ہے۔ انسانی زندگیوں اور انسانی تاریخ میں کیا ہوگا۔

چنانچہ، بائبل میں انسان کے رویہ کے بیان (تاریخی واقعات اور شخصی مثالیں: تاریخی سیاق وسباق ہرگز معیار نہیں ہیں (جب تک بائبل اُن کو معیار قرار نہیں دیتی)۔ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ دراصل لوگ خُدا کی ممانعتوں، احکام اور تعلیمات کا جواب کیسے دیتے تھے جو حقیقتاً انسانی زندگیوں اور انسانی تاریخ میں وقوع میں آیا۔

بائبل میں تاریخی واقعات اور شخصی مثالیں ہرگز معیار یا حاکمانہ نہیں ہیں جب تک سیاق وسباق یا بائبل میں کسی اور جگہ اس بات سے متعلق شفاف تعلیم اُن کو تقویت نہ دے۔ مثالیں:

- ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرنا جس طرح لمک (پیدائش 4:9) ابرہام (پیدائش 25:6) اور داؤد (1-تواریخ 14:3; 3:1-9) نے کی، معیار نہیں ہے (متی 19:5-6)۔
- لیکن خُدا کے ساتھ معیار ہے (پیدائش 5:21) کیونکہ بائبل اس کی تعلیم اور جگہ پر بھی دیتی ہے (زبور 27:41)۔

b- بائبل میں انسانی تاریخ ایک تمثیل ہے۔

تاریخی مثالیں تعین نہیں کرتیں کہ بائبل کیا تعلیم دیتی ہے بلکہ بائبل جو تعلیم دیتی ہے بہت ساری مثالیں اس پر روشنی ڈالتی ہیں۔ مثال کے طور پر:

- پوشیدگی میں دُعا کرنے اور غیر قوموں کی طرح بک بک کے بغیر دُعا کرنے کی تعلیم (متی 6:5-8)۔ یقیناً سارے مسیحیوں کے لئے معیار ہے۔ چنانچہ مسیح کے نمونے پر عمل کرنا اور صبح دن نکلنے سے پہلے ویران جگہ پر جا کر دُعا کرنا (مرقس 1:35) کی تعلیم کی تشریح بائبل میں کہیں نہیں کی گئی اور اس لئے یہ معیار نہیں ہے۔ مسیحی مسیح کے نمونے پر عمل کر کے صبح دن نکلنے سے پہلے ویران جگہ پر جا کر دُعا کر سکتے ہیں لیکن کسی دوسرے مسیحی کو اس پر مجبور نہیں کر سکتے یا تعلیم نہیں دے سکتے کہ یہ ایک لازمی مسیحی نظریہ یا عمل ہے۔
- اسی طرح مسیح کا ساری دُنیا میں انجیل کی منادی کا حکم (مرقس 16:15) مسیحی کلیسیا کے لئے ایک معیار ہے۔ تاہم، پولُس کی حکمتِ عملی کہ جہاں انجیل پہلے پہنچ چکی ہو وہاں اس کی منادی نہ کی جائے (رومیوں 15:20) بائبل میں کسی دوسری جگہ پر واضح نہیں کی گئی اور اس لئے یہ معیار نہیں ہے۔ مسیحی آزادی کے ساتھ پولُس کے نمونے پر چلنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں لیکن وہ اس کی حکمتِ عملی کے لئے دوسرے مسیحیوں کو مجبور نہیں کر سکتے۔ پولُس کی حکمتِ عملی مسیحی کلیسیا کے واسطے نہیں تھی۔ یہ صرف پولُس کا شخصی لائحہ عمل تھا۔

3- بائبل میں تاریخی مثالیں جن کی وضاحت یا تشریح کی گئی ہے۔

بائبل میں انسانی تاریخ یا تاریخی مثالوں کی تفسیر وتشریح چند بار ہی کی گئی ہے۔ ایسے معاملات میں ایک عام تعلیم خارج ہوسکتی ہے۔ چنانچہ، تاریخی مثالیں جن کی تفسیر وتشریح کی گئی ہے اُن کی پیروی ہوسکتی ہے مثال کے طور پر:

a- بائبل کی تاریخ بطور اِنتباہ۔

1- کرنتھیوں 10:6-11 کہتا ہے "یہ باتیں ہمارے واسطے عبرت ٹھہریں تاکہ ہم بُری چیزوں کی خواہش نہ کریں جیسے اُنہوں نے کی ..... یہ باتیں اُن پر عبرت کے لئے واقع ہوئیں اور ہم آخری زمانہ والوں کی نصیحت کے واسطے لکھی گئیں"۔ بائبل پر مبنی اِس عبارت کی بُنیاد پر خاص تاریخی واقعات (بُرے نمونے) بائبل میں لوگوں کی نصیحت کے لئے لکھی گئیں۔ لوگوں کو چاہئے کہ بائبل میں لکھی ہُوئی ہر قسم کی تنبیہ سے بچیں اور اُن کی سزا کا اِنتباہ حاصل کریں۔

b- بائبل کی تاریخ بطور ایک نصیحت۔

1- کرنتھیوں 11:1 کہتا ہے "تُم میری مانند بنو جیسا مَیں مسیح کی مانند بنتا ہوں"۔ بائبل کی اِس عبارت کی بُنیاد پر مسیحی صرف راستباز لوگوں کے اچھے نمونے پر چل سکتے ہیں۔ جب اُن کے اعمال خُدا کی بُنیادی مرضی کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

- مسیحیوں کو یہ حکم نہیں کہ یہ ضرور پولُس کی مانند بنیں بلکہ یہ شاگرد بنانے کے لئے ہر علاقہ میں جانے والے پولُس کے جاری مشن کی پیروی کرنے کا فیصلہ کرسکتے ہیں جہاں وہ آتا اور اپنے گذر بسر کے لئے کام کرتا ہے کیونکہ اِن نمونوں کی سفارش بائبل میں اور جگہوں پر بھی کی گئی ہے۔
- لیکن مسیحیوں کو پولُس کے ایک کلیسیا بنانے کے لئے عبادتخانہ سے الگ ہونے کے نمونے پر نہیں چلنا چاہئے (اعمال 19:8-10) کیونکہ یہ صرف تاریخی واقعہ سے تعلق رکھتا ہے اور بائبل میں اِس کی وضاحت نہیں کی گئی۔

c- بائبل کی تاریخ بطور عام تعلیم۔

کسی تاریخی واقعہ یا شخصی مثال کی وضاحت سیاق وسباق میں کسی دوسری جگہ صرف اُس وقت ہوتی ہے جب ایک عام تعلیم خارج ہوجائے۔ مثال کے طور پر، ہر کسی تاریخی نمونہ کی وضاحت کے ذریعے پولُس مادی دولت اُن کے ساتھ بانٹنے کا اُصول سکھاتا ہے جو اپنی روحانی برکتوں میں آپ کو شریک کرتے ہیں (رومیوں 15:26-27؛ 1- کرنتھیوں 9:14؛ گلتیوں 6:6)۔

اُصول 9: ثقافت/تہذیب۔

بائبل کا ثقافتی سیاق وسباق اِنسانی رویہ کے متعلق تعلیمات کے احکام پر مشتمل ہے: جو خُدا چاہتا ہے کہ اِنسانی زندگیوں میں ہو۔ بائبل کا ثقافتی سیاق وسباق ہمیشہ مسیحی رویہ کے لئے ہوتا ہے جب تک بائبل اُس کو محدود نہ کرے۔
a- اِنسانی ثقافت زمین پر کسی بھی جگہ یا وقت کے کسی بھی تاریخی عرصہ کا تعین نہیں کرتا جو بائبل سکھاتی ہے کیونکہ یہ گُناہ کے ساتھ آلودہ ہے اور اِس میں خامی ہے جو خُدا بنانے کا اِرادہ رکھتا تھا۔
b- خُدا کی بادشاہت کی ثقافت جس کی تعلیم بائبل دیتی ہے تعین کرتی ہے کہ زمین پر ہر جگہ اور ہر زمانہ میں اِنسانی ثقافت کیا ہونی چاہئے۔

1- تہذیب اور تہذیبی سیاق وسباق۔

پڑھیں متی 5:21-22؛ متی 5:27-28؛ متی 5:31-32؛ متی 5:38-39؛ متی 5:43-44؛ کلسیوں 3:18-21۔

a- کسی بھی زمانہ میں انسانوں کی کسی بھی جماعت کی تہذیب مندرجہ ذیل دو باتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

اُن کا دُنیا کے بارے نظریہ، اُن کے حقائق اور عقائد، اُن کی اقدار اور اخلاقیات، اُن کے توہمات اور اُن کے زمانہ کی روح۔

جن طریقوں سے یہ اُن کی رغبتوں میں ظاہر ہوتی ہیں وہ ہیں اُن کے تجربات اور رویہ۔ اُن کے رسم ورواج اور اُن کے تعلقات اور قوانین۔

b- بائبل کا سیاق وسباق دو اور چیزوں پر بھی مشتمل ہے:

ہر انسانی تہذیب کا گنہگار اور ناقص پہلوؤں کا بیان جس کو نظرانداز یا تبدیل ہونا چاہیے۔

مثال کے طور پر رومیوں 1:18-32۔

خُدا کی بادشاہت کی تہذیب کی تعلیم جس کو اختیار کرنا اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔

مثال کے طور پر متی باب 5-7۔

2- گنہگار انسانی تہذیب۔

پڑھیں رومیوں 1:18-32۔

ایک طرف بائبل انسانی تہذیب کے گنہگار اور ناقص پہلوؤں کو درج اور بیان کرنے سے دریغ نہیں کرتی: قتل (پیدائش 4:8) ایمانداروں اور بے ایمانوں کی مخلوط شادیاں (پیدائش 6:2,5) خُدا سے انحراف (پیدائش 11:4) لونڈے بازی (پیدائش 19:4-5) زنا بالجبر یا شادی سے پہلے جنسی تعلق (پیدائش 34:2-7,31) بُت پرستی (خروج 32:1-8) مادہ پرستی اور لالچ (یسعیاہ 5:8) دُنیاوی عیش وعشرت (یسعیاہ 5:12) سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کہنا (یسعیاہ 5:20) بے انصافی (یسعیاہ 5:23) دولت کے لئے بددیانتی (اعمال 4:32-5:4) گناہ کا ارادہ (اعمال 8:18-23)۔ جماعت میں حکمرانی جتلانے والی قیادت (3-یوحنا 9:10) اور گنہگار پہلوؤں سے بچنا اور اُن کو بدلنا چاہیے۔

3- خُدا کی بادشاہت کی تہذیب۔

پڑھیں استثنا 16:18-20؛ رومیوں 13:1-7؛ 1-پطرس 5:1-4۔

a- بائبل کی تہذیب وضاحت اور تشریح کرتی ہے۔

دوسری طرف بائبل واضح طور پر تعلیم دیتی ہے کہ دُنیا میں ہر جگہ اور انسانی تاریخ کے ہر زمانہ میں انسانی تہذیب کو کس طرح تبدیل ہونا چاہیے۔ رسمی طور پر بائبل میں تمام تعلیمات، احکام اور ممانعتیں ایک ثقافتی وضاحت اور تشریح دیتی ہیں یعنی یہ سکھاتی ہیں کہ خُدا کس طرح چاہتا ہے کہ ہر جگہ ہر زمانہ میں انسانی ثقافت کو تبدیل ہونا چاہیے۔ بائبل سکھاتی ہے کہ انسان کو دُنیا کس نظر سے دیکھیں (1-یوحنا 2:15-17) کن حقائق کو مانیں (یوحنا 17:17؛ 14:6؛ 8:31-32) کون کونسی اقدار اور اخلاق اختیار کریں (1-کرنتھیوں 6:9-11؛ 5:9-13)۔ ان کو کیسا رویہ اور تعلق رکھنا

چاہیے (متّی ابواب 5 تا 7) اور کون سی رسمیں اور آئین خُدا کے پسندیدہ ہیں (ملاکی 2:14-16 - 1 تھسلنیکیوں 4:1-8)۔

b- بائبل خُدا کی بادشاہی کی تہذیب سکھاتی ہے۔

بائبل میں انسانی ثقافت کو ہر جگہ اور ہر زمانہ میں مسلسل واضح کیا گیا، منع کیا گیا اور حکم دیا گیا۔ بائبل میں واضح ممانعتوں، حکموں اور تعلیمات کے ذریعے خُدا کا مقصد دُنیا میں ہر طبقہ کی تہذیب سے خطاب کرنا، اس کو بدل کر زیادہ سے زیادہ خُدا کی بادشاہت کی تہذیب بنانا ہے۔ خُدا، خاص الٰہی تہذیب کے خالص لوگوں کی خاص جماعت بنانا چاہتا ہے جو خُدا کی بادشاہی کی تہذیب کہلاتی ہے (پہاڑی وعظ متّی ابواب 5 تا 7)۔

c- بائبل ظاہر کرتی ہے کہ انسانی تہذیب کو کیا بننا چاہیے۔

چنانچہ، بائبل میں ثقافتی سیاق و سباق کو کسی خاص وقت کے لئے محدود سمجھنا اور اس وجہ سے سمجھنا کہ یہ مسیحیوں کے لئے معیار نہیں، غلط ہے۔
بائبل کی کُتب ماضی کی تہذیبوں میں لکھی ہُوئی صرف تاریخی کتابیں نہیں بلکہ یہ خُدا کے مُکاشفہ کی کتابیں ہیں، خُدا کے ارادے کو ظاہر کرتی ہیں جو خُدا چاہتا تھا کہ انسانی ثقافت زمین پر ہر جگہ اور ہر زمانہ میں ایسی ہو۔

بائبل یہ تعلیم دیتی ہے کہ زمین پر ہر جگہ اور ہر زمانہ میں انسانی تہذیب کو کیا ہونا چاہیے۔ مسیحیوں کو چاہیے کہ بائبل میں انسانی تہذیب کے سیاق و سباق (تعلیمات، احکام اور ممانعتوں) کو دُنیا میں ہر طبقہ اور انسانی تاریخ کے ہر زمانہ کے لئے ایک معیار سمجھیں۔

d- بائبل پر مبنی معیاری تہذیب کی مثالیں:

شادی اور طلاق سے متعلق یسوع مسیح کی تعلیم ہمیشہ ایک معیار ہے (متّی 19:3-9)۔ حرامکاری کے خلاف موسیٰ اور پولس کی تعلیمات ہمیشہ ایک معیار ہیں (احبار 18:3-6, 20, 22-23؛ رومیوں 1:24-27)۔ خاندان کے افراد سے متعلق پولس کی تعلیمات ہمیشہ ایک معیار ہیں (افسیوں 5:22-23؛ کلسیوں 3:18-21)۔ یہ بھی تعلیم دیتے ہیں کہ خُدا دُنیا میں ہر جگہ اور تاریخ کے ہر زمانہ میں کس طرح چاہتا ہے کہ لوگ شادی اور خاندانی زندگی میں کیسا رویہ رکھیں۔

اسی طرح، بائبل کی تعلیمات سکھاتی ہیں کہ خُدا کیا چاہتا ہے کہ لوگ حکومت میں (رومیوں 13:1-7) عدالتوں میں (استثنا 16:18-20) کلیسیاؤں میں (افسیوں 4:1-16؛ 1-تیمتھیس 3:15؛ 1-پطرس 5:1-4) اور کلیسیاؤں کے باہر معاشرہ میں کیسا رویہ رکھیں (افسیوں 4:17-5:17)۔
کیونکہ یہ تعلیمات بائبل میں کسی اور تعلیم سے محدود نہیں ہیں یہ ہر جگہ اور سب کے لئے معیار ہیں۔

5۔	**دُعا (8 منٹ)**	**خدا کے کلام کے جواب میں دُعا**

آج آپ نے جو سیکھا ہے اُس کے جواب میں خُدا سے باری باری مختصراً دُعا کریں۔
یا دو دو یا تین تین ہو کر اُس کے جواب میں خُدا سے دُعا کریں جو آپ آج سیکھا ہے۔

6۔	گھر کا کام (2 منٹ) اگلے سبق کیلئے تیاری

گروپ کے لیڈر، گروپ کے ارکان کو یہ تیاری تحریری طور پر دیں یا اُن کو خود نقل کرنے کے لئے دیں۔

1- عہد کریں۔ شاگرد بنانے کا عہد کریں۔

بائبل کی درست تفسیر کرنے اور جب آپ بائبل کو پڑھتے یا تحقیق کرتے ہیں اُن کو عمل میں لانے کے لئے 9 اُصول یاد رکھیں۔

کسی دوسرے شخص یا گروپ کے ساتھ مل کر ''بائبل کی درست تفسیر'' کی تعلیم پر منادی کریں، تعلیم دیں یا مطالعہ کریں۔

2: خدا کے ساتھ شخصی وقت۔ خروج 4:1-7:13 کے ذریعے خدا کیساتھ ہر روز شخصی وقت بتائیں اور سوالات کے طریقہ کو استعمال کریں، نوٹس بنائیں۔

3: بائبل کا مطالعہ، اگلے مطالعہ کے لئے گھر پر تیاری کریں۔ کلیسیا کی مشنری ذمہ داری: متّی 28:18-20۔

بائبل سٹڈی کا پانچ اقدامی طریقہ استعمال کریں۔ نوٹس بنائیں۔

4: دُعا۔ کسی خاص بندے یا چیز کیلئے خُدا سے اس ہفتہ دُعا کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا کیا کرتا ہے۔ جواب دیتا ہے (زبور 5:3)۔

5: اپنی نوٹ بک کو اپ ڈیٹ کریں، خُدا کے ساتھ اپنے شخصی وقت، یاددہانی کے نوٹس اور بائبل کے مطالعہ اور اس تیاری کے نوٹس شامل کریں۔

سبق نمبر 30

دُعا	1۔

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق کیلئے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

بیان کریں (20منٹ) خروج	2۔

آپ نے دی ہُوئی بائبل کی عبارت (خروج13:7-4:1) میں خُدا کے ساتھ شخصی وقت سے جو کچھ سیکھا ہے اُس کو باری باری بیان کریں (یا اپنے نوٹس میں سے پڑھیں)۔ بیان کرنے والے شخص کو سنجیدگی سے سُنیں اور جو کچھ وہ بولتا ہے اُس پر بحث نہ کریں۔

یاددہانی (20منٹ) **گناہ کا کفارہ: رومیوں 5:8**	3۔

A- مراقبہ (غوروخوض)۔

پڑھیں رومیوں 10-5:6 ''کیونکہ جب ہم کمزور ہی تھے تو عین وقت پر مسیح بے دینوں کی خاطر مُوا۔ کسی راستباز کی خاطر بھی مُشکل سے کوئی اپنی جان دیگا مگر شاید کسی نیک آدمی کے لئے کوئی اپنی جان تک دے دینے کی جُرأت کرے۔ لیکن خُدا اپنی محبت کی خُوبی ہم پر یُوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مُوا۔ پس جب ہم اُس کے خُون کے باعث راستباز ٹھہرے تو اُس کے وسیلہ سے غضب الٰہی سے ضرور ہی بچیں گے۔ کیونکہ جب باوجود دُشمن ہونے کے خُدا سے اُس کے بیٹے کی موت کے وسیلہ سے ہمارا میل ہو گیا تو میل ہونے کے بعد ہم اُس کی زندگی کے سبب ضرور ہی بچیں گے''۔

یاددہانی کی اس آیت کو سفید بورڈ پر مندرجہ ذیل طریقے سے لکھیں۔	گناہ کا کفارہ رومیوں 5:8 لیکن خُدا اپنی محبت کی خُوبی ہم پر یُوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مُوا رومیوں 5:8	بائبل کی آیت کے حوالے کو کارڈ کی پچھلی جانب لکھیں۔

1۔ خُدا کی محبت

خُدا نے ہم سب سے کیسے محبت رکھی؟ خُدا ہم سے زبانی محبت نہیں رکھتا بلکہ عملی طور پر رکھتا ہے۔ رومیوں 5:8 میں خُدا ایک بہت بڑی قُربانی ممکن بنا کر ہم سے محبت رکھتا ہے۔ خُدا نے یسُوع مسیح میں انسانی جسم لیا اور یسُوع مسیح میں خُدا نے ہماری خاطر جان دی۔ یسُوع مسیح میں اپنے آپ کو ہمارے گناہوں کے کفارہ کے طور پر دے دیا۔

2- <u>یسوع مسیح کی موت۔</u>

یسوع مسیح کس قسم کی موت مُوا؟

یسوع اپنے گناہ کی وجہ سے نہیں مُوا۔

گناہ کی مزدوری موت ہے(رومیوں 16:23a)اور رُوح سے جسم کی علیحدگی پر مشتمل ہے(واعظ 12:7)۔ چنانچہ یہ طریقہ نہیں جس میں یسوع کو سزائے موت ہُوئی کیونکہ اُس میں شخصی گناہ نہیں تھا(عبرانیوں 4:15)۔

موت میں خُدا نے یسوع کو نہیں چھوڑا تھا۔

ابدی ہلاکت کا مطلب ہے انسان کا خُدا کی طرف سے ہمیشہ کے لئے فراموش کیا جانا(متّی 25:26؛ 1- تھسلنیکیوں 1:8-9؛ مکاشفہ 21:8)۔ یسوع کو مرنے سے پہلے ہمارے گناہوں کی سزا کے طور پر خُدا کی طرف سے فراموش کیا گیا تھا(متّی 27:46)۔ پس موت کے وقت اور موت میں خُدا باپ نے یسوع کو نہیں چھوڑا تھا اور نہ اُس سے اپنی محبت اور خوشنودی کا اِنکار کیا تھا بلکہ اُس (یسوع) نے خُدا باپ سے دُعا کی اور اپنی روح کو خُدا باپ کے ہاتھوں میں سونپ دیا(لوقا 23:46)۔ اور جب اُس کا جسم قبر میں تھا تو اُسکی الٰہی فطرت انسانی فطرت کے ساتھ تھی کیونکہ یسوع مسیح خود اپنی قُدرت سے زندہ ہو گیا(یوحنا 10:17-18)۔

یسوع مسیح کی موت گناہ کے عوض خُدا کی شریعت کی مطلوبہ سزا تھی۔

بائبل میں موت گناہ کی سزا ہے جس کا تقاضہ خُدا کی شریعت کرتی ہے(رومیوں 6:23a) یہ بات ظاہر ہے کہ یسوع طبعی یا حادثاتی موت نہیں مرا تھا۔ اُس کو گھات لگا کر نہیں مارا گیا بلکہ وہ شریعت کی مطلوبہ موت مُوا۔

<u>اُس کو انسانی قانون سے سزائے موت دی گئی۔</u>

اُس کو کسی اپنے کئے ہُوئے جُرم کی وجہ سے سزائے موت نہیں ہُوئی تھی۔ اُس کے مخالفین اُس پر ایک بھی جُرم ثابت نہ کر سکے اور مُنصف پنطُس پیلاطُس نے کئی بار اُس کو بے گناہ قرار دیا۔ اِس کے باوجود پنطُس پیلاطُس نے اُس کو سزائے موت کا حکم دے دیا کیونکہ وہ اُس سے ڈرتا تھا جو یہودی اُس کی سیاسی حیثیت کے خلاف کر سکتے تھے۔ بے گناہ کو ہلاک کرنے سے پیلاطُس نے خود اپنا اور اپنے انصاف کا خُون کر دیا۔

<u>یسوع کو الٰہی قانون سے سزائے موت دی گئی۔</u>

عین اُسی وقت خُدا باپ نے خُدا بیٹے کو ساری دُنیا کے گناہ کی خاطر سزائے موت دی۔ یسوع مسیح اپنی موت کے ذریعے گناہوں کے کفارہ کے لئے ایک قربانی بن گیا۔ جس کے ذریعے اُس نے پوری دُنیا سے اُن بے گناہوں کے خلاف خُدا کے پاک اور جائز غصہ کو ٹھنڈا کیا جو یسوع مسیح کو قبول کرتے ہیں۔

یسوع صلیبی موت مُوا۔

یہ ظاہر ہے کہ یسوع مسیح کو قتل یا سنگسار کر کے نہیں مارا گیا بلکہ مصلوب کیا گیا۔ مصلوبیت یہودی سزا نہیں بلکہ رومی سزا کا ایک طریقہ تھا۔ یہ بہت مکروہ سمجھی جاتی تھی۔ اِس کا اطلاق رومی شہریوں پر نہیں ہوتا تھا لیکن یہ سزا صرف انتہائی خطرناک مجرموں اور غلاموں کو دی جاتی تھی۔ یسوع نے صلیب پر مرنے

سے انسانی قانون کے شدید تقاضہ کو پورا کیا اور اس کے ساتھ یسوع نے الٰہی قانون کی بھی شدید مانگ کو پورا کیا یعنی وہ ایک لعنتی موت مرا کیونکہ گلتیوں 3:13 میں لکھا ہے" جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے"۔ اُس نے ہماری لعنت اپنے اُوپر اٹھائی اور ہمیں شریعت کی لعنت سے آزاد کیا (گلتیوں 3:10,13)۔

3- **یسوع کی موت کی اہمیت۔**

یسوع کی موت کے نتائج کیا تھے؟

مسیح گناہ کا کفارہ دینے کیلئے مرا (1-پطرس 2:24؛ 1-یوحنا 4:10)۔

گناہ کا کفارہ دینے کا مطلب گناہ کی سزا کے لئے خُدا کی جائز اور پاک مانگ کو پورا کرنا اور اس طرح گنہگار کے خلاف اُس کے جائز غصہ کو ٹھنڈا کرنا ہے۔ مسیح کی موت ایک کفارہ کی قربانی، ایک ایسی قربانی تھی جس نے ہمارے گناہ کے خلاف خُدا کے غصہ کو ٹھنڈا کیا۔ مسیح کی عوضی قربانی نے دوسری تمام قربانیوں کی ضرورت کو ختم کر دیا۔ ہیکل کی پرستش اور جانوروں کی قربانیاں لانا بالکل بے کار ہو گیا۔ جب ہیکل کا پردہ اُوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکرے ہو گیا تو یہ اسی بات کی علامت تھی (متی 27:51)۔ اب سے ہر کوئی جو یسوع مسیح پر ایمان رکھتا ہے وہ خُدا کے رُوح کے وسیلہ سے براہ راست خُدا تک رسائی رکھتا ہے (افسیوں 2:18)۔

مسیح اس لئے مُوا تا کہ گنہگاروں کو پاک کرے (1-پطرس 3:18a؛ رومیوں 5:8-9)۔

گنہگار کو پاک کرنے کا مطلب گنہگار کو خُدا کی نظر میں بے گناہ قرار دینا ہے۔ خُدا گنہگار کو معاف کرتا ہے۔ اس کو ہمیشہ کی ہلاکت سے آزاد کرتا ہے۔ اُس کو کامل راستباز قرار دیتا ہے اور اُس کے ساتھ ہمیشہ ایک کامل راستباز جیسا سلوک کرتا ہے۔ آپ کی خاطر یسوع کی موت ہی صرف آپ کو خُدا سے دوبارہ ملوانے کا واحد راستہ ہے۔

B- **یاددہانی اور نظر ثانی**

1۔ **لکھیں**۔ بائبل کی آیت کو اپنی نوٹ بک یا خالی کارڈ پر لکھیں۔
2۔ **یاددہانی**۔ بائبل کی آیت کو صحیح طرح سے یاد کریں، گناہ کا کفارہ: رومیوں 5:8۔
3۔ **نظر ثانی**۔ دو دو ہو کر ایکدوسرے کی پچھلی یاد کی ہوئی آیت کو چیک کریں۔

4۔	بائبل کی تعلیم (70منٹ) کلیسیا کی مشنری ذمہ داری (متی 20-28:18)

بائبل کے مطالعہ کے پانچ اقدام کو استعمال میں لاتے ہوئے متی 20-28:18 کا ایک ساتھ مطالعہ کریں۔

<u>قدم نمبر 1:</u> **<u>پڑھیں</u>** **خدا کا کلام**

پڑھیں ۔آ یئے ہم ا یکساتھ متی 28: 18-20 کو پڑھیں۔

آ یئے ہم عبارت ختم ہو نے تک باری باری ایک ایک آ یت پڑھیں۔

<u>قدم نمبر 2: دریافت کریں</u> **مشاہدت**

غور کریں ۔اس عبارت میں کون سی سچائی آ پ کے لئے اہم ہے؟ یا کس سچائی نے آ پکے دل ودماغ کو چھوا ہے؟

قلم بند کریں ۔ایک یا دو سچائیوں کو دریافت کریں جو آ پکی سمجھ میں آئی ہوں، اُنکے بارے میں سوچیں اور اپنے خیالوں کو نوٹ بک میں درج کریں۔

بیان کریں۔ (جب گروپ ممبر دو منٹ تک سوچ اور لکھ چکیں تو انکو باری باری بیان کریں) باری باری ہر ایک شخص کو جو انہوں نے دریافت کیا ہے بیان کرنے دیں۔

(لوگوں نے جو جو کچھ دریافت کیا ہے اُس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔ یاد رکھیں کہ ہر چھوٹی جماعت میں ارکان مختلف چیزیں بیان کریں گے ضروری نہیں کہ ایک ہی چیزیں بیان کریں)۔

28:18-19

<u>دریافت نمبر 1۔ اختیار جس میں ذمہ داری شامل ہے</u>

آ یت 18 میں یسوع دعویٰ کرتا ہے کہ آسمان اور زمین کا کُل اختیار اُسے دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کائنات میں کہیں بھی کوئی اختیار یا قدرت اُس کے اختیار سے بالاتر نہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ کائنات کے باقی تمام اختیارات اور قدرتوں پر بھی اختیار رکھتا ہے۔ ابلیس بندھ چکا ہے اور قوموں کے لوگوں کو مسیح کی طرف رجوع لانے سے روک نہیں سکتا۔ میری سوچ ہو سکتی ہے کہ شاید یہ ذمہ داری بہت بڑی یا بہت مشکل ہے۔ یہ سچ ہو سکتا ہے۔ اگر میں اس کو کرنے کے لئے صرف اپنے آپ پر انحصار کروں۔ اگر میں جانے اور شاگرد بنانے کے لئے صرف اپنے آپ پر توکل کروں تو یہ ناممکن کام ہوگا۔ چنانچہ، اگر میں جانے اور شاگرد بنانے کے لئے یسوع مسیح اور اس کی قدرت پر توکل کروں تو پھر یہ کام ممکن ہے۔ میرے لئے یہ سچائی حیرت انگیز ہے کہ یسوع مسیح مجھے ذمہ داری پوری کرنے کی قابلیت دیے بغیر مجھ پر کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ جب یسوع مسیح مجھے کوئی ذمہ داری سونپتا ہے تو وہ مجھے اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے فضل، قوت اور حکمت بھی بخشتا ہے۔ وہ ایسا کرتا ہے کیونکہ کُل اختیار اُسے دیا گیا ہے۔

28:19-20

<u>دریافت نمبر 2۔ ذمہ داری کو پوری کرنے کا وعدہ۔</u>

آ یت 19 میں یسوع مسیح مجھے دُنیا میں بہت بڑا کام کرنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ مجھے حکم دیتا ہے کہ میں جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤں۔ یہ مسیحی کلیسیا کے لئے ایک مشترکہ ذمہ داری (کام) ہے۔ لیکن وہ مجھے اس مشن پر اکیلا نہیں بھیجتا۔ آ یت 20 میں وہ مشن پر میرے ساتھ جانے کا وعدہ کرتا ہے۔ وہ وعدہ کرتا ہے کہ اس زمانہ کے آخر تک ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا۔ میرے لئے یہ حیرت انگیز سچائی ہے کہ یسوع مسیح مجھے کوئی ایسا کام کرنے کو نہیں دیتا جس کی تکمیل میں وہ میرے ساتھ نہ ہو۔ جب یسوع مسیح مجھے کوئی کام سونپتا ہے تو ساتھ ہی وعدہ بھی کرتا ہے کہ جب میں اپنا کام پورا کرنے کے لئے جاؤں گا تو وہ میرے ساتھ جائے گا۔ وہ اسلئے ایسا کرتا ہے کہ وہ مر کر جی اُٹھا ہے اور زندہ ہے۔

قدم نمبر 3۔ سوال وضاحت

غور کریں: آپ اس عبارت میں کس چیز کے متعلق اس جماعت سے سوال کرنا پسند کریں گے؟

آئیے ہم متی 28:18-20 کی ہر سچائی کو سمجھنے کی کوشش کریں اور جو سمجھ میں نہ آئے اُسکے بارے میں سوال کریں۔

قلم بند کریں: اپنے سوالوں کو جتنا ممکن ہو سکے اُتنا واضح تیار کریں۔ پھر اُن سوالوں کو نوٹ بک میں لکھیں۔

بیان کریں: جب گروپ کا ہر فرد دو دو منٹ تک سوچ اور لکھ چکے تو ہر شخص کو بیان کرنے کا موقع دیں۔

گفتگو کریں: (پھر اُن میں سے چند سوالات چُن لیں اور اپنی جماعت میں بات چیت کے ذریعے اُنکے جوابات دینے کی کوشش کریں (مندرجہ ذیل چند مثالیں ہیں جو طالبعلم پوچھ سکتے ہیں اور گفتگو کے سوالات سے متعلقہ نوٹس ہیں)۔

28:18

<u>**سوال نمبر 1۔ جب یسوع مرا تو کیا کوئی ایسا وقت تھا کہ جب یسوع کے پاس اختیار نہیں تھا؟**</u>

نوٹس:

اُس کے انسانی جسم لینے سے پیشتر۔

یسوع مسیح انسانی جسم لینے سے پہلے کُل اختیار کا مالک تھا کیونکہ ساری چیزیں اُس نے پیدا کیں اور سب چیزوں کو اپنے کلام کی قدرت سے سنبھالتا ہے (یوحنا 1:1-3 ؛ یوحنا 17:1-5 ؛ کلسیوں 1:16-17 ؛ عبرانیوں 1:3)۔

اُس کے تجسم کا دور۔

اپنی زمینی زندگی کے دوران اُس نے اپنے آپ کو اُس جلال سے خالی کر دیا تھا جو وہ اپنے مجسم ہونے سے قبل خدا باپ کے ساتھ رکھتا تھا (یوحنا 17:5) اور ہماری کمزور فطرت لے لی (فلپیوں 2:6-8) اور اپنے آپ کو اپنی لامحدود الٰہی قدرت استعمال کرنے سے باز رکھا۔ چنانچہ، وہ آج بھی فطرت، شیاطین، بیماری، موت اور اپنے دُشمنوں کے خلاف محدود اختیار استعمال کرتا ہے۔

اُس کے مرنے، جی اُٹھنے اور آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد۔

باپ کے داہنے ہاتھ پر اُسکو ساری تخلیق شدہ کائنات پر کُل اختیار دیا گیا ہے۔ اُس کو یہ حق یا اختیار اپنی قدرت استعمال کرنے کے لئے نجات کے کام کی تکمیل پر بطور انعام دیا گیا ہے۔

<u>دانی ایل 7:13-14</u> میں ہم پڑھتے ہیں "میں نے رات کو رویا میں دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدمزاد کی مانند آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہنچا۔ وہ اُسے اُس کے حضور لائے۔ اور سلطنت اور حشمت اور مملکت اُسے دی گئی تا کہ سب لوگ اور اُمتیں اور اہلِ لغت اُس کی خدمت گذاری کریں۔ اُس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہے گی اور اُس کی مملکت لازوال ہوگی" (یسعیاہ 9:7)۔

<u>مکاشفہ 5:1-14 میں</u> یسوع مسیح خدا باپ کے ہاتھ سے کتاب وصول کرتا ہے جو اندر اور باہر دونوں طرف سے لکھی ہوئی ہے کیونکہ اُس کتاب کی مُہروں کو کھولنے کا اختیار اور قدرت صرف اُس کے پاس ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ کتاب کی باتوں کو صرف وہی ظاہر کرتا اور عمل میں لاتا ہے۔ کتاب کی باتیں یسوع کے کام کے بنیادی اُصول ہیں کہ جب وہ فتح کرنے کے لئے ایک فاتح کی حیثیت سے نکلتا ہے (مکاشفہ 6:20)۔ آخری عدالت کے وقت تک (مکاشفہ 6:12-17)۔ جو مسیح کی پہلی آمد سے دوسری آمد تک ہے۔

اور فلپیوں 2:9-11 میں ہم پڑھتے ہیں ''اِس واسطے خُدا نے بھی اُسے بہت سربلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکے۔ خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینیوں کا۔ خواہ اُن کا جو زمین کے نیچے ہیں۔ اور خُدا باپ کے جلال کے لئے ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خُداوند ہے''۔ یسوع مسیح اپنی پہلی آمد کے وقت سے ہر قوم، ہر قبیلہ اور اہلِ لُغت سے لوگوں کو بچا رہا ہے۔

اُس کی دوسری آمد پر۔

متّی 13 اور 25-24 میں بیان کردہ اُس کی دوسری آمد پر، دُنیا میں ہر انسان پر اُس کے لامحدود اختیار کا عمل ظاہر ہو جائے گا خاص کر تمام مُردوں کے جی اُٹھنے والے سب لوگوں کی عدالت اور زمین کے نئی ہو جانے سے۔ یسوع مسیح نئی زمین پر ہمیشہ کے لئے خُدا باپ کے ساتھ اپنی بادشاہی کے آخری کام کے حصہ میں بادشاہی شروع کریگا (2-پطرس 1:11 مکاشفہ 22:1)۔

28:19

<u>سوال نمبر 2۔ اِس حکم میں پانچ فعل ایک دوسرے سے کس طرح تعلق رکھتے ہیں؟</u>

نوٹس۔ یسوع مسیح کا حکم ہے ''پس تُم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تُم کو حکم دیا ہے''۔ لفظ ''پس'' بہت اہم ہے۔ یہ آیت 18 میں یسوع مسیح کے دعویٰ کو آیت 19 میں اُس کے حکم کے ساتھ جوڑتا ہے۔ ہر چیز اور ہر شخص پر اُس کی بادشاہی کا دعویٰ ہمیں بتانے کے لئے ہے کہ دُنیا کی ہر قوم میں ذمہ داری پوری کرنے کا اُس کا حکم پورا ہو سکتا ہے اور پورا ہوگا۔ ساری دُنیا میں شاگرد بن سکتے ہیں اور بنتے رہیں گے۔ اُس کے اختیار اور اُس کی حضوری کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں ہوگا۔ لیکن اب اُس کے اختیار اور حضوری کے ساتھ ہر کام جو کرنے کا وہ ہمیں حکم دیتا ہے ممکن ہو جاتا ہے اور یقیناً ہو کر رہے گا۔

پانچ فعل ہیں: جاؤ، شاگرد بناؤ، بپتسمہ دو، تعلیم دو، حکموں پر عمل کرو۔ بُنیادی فعل ہے ''شاگرد بناؤ''۔ اصلی زبان میں یہ فعل بتاتا ہے کہ یہ حکم ہمیشہ جاری رہنے والا عمل ہے۔ یسوع مسیح کے شاگردوں کو چاہئے کہ دُنیا میں ہر جگہ اور اِس زمانہ کے آخر تک (پہلی آمد سے لے کر دوسرے آمد کے درمیانی عرصہ) شاگرد بنانے کے عمل کو جاری رکھیں۔ تین فعل، جاؤ، بپتسمہ دو اور تعلیم دو اصلی زبان میں بُنیادی فعل پر حکم سمجھتے ہوئے انحصار کرتے ہیں۔ لوگوں کو یسوع مسیح کے شاگرد بنانے میں ایک خاص رسائی ہے جس میں پہلا قدم اُٹھانے اور بہت بڑی کوشش کرنے کی ضرورت شامل ہے۔

یسوع مسیح کے شاگردوں کو اِنتظار نہیں کرنا چاہئے کہ لوگ ان کے پاس آئیں بلکہ ان کو دُنیا کی ہر قوم کے پاس جانے میں پہل کرنی چاہئے۔ یسوع مسیح کے شاگردوں کو چاہئے کہ اُن کو اِنجیل کی منادی کریں۔ اُن کو توبہ کرنے اور اِنجیل پر ایمان لانے کی دعوت دیں اور اُن کو بھی یسوع مسیح کے شاگرد بننے کا چیلنج دیں۔ یسوع مسیح کے شاگردوں کو چاہئے کہ ایمان لانے والوں کو پانی کا بپتسمہ ایک خُدا کے نام سے دیں جو اپنے آپ کو بطور باپ، بیٹا اور رُوح القدس ظاہر کرتا ہے۔ شاگردوں کو چاہئے کہ اُن کو اُن باتوں پر عمل کرنے کی تعلیم دیں جس کا حکم یسوع مسیح نے دیا ہے۔

28:19

<u>سوال نمبر 3۔ مسیح کا شاگرد کیا ہے؟</u>

نوٹس:

شاگرد ہونا ایمان لانے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ شاگرد یسوع مسیح کا پیروکار اور اُس کی باتوں کو سیکھنے والا ہوتا ہے۔ اُس کا دِل، دماغ اور مرضی یسوع مسیح کے

لئے جیتی جاچکی ہوتی ہے۔ یسوع نے خود اپنے شاگردوں کی خاص خوبیاں بیان کیں۔ چنانچہ، شاگرد بنانے کا مطلب ہے ساری قوموں میں یسوع مسیح کے پیروکار اور سیکھنے والے بنانا۔ اس سے مُراد ہے خاص خوبیاں حاصل کرنے میں ان کی مدد کرنا جن کی تعلیم یسوع نے دی کہ شاگرد میں ہونی چاہئیں۔

28:19

سوال نمبر 4۔ <u>ان کو کس قوم میں جا کر انجیل کی منادی کرنی چاہیے؟</u>

نوٹس: بائبل میں جو قوم ہے آج وہ قوم نہیں ہے۔ آج ایک قوم بہت بڑی ہو سکتی ہے جس میں مختلف زبانوں اور ثقافتوں سے اپنی حدود کے اندر لوگ ہو سکتے ہیں۔ آج ہم ایک قوم اور مُلک میں مُشکل سے فرق کر سکتے ہیں۔

لیکن بائبل میں لفظ قوم سے مُراد لوگوں کی وہ جماعت ہے جو خاص رسومات کے ساتھ اکٹھے رہتے ہوں، جو ان کو اتحاد کا احساس دلاتی ہوں۔ اس جماعت کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ایک عام رشتہ محسوس کرتے ہوں اور ایک مشترکہ طرز زندگی میں شامل ہوں۔ ایک قوم عام طور پر ایک مشترک زبان، علاقہ اور تاریخ سے بیان کی جاتی ہے۔ یا ایک قوم کی شناخت ایک مشترکہ پیشہ اور مشترکہ معاشیات سے ہوتی ہے مثلاً، کسان یا کارخانہ کے ملازمین یا یونیورسٹی کے طلبہ یا اس کی شناخت مشترکہ جغرافیہ اور مذہب سے ہوتی ہے۔

آج کل ہر مُلک میں ایسی قومیں یا لوگوں کے گروپ ہیں جو اس کی حدود کے اندر رہتے ہیں اور یسوع مسیح فرماتا ہے کہ اس کے شاگرد سب قوموں یا لوگوں کے پاس جائیں اور ان کو یسوع مسیح کے شاگرد بنائیں۔ ان کو مختلف ممالک میں نہیں جانا چاہیے بلکہ ہر مُلک میں ان مختلف جماعتوں کے پاس جانا اور ان کو شاگرد بنانا چاہیے۔

28:19

سوال نمبر 5: <u>مسیحی بپتسمہ یافتہ کیوں ہوتے ہیں؟</u>

نوٹس۔ جب رُوح القدس کا بپتسمہ یسوع مسیح کی ذمہ داری ہے (متی 12-3:11) اس کے ساتھ ہی پانی کا بپتسمہ یسوع کے شاگردوں کی ذمہ داری ہے (متی 28:19)۔ ان کو بپتسمہ دینا ایک حکم ہے جو لوگ انجیل کا پیغام سُن لیتے اور اس پر ایمان لے آتے تھے وہ روح القدس کا بپتسمہ پاتے تھے (اس کا مطلب ہے کہ وہ نئے سرے سے پیدا ہوتے اور روح حاصل کرتے تھے) ان کو پانی کا بپتسمہ لینا چاہیے۔ بپتسمہ کے لئے تیار ہونا توبہ کرنے اور کلام کو قبول کرنے کا تقاضہ کرتا ہے (اعمال 41-2:38)۔

بائبل میں پانی کا بپتسمہ رُوح کے بپتسمہ کی اندرونی علامت کو ظاہر کرنے کی ایک تقریب ہے (اعمال 48-10:47)۔ یہ یسوع کی طرف سے کلیسیا کو دی گئی ایک نشانی اور مُہر ہے کہ خُدا باپ نے ایماندار کو اپنے خاندان میں گود لے لیا ہے۔ خُدا کے بیٹے یسوع مسیح نے اسکو آزاد کیا ہے؛ اور خُدا کا رُوح اس میں بستا اور اس کو پاک کرتا ہے۔

پانی کا بپتسمہ ایک ظاہری نشانی ہے جو ایماندار میں روح القدس کی اندرونی علامت پیش کرتی ہے اور یہ روح القدس کا بپتسمہ (مرقس 1:8؛

1- کرنتھیوں 12:13) یا روح القدس کے وسیلہ سے نئی پیدائش کہلاتی ہے (ططس 3:5)۔

پانی کا بپتسمہ روح القدس کی باطنی یقین دہانی کی ظاہری مُہر بھی ہے (رومیوں 8:15-16؛ 2- کرنتھیوں 1:21-22؛ افسیوں 1:13-14)۔ گنہگار کے سارے گناہ معاف ہو چکے ہیں (اعمال 22:16؛ 3:38) یعنی یہ خُدا کی نظر میں 100% پاک ہے (رومیوں 6:3,7)۔ اب خُدا کے عہد کے لوگوں سے تعلق رکھتا ہے (گلتیوں 3:26-29) اور خُدا نے اِس میں جو شروع کیا تھا اُس کو صحیح طرح سے پورا کرے گا (یوحنا 17:12؛ فلپیوں 1:6)۔

آخر کار پانی کا بپتسمہ ایک عہد اور اعلان ہے کہ ایماندار کا رشتہ گنہگار دُنیا سے ٹوٹ چکا ہے (رومیوں 6:3,6,19)۔ بائبل کے خُدا ئے ثالوث کے ساتھ زندگی بخش رشتہ میں لایا گیا ہے اور یسوع مسیح کا شاگرد بن چکا ہے (متی 28:19)۔

28:20

<u>سوال نمبر 6۔</u> <u>نئے مسیحیوں کو حکم پر عمل کرنے کی تعلیم کیوں دی جاتی ہے؟</u>

نوٹس: یسوع مسیح کے شاگردوں کو چاہیے کہ قوموں کے لوگوں کو تعلیم دیں کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا حکم یسوع نے دیا ہے کیونکہ یسوع مسیح کی تعلیمات حقیقی معنوں میں پوری بائبل کی تاریخ کے سیاق و سباق میں لی جا سکتی ہیں۔ شاگردوں کو چاہیے کہ لوگوں کو پوری بائبل کی صداقت کی تعلیم دیں۔ اعمال 20:27 میں پولس کہتا ہے "کیونکہ مَیں خُدا کی پوری مرضی تُم سے پورے طور پر بیان کرنے سے نہ جھجکا نہیں"۔

مزید یہ کہ یسوع اپنے شاگردوں کو سچائی کی تعلیم دینے کا حکم نہیں دیتا بلکہ اُن کو سچائی پر عمل کرنے کا حکم بھی دیتا ہے۔ یسوع کے سچے پیروکاروں کی پہچان یسوع مسیح کی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہوتی ہے۔ اُن کو چاہیے کہ سیکھی ہُوئی سچائی کو عمل میں لائیں۔ اُن کے دماغ، دِل اور مرضی کو سچائی ظاہر کرنی چاہیے تا کہ وہ سچائی پر قائم رہیں۔ متی 7:21,24 اور کلسیوں 4:9 کے مطابق علم اور فرمانبرداری ناقابلِ علیحدگی ہیں۔

28:19

<u>سوال 7:</u> <u>کیا یسوع مسیح چاہتا ہے کہ ہر ایک مسیحی اُس کا شاگرد بن جائے؟</u>

نوٹس: ہاں، صرف یسوع مسیح پر ایمان لانا لیکن اُس کے پیچھے نہ چلنا یا اُس کا حکم نہ ماننا یسوع مسیح کو پسند نہیں۔ وہ توقع رکھتا ہے کہ ہر مسیحی اُس پر ایمان لائے، اُس سے سیکھے اور ایک شاگرد کی خصوصیات پیدا کرے۔ مختصر یہ کہ یسوع مسیح اُمید کرتا ہے کہ ہر مسیحی اُس پر ایمان لائے اور اُس کے حکم پر عمل کرے۔

28:19

<u>سوال 8:</u> <u>کیا دُنیا کے سارے مسیحی اُس کے شاگرد بنتے ہیں؟</u>

نوٹس۔ نہیں۔ پہلے یسوع کی زمینی زندگی کے دوران بہتیروں نے جو شاگرد کہلاتے تھے اُس کے پیچھے چلنا چھوڑ دیا تھا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اُس کی

تعلیمات بہت سخت ہیں (یوحنا 6:66)۔ ہر کوئی جو اپنے مُنہ سے یسوعؔ کے "خُداوند" ہونے کا اقرار کرتا ہے خُدا کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا کیونکہ یسوعؔ اُس کے ساتھ شخصی رشتہ نہیں رکھتا (اُس کو نہیں جانتا) اور کیونکہ خُدا کے کہنے پر عمل نہیں کرتا (مَتّی 7:21) اور شادی کی ضیافت کی تمثیل کے مطابق شادی کی ضیافت میں داخل ہونے والا ہر کوئی وہاں ٹھہرنے کے لائق نہیں ہوگا۔ جنہوں نے یسوعؔ مسیح کو نہیں پہنا اُن کو آخری عدالت کے دن نکال دیا جائے گا (مَتّی 22:11-14؛ رومیوں 13:14)۔

28:19

سوال 9: <u>کیا تمام مسیحی شاگرد بنانے میں شریک ہونگے؟</u>

نوٹس۔ ہاں، مَتّی 28 میں یسوعؔ اپنے بارہ شاگردوں کو یہ حکم دیتا ہے۔ اُن کو جا کر سب قوموں کو شاگرد بنانا ہے۔ اُن کو یہ تعلیم دے کر شاگرد بنانا ہے کہ یسوعؔ مسیح کے سب حکموں پر عمل کریں۔ نئے شاگردوں کو جن حکموں پر عمل کرنا ہے اُن میں سے ایک حکم ہے کہ "جاؤ اور سب قوموں کو شاگرد بناؤ"۔ چنانچہ، شاگرد بنانے کا حکم دُنیا کے سب مسیحیوں کے لئے ہے۔ ہر مسیحی کو چاہئے کہ پہلے خود شاگرد بنے اور پھر دوسرے لوگوں کو شاگرد بننے میں مدد دے۔ یہ حکم کسی خاص مقامی جماعت سے بھی آگے جاتا ہے۔ ہر ایک جماعت کو چاہئے کہ دوسری جگہوں پر شاگرد بنائے اور ہر مسیحی کو چاہئے کہ دوسروں کو شاگرد بننے میں مدد دینے میں شریک ہو۔

28:20

سوال 10: <u>شاگرد بنانے والوں کے ساتھ یسوعؔ مسیح کیا وعدہ کرتا ہے؟</u>

نوٹس۔ یسوعؔ مسیح کا وعدہ ہے کہ "اور دیکھو! میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تُمہارے ساتھ ہوں"۔ لفظ "دیکھو" کی بہتر ترجمانی ہے "یاد رکھو"۔ یسوعؔ مسیح اپنے شاگردوں پر زور دیتا ہے کہ وہ ہر روز اُس کے وعدہ کو یاد رکھیں۔ لفظ "ہمیشہ" درحقیقت کہتا ہے "ہر روز"۔ اِس کا مطلب ہے کہ یسوعؔ اپنے شاگردوں سے دن اور رات ہر لمحہ ساتھ رہنے کا وعدہ کرتا ہے۔ زور ہے یکے بعد دیگرے آنے والے دن پر۔ ہر دن کی اپنی آزمائشیں اور مُشکلات ہوتی ہیں لیکن یہ ایک یقین دہانی ہے کہ یسوعؔ مسیح ہر دن اپنے شاگردوں کے ساتھ رہے گا۔ یہ سلسلہ اُس کی دوسری آمد تک جاری رہے گا جب وہ اِس دور کو ختم کریگا اور نئے آسمان اور نئی زمین کے دور کا آغاز کریگا۔ یسوعؔ مسیح اپنے شاگردوں سے وعدہ کرتا ہے کہ تب وہ اپنی ساری محبت، حکمت اور قُدرت سے ان کے ساتھ رہیگا۔ یسوعؔ مسیح کی محبت کی بدولت شاگرد اُن لوگوں سے محبت کر سکتے ہیں جو نفرت کی وجہ سے تباہ حال ہیں۔ یسوعؔ مسیح کی حکمت کے ساتھ شاگرد پیچیدہ دُنیا میں دانش مند اور اصولی فیصلے کر سکتے ہیں۔ یسوعؔ مسیح کی قُدرت کے ساتھ شاگرد اِس جہان کی بدی اور شیطان کی فوجوں پر غالب آ سکتے ہیں۔

28:18-20

سوال 11: <u>پس کلیسیا کی مشنری ذمہ داری کیا ہے؟</u>

نوٹس۔ کلیسیا کی مشنری ذمہ داری مَتّی 28:18-20 میں دی گئی ہے۔ ہر کلیسیا کو چاہئے کہ جو مختلف زبانیں، رسوم، کام یا معاشرتی معیار رکھتے ہیں اُن کے پاس جائیں اور اُن کو یسوعؔ مسیح کے شاگرد بنائیں۔ یہ مشنری ذمہ داری ممکن ہے کیونکہ یسوعؔ مسیح اپنے کُل اختیار کے ساتھ موجود ہے۔

قدم نمبر 4۔ **عمل** **اطلاقات**

غور کریں ۔اس عبارت میں سے کونسی سچائیاں مسیحیوں کیلئے ممکنہ عمل کا اطلاق ہے؟

بیان اور قلم بند کریں۔ آیئے ہم ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کر کے متی 20-28:18 سے ممکنہ عمل کے اطلاق کی فہرست تحریر کریں۔

غور کریں ۔کون کونسی ممکن سچائی ہیں جو خُدا چاہتا ہے کہ آپ کے شخصی اطلاقات بن جائیں؟

قلم بند کریں ۔شخصی اطلاق کو اپنی نوٹ بک میں لکھ لیں اور اسکو بیان کرنے میں آزادی محسوس کریں۔

(یاد رہے کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف سچائیوں پر عمل کریں گے یا ایک ہی سچ پر مختلف عمل کریں گے۔ممکن اطلاقات کی فہرست درج ذیل ہے)۔

1۔ متی 20-28:18 سے ممکنہ عمل کے اطلاقات کی کچھ مثالیں

28:18 دوسرے لوگوں یا مُشکل حالات سے ہرگز نہ گھبرائیں کیونکہ زمین کا کُل اختیار یسوع کے پاس ہے۔

28:18 یقین رکھیں کہ آپ وہ ذمہ داری پوری کر سکتے ہیں جو یسوع مسیح نے آپ کو سونپی ہے کیونکہ کُل اختیار اُسی کے پاس ہے۔

28:19 پہلا قدم اُٹھائیں اور شاگرد بنانے کیلئے وہاں جائیں جہاں لوگوں نے کبھی انجیل نہیں سُنی۔

28:19 نئے مسیحیوں کو بائبل کی اہم سچائیوں کی اُن باتوں پر عمل کرنے کی تعلیم دیں جس کا حکم یسوع مسیح نے دیا ہے۔

28:20 یاد رکھیں کہ یسوع مسیح اپنی حکمت اور قُدرت کے ساتھ ہر روز آپ کے ہمراہ ہے۔

2۔ شخصی اطلاقات کی مثالیں

a۔ مَیں پہل کر کے اپنے شہر کے اُن لوگوں کے پاس جانا چاہتا ہوں جنہوں نے کبھی انجیل نہیں سُنی۔مَیں اُن کو انجیل سُنانا اور سکھانا چاہتا ہوں۔ مَیں اُن کو یسوع مسیح کے شاگرد بنانا چاہتا ہوں۔

b۔ مَیں مسیحیوں کو یسوع مسیح کی تعلیمات پر عمل کرنے کی تعلیم جاری رکھنا چاہتا ہوں۔ہم میں سے کچھ لوگ ہر ہفتہ نوجوان مسیحیوں کو انجیل کی منادی اور تعلیم کے لئے اُن لوگوں میں لے کر جائیں جنہوں نے پہلے کبھی انجیل نہیں سُنی۔ہمارے ساتھ مل مسیح کی تعلیم پر عمل کرنا سیکھیں گے۔

قدم نمبر 5۔ **دعا** **جواب**

آیئے ہم باری باری اُس ایک سچائی کے بارے میں دُعا کریں جو ہم نے متی 19-28:18 سے سیکھی ہے(بائبل کی تعلیم کے دوران جو سیکھا ہے اُسکے لئے دُعا کریں۔ایک یا دو جملوں میں دُعا کرنے کی مشق کریں، یاد رہے کہ گروپ کا ہر فرد مختلف چیزوں کیلئے دُعا کرے گا ضروری نہیں کی ایک چیز کے بارے میں)۔

5۔	دُعا (8منٹ)	شفاعت

دو دو یا تین تین ہو کر جماعت میں دُعا جاری رکھیں، ایکدوسرے اور دُنیا کے لوگوں کیلئے بھی دُعا کریں۔

6۔	گھر پر تیاری کرنے کا کام (2 منٹ)	اگلے سبق کیلئے

(گروپ کے راہنما گروپ کے ممبروں کو گھر پر تیاری کرنے کے لئے کام ایک صفحے پر لکھ کر دیں یا انکو خود نقل کرنے کے لئے دیں)۔

1: عہد، شاگرد بنانے کا عہد کریں۔

گروپ یا کسی ایک فرد کے ساتھ، متی 28:18-20 کا مطالعہ کریں۔ منادی کریں، تعلیم دیں یا مطالعہ کریں۔

2: خدا کے ساتھ ذاتی وقت گزارنا، خروج 29:10-7:14 کے ذریعے خدا کیساتھ ذاتی وقت بتائیں۔

سوالات کے طریقہ کو استعمال کریں، نوٹس بنائیں۔

3: یاد دہانی، گناہ کا کفارہ: رومیوں 5:8۔ روزانہ پچھلی یاد کی ہوئی 5 آیتوں کو دوہرائیں۔

4: دُعا، کسی خاص بندے یا چیز کے لئے خُدا سے اس ہفتہ دعا کریں، اور پھر دیکھیں کہ خدا کیا کرتا ہے، جواب دیتا ہے (زبور 5:3)۔

5: اپنی نوٹ بک کو اپ ڈیٹ کریں، نوٹ بک کو شاگرد بنانے کے سلسلے میں اپ ڈیٹ کریں، خُدا کے ساتھ اپنے شخصی وقت، یاد دہانی کے نوٹس بائبل سٹڈی اور اس تیاری کو بھی شامل کریں۔

سبق نمبر 31

1۔	دُعا	

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق کیلئے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

2۔	عبادت (20 منٹ)	خدا رہائی دینے والا ہے

موضوع: خدا رہائی دینے وال ہے

پڑھیں۔ تواریخ 23: 1-20۔

1۔ ماضی کی تاریخ میں خُداوند نے اپنے لوگوں کو کس طرح رہائی دِلائی؟

مختصر بیان کریں کہ خُداوند نے دُشمن کے بڑے حملے سے اپنے لوگوں کو کس طرح رہائی دِلائی۔

تین خاص باتیں:

- جب حملہ ہُوا تو وہ خُداوند کی مدد مانگنے کے لئے جمع ہُوئے (آیت 4)۔
- خُداوند کے اور ایک دوسرے کے سامنے اِقرار کریں کہ آپ میں حملہ آوروں کا سامنا کرنے کی قوت نہیں ہے (آیت 12)۔
- اپنے حملہ آوروں سے نہ لڑائی کریں اور نہ خوف زدہ یا مایوس ہوں۔ اعتقاد رکھیں کہ خُداوند آپ کی خاطر لڑیگا اور آپ رہائی پائیں گے جو خُداوند آپ کو دیتا ہے۔

2۔ آج خُداوند کس طرح رہائی دیتا ہے؟

لوگوں کو مختصر بیان کرنے کا موقع دیں کہ ماضی میں خُداوند نے اُن کو کس طرح رہائی بخشی۔

گروپ لیڈر، خُدا کی رہائی دینے والی خوبی میں اُس کی حمد کریں۔ تین تین لوگوں کی جماعت میں پرستش کریں۔

3۔	بیان کریں (20 منٹ)	خروج

آپ نے خُدا کے ساتھ شخصی وقت کے دوران بائبل کی دی ہُوئی عبارت خروج 7:14-10:29 میں سے جو کچھ سیکھا ہے اُسے مختصر بیان کریں۔

بیان کرنے والے شخص کو سنجیدگی سے سنیں اور قبول کریں، جو کچھ وہ بولتا ہے اُس کے بارے بحث نہ کریں۔

4۔	تعلیم (70 منٹ) [دُعا]	بائبل کو استعمال کرتے ہُوئے دُعا کریں

تعلیم۔ بائبل کی باتوں کو پڑھنا یا سننا، خُدا کی سُننے اور اُس سے بولنے کا ایک راستہ ہے اور دُعا ایک راستہ ہے جب آپ بولتے ہیں تو وہ سنتا ہے۔ اپنی دُعاؤں میں بائبل کو استعمال کرنا سیکھیں۔ اس میں دُعائیں بھی شامل ہیں جو آپ خُدا سے کر سکتے ہیں۔

A- تحریک: اپنی دُعاؤں میں بائبل کو اِستعمال کرنا

1- بائبل کے لوگوں کے تجربات آپ کے تجربات سے ملتے جُلتے ہیں

پڑھیں اعمال 4:18-31۔

بائبل کی آیات جو اُن مسیحیوں نے اِستعمال کیں وہ اُن کی موجودہ حالت سے کس طرح تعلق رکھتی ہیں؟

نوٹس۔ رسولوں کو تازہ تجربہ ہُوا تھا کہ یہودی سرداروں نے یسوع مسیح کو خُدا کے دیئے ہُوئے مشن کو روکنے کی ناکام کوشش کس طرح کی تھی (لوقا 22:47-71)۔ اُن کو تجربہ ہُوا کہ کس طرح رومی قوم نے یسوع مسیح (خُدا کے مسوح) کے خلاف غُصہ نکالا اور اُس کو صلیب پر چڑھا دیا (لوقا 23:1-56)۔ اُنہوں نے دیکھا کہ کس طرح یہودی بادشاہ ہیرودیس اور رومی گورنر پطلس یسوع مسیح کے خلاف آپس میں دوست بن گئے تھے (لوقا 23:12)۔ رسولوں کو پکڑا اور قید کیا گیا اور ایک جھوٹے مقدمہ میں اُن کو مسیح کے نام کی منادی اور تعلیم دینے سے منع کیا گیا (اعمال 4:1-22)۔ یہودی سرداروں کی اِن تمام دھمکیوں کا مقصد مسیحیوں کو ڈرا کر خاموش کرانا تھا۔ چنانچہ مسیحیوں کے لئے یہ دھمکیاں دُعا کرنے اور بولنے کی جُرأت میں اضافہ کرنا کہلاتی تھیں۔ پس، مسیحی خُدا سے دُعا کرنے اور انجیل کی منادی میں بڑی بہادری مانگتے تھے۔ وہ اپنی دُعاؤں میں بائبل میں تحریر کردہ الفاظ کو استعمال کرتے تھے (زبور 2:1-2)۔

2- بائبل میں خُدا کی مرضی کو جاننا اُس بات کے لئے دلیری بخشتا ہے کہ جس کے واسطے دُعا کرنی ہو۔

پڑھیں 1-یوحنا 5:14۔

تعلیم۔ ابتدائی مسیحیوں کے نقشِ قدم پر چلیں اور اپنی دُعاؤں میں بائبل کے الفاظ کو استعمال کریں۔

اپنی دُعاؤں میں بائبل کو استعمال کرنے کے دو بڑے فائدے ہیں:

آپ کو معلوم ہوگا کہ کس بات کے لئے دُعا کرنی ہے۔

خاص کر جب آپ ابھی نوجوان مسیحی ہیں آپ اکثر نہیں جانتے کہ کس بات کے واسطے دُعا کرنی ہے۔ لیکن اب بائبل کو کھولنے سے آپکو بہت سی آیات مل جائیں گی جن کو آپ اپنی دُعاؤں میں استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ بائبل سے اُنہی باتوں کے متعلق دُعا کریں گے جن کے متعلق بائبل بول رہی ہے۔

آپ دلیری کے ساتھ خُدا کی مرضی کے مطابق دُعا کریں گے۔

جب آپ اپنی دُعاؤں میں بائبل کی تعلیمات اور وعدے وغیرہ استعمال کریں گے تو آپ اکثر خُدا کی پسندیدہ باتوں کے لئے دُعا کریں گے۔ خُدا نے بائبل میں اپنی مرضی ظاہر کر رکھی ہے اور جب آپ دُعا میں بائبل کی باتوں کو اِستعمال کریں گے تو آپ بڑی آسانی کے ساتھ خُدا کی مرضی کے مطابق دُعا کریں گے نہ کہ اپنی مرضی کے مطابق۔ یہ آپ کو اپنی دُعاؤں میں بڑی دلیری دے گا کہ خُدا آپ کی دُعاؤں کو سنتا ہے۔

B- طریقہ کار: اپنی دُعاؤں میں بائبل کے الفاظ اِستعمال کرنا

تعلیم۔ اپنی دُعاؤں میں بائبل کو اِستعمال کرنے کے چار بڑے خاص طریقے ہیں:

1۔ خُدا کے ساتھ اپنے شخصی وقت کے دوران بائبل کو اِستعمال کرنا

آپ بائبل کی ایک آیت پڑھ کر اُس میں سے پسندیدہ سچائیوں کو چُن سکتے ہیں اور ان سچائیوں پر غور وخوض کر سکتے ہیں۔ آخر کار ان سچائیوں کو اپنی دُعا میں اِستعمال کر سکتے ہیں۔ اُس سچائی کے متعلق اپنے خیالات سے خُدا کو واپس جواب دینے کے لئے دُعا کریں۔ جب آپ کسی دوست کے ساتھ مل کر دُعا کرتے ہیں تو آپ اپنے دوست کے لئے بھی اُس سچائی سے دُعا کر سکتے ہیں۔

2۔ بائبل کے مطالعہ کے دوران دُعا میں بائبل کو اِستعمال کرنا

آپ بائبل کی کسی عبارت کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ آخر اس دن بائبل میں سے خُدا نے جو کچھ آپ کو سکھایا ہے خُدا کو اس کے جواب میں اہم سچائیوں سے دُعا کریں۔

3۔ اپنی شخصی دُعا کے وقت بائبل کو اِستعمال کرنا

جب آپ اکیلے دُعا کرتے ہیں تو بائبل کی ایک عبارت کو پڑھ کر سچائیوں کو سمجھنے کی کوشش کر سکتے ہیں اور آخر میں ہر عبارت سے آیت بہ آیت سچائیوں کی دُعا واپس خُدا کو جواب کے طور پر کر سکتے ہیں۔ اپنے خیالات، احساسات اور درخواستیں خُدا کو پیش کرنے کے لئے بائبل کے مصنف کے خیالات، احساسات اور درخواستوں کو اِستعمال کریں۔

4۔ اپنی اِجتماعی دُعا کے دوران بائبل کو اِستعمال کرنا

جب آپ مسیحیوں کی جماعت کے ساتھ مل کر دُعا کرتے ہیں تو بائبل کی ایک عبارت پڑھ سکتے ہیں۔ سچائیوں کو سمجھنے کی کوشش کر سکتے ہیں اور آخر میں آیت کی سچائی سے واپس خُدا کو جواب کے طور پر دُعا کر سکتے ہیں۔

جماعت کو دو دو لوگوں میں تقسیم کر دیں۔ دو دو لوگوں کی ہر جماعت بائبل کی عبارت کی سچائیوں سے آیت بہ آیت خُدا کو جواب کے طور پر دُعا کرے۔ ایک وقت میں ایک آیت کی سچائیوں کے متعلق باری باری دُعا کریں۔ مثال کے طور پر، پہلا شخص ایک آیت کی سچائیوں کے متعلق مختصر دُعا کرتا ہے اور دوسرا شخص دوسری آیت کی سچائیوں کے متعلق مختصر دُعا کرے۔ یہ طریقہ اچھا ہے کیونکہ تمام نئے مسیحی جان سکتے ہیں کہ کیا دُعا کرنی ہے اور جماعت میں ہر کسی کو دُعا کے کئی مواقع ملیں گے۔ عام طور پر بڑی جماعت میں دُعا کرنے کی نسبت کسی ایک شخص کے ساتھ دُعا کرنا آسان ہوتا ہے۔

C- اپنی دُعاؤں میں بائبل کی دُعاؤں کو اِستعمال کرنے کی مثالیں

زبور کی کتاب بہت سی دُعاؤں پر مشتمل ہے۔ لوگ بڑی تین جماعتوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں۔ اوّل، اپنی شخصی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خُدا سے دُعائیں کرنا۔ دوم، خُدا کے ساتھ رشتہ کو بحال یا گہرا کرنے کے لئے دُعا کرنا۔ سوم، دوسرے لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دُعا کرنا۔

1- اپنی شخصی ضروریات کے لئے خُدا سے دُعا کرنا۔

بائبل کے مصنفین میری اور آپ کی طرح عام انسان تھے۔ بعض اوقات وہ خُدا سے بہت دُوری محسوس کرتے تھے اور اگلے وقت وہ خُدا سے قُربت محسوس کرتے تھے۔ بعض اوقات وہ اپنے گناہوں کے متعلق پشیمان ہوتے تھے اور اگلے وقت میں وہ دوسرے لوگوں کی بدی کے باعث غمگین ہوتے تھے۔ بعض اوقات وہ دُعا کرتے تھے کہ خُدا اُن کی راہنمائی کرے اور اگلے وقت میں وہ دُعا کرتے تھے کہ خُدا اُن کی زندگیوں کو بدل دے۔ آیئے ہم اُن میں سے چند دُعاؤں پر غور کریں جو آپ اپنے لئے کر سکتے ہیں۔

جب آپ بائبل کی ان دُعاؤں کو استعمال کرتے ہیں تو اپنے خیالات اور احساسات کو ظاہر کرنے کے لئے مصنفین کے خیالات اور احساسات کو استعمال کریں۔

خلاصہ۔ مندرجہ ذیل 6 دُعاؤں کا خلاصہ سفید یا سیاہ بورڈ پر صرف نام اور بائبل کے حوالہ جات لکھنے سے پیش کریں۔

ہر دُعا کی بالکل مختصر وضاحت کریں۔ جماعت کو دو دو یا تین تین کی چھوٹی جماعتوں میں تقسیم کریں۔ تبدیلی کی دُعا کرنے کیلئے زبور 15 کو استعمال کریں۔ خُدا کو واپس جواب کے طور پر باری باری ایک یا دو آیات سے دُعا کریں۔

a- چھوڑے جانے کی صورت میں دُعا۔ زبور 77:7-9؛ (زبور 13:1-3)۔

سوال۔ مسیحی کس طرح محسوس کر سکتے ہیں کہ ان کو فراموش کیا گیا ہے؟

تعلیم، جب آپ کو خُدا کی طرف سے چھوڑے جانے کا احساس ہو تو دُعا کریں کہ آپ کو نہ چھوڑا جائے۔ بائبل کی اس دُعا کو اپنے چھوڑے جانے اور رد کئے جانے کے دُکھ کا احساس ظاہر کرنے کے لئے کریں۔ خُدا مناسب وقت پر دوبارہ آپ کے قریب آ جائے گا۔

b- تکلیف کی حالت میں دُعا۔ زبور 29-4,9-31:2۔

سوال۔ مسیحی کس طرح تکالیف کا تجربہ کر سکتے ہیں۔

تعلیم۔ جب آپ کا سامنا کسی ستانے والے دُشمن یا کسی مُشکل صورتِ حال سے ہوتا ہے جس میں آپ مبتلا ہوتے ہیں تو تکلف سے رہائی کی دُعا کیجئے۔ بائبل کی اس دُعا کو اپنے خیالات، خوف اور احساسات کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کریں۔ یاد رکھیں، آپ کے حالات بھی خُدا کے ہاتھ میں ہیں۔ آپ بھی بعد میں مصنف کے ساتھ کہیں گے "آہ تُو نے اپنے ڈرنے والوں کے لئے کیسی بڑی نعمت رکھ چھوڑی ہے۔ جسے تُو نے بنی آدم کے سامنے اپنے توکل کرنے والوں کے لئے تیار کیا۔ تُو اُن کو انسان کی بندشوں سے اپنی حضوری کے پردہ میں چھپائیگا۔ تُو ان کو زبان کے جھگڑوں سے شامیانہ میں پوشیدہ رکھیگا" (آیات 20-19)۔

c- ایک امتحان کی دُعا۔ زبور 24-7,23-139:1۔

سوال۔ امتحان کی دُعا کرنا کیوں اہم ہے؟

تعلیم۔ جب آپ کو معلوم یا محسوس ہو جائے کہ آپ کی زندگی ٹھیک نہیں ہے تو ایک امتحان کی دُعا کریں۔ بائبل کی اس دُعا کو خُدا سے درخواست کے لئے

استعمال کریں کہ آپ کے گہرے احساسات کو پرکھنے کے لئے آپ کی پوشیدہ رغبتوں کو تلاش کرے۔ خُدا سے دُعا کریں کہ آپ کے خوف، تکالیف اور آپ کے نفرت انگیز رویے سے پردہ اُٹھائے۔ خُدا پہلے سے جانتا ہے کہ آپ کے دِل اور دماغ میں کیا چھپا ہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اُس سے درخواست کی جائے کہ آپ کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کرے۔ یسوعؔ نے کہا ''سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تمکو آزاد کریگی'' (یوحنا 8:32)۔ آپ کے تاریک پہلو سے متعلقہ سچائی بھی آپ کو آزاد کرسکتی ہے۔

-d ایک تبدیلی کی دُعا۔ زبور 5-15:1۔

سوال۔ مسیحیوں کو کون سے علاقے بار بار چھوڑنے چاہئیں؟

تعلیم۔ جب آپ اپنی سرکش روش پر چلتے چلتے تھک جائیں تو خود کو سپرد کرنے کی دُعا کریں۔ بائبل کی اس دُعا کو آپ اپنی سرکش روش کو ترک کرنے کے لئے خُدا کے چُنے ہُوئے راستہ پر چلنے کی خواہش کو ظاہر کرنے میں استعمال کریں۔ اپنی راہوں کو خُدا کی راہوں کے تابع کردیں۔ پھر آپ بھی وہ تجربہ کر سکیں گے جو تجربہ آیات 12 اور 14 میں مُصنف نے کیا یعنی ''خُداوند اُس کو اُسی راہ کی تعلیم دیگا جو اُسے پسند ہے''۔ اور ''خُداوند کے راہ کو وہی جانتے ہیں جو اُس سے ڈرتے ہیں''۔

اور آپ آیت 15 کے الفاظ کی کاملیت کے ساتھ بھی دُعا کریں گے ''میری آنکھیں ہمیشہ خُداوند کی طرف لگی رہتی ہیں کیونکہ وہی میرا پاؤں دام سے چھُڑائیگا'' خُدا کی راہ کے سپرد ہونا آپ کو خُدا کی محبت اور وفاداری کا تجربہ کرنے میں راہنمائی کریگا۔

-e تبدیلی کے لئے دُعا (زبور 5-15:1)۔

سوال۔ مسیحی کِس قسم کی تبدیلی کے لئے دُعا کریں؟

تعلیم۔ جب تبدیل اور بےعیب ہونا چاہتے ہیں تو تبدیلی کی دُعا کریں۔ بائبل کی اس دُعا کو خُدا کی حضوری میں بےعیب زندگی گذارنے کی خواہش ظاہر کرنے کے لئے استعمال کریں۔ اس مُصنف کے ساتھ مل کر سچ بولنے، نیکی کرنے اور بدی سے نفرت کرنے پر اپنے یقین کو ظاہر کریں۔ ایسے علاقہ بھی ہوسکتے ہیں جن میں آپ تبدیلی چاہتے ہوں، پھر خُدا سے ان چیزوں کے لئے دُعا کریں۔ خُدا سے دُعا کریں کہ آپ کو تبدیل کرے تو وہ آپ کو بدل دیگا۔ جو فرشتہ خُدا کی حضوری میں کھڑا رہتا ہے اُس نے کہا ''خُدا کے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں (لوقا 1:37)۔

-f راہنمائی کے لئے دُعا۔

سوال۔ مسیحیوں کو کِس کِس علاقوں میں راہنمائی کی ضرورت ہے؟

تعلیم۔ جب آپ کو اپنی زندگی کی راہ یا مُشکل اوقات میں راہنمائی کی ضرورت ہو کہ کیا کرنا ہے تو راہنمائی کے لئے دُعا کریں۔ بائبل کی اس دُعا کو اپنی خواہش کے اظہار کے واسطے استعمال کریں کہ خُدا آپ سے کیا چاہتا ہے۔ پھر آپ بھی اُس کا تجربہ کریں گے جو خُدا نے زبور 32:8 میں فرمایا ''میں تجھے تعلیم دُونگا اور جس راہ پر تجھے چلنا ہوگا تجھے بتاؤنگا۔ میں تجھے صلاح دُونگا۔ میری نظر تجھ پر ہوگی''۔

-2 خُدا کے ساتھ رِشتہ کو بحال یا گہرا کرنے کے متعلق دُعا۔

بائبل کے مصنفین بھی اِنسان تھے جنہوں نے خُدا کے ساتھ اپنے شخصی تعلق میں ترقی کی اور بعض اوقات خُدا کے ساتھ اپنے تعلق میں جدوجہد کرتے تھے۔ بعض اوقات وہ اپنی زندگی میں گناہ کی وجہ سے احساسِ جُرم رکھتے اور شرم محسوس کرتے تھے اور اُن کو خُدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرنے کی ضرورت

ہوتی تھی۔ بعض اوقات وہ خُدا کی حقیقت، حضوری یا قُربت کا تجربہ نہیں کرتے تھے۔ پھر اُن کو گرمجوشی سے خُدا کے دیدار کے طالب ہونے کی ضرورت ہوتی تھی۔ اگلے وقت میں وہ خُدا کے کئے ہوئے کام کا شکر ادا کرنا، اُس کی حمد کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کون ہے یا اپنے آپ کو خُدا کے واسطے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ بائبل کی ان چند ایک دُعاؤں پر غور کریں جس کو آپ خُدا کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرتے وقت استعمال کر سکتے ہیں۔

خلاصہ۔ ایک سفید یا سیاہ بورڈ پر صرف نام اور بائبل کے حوالہ جات لکھ کر مندرجہ ذیل 5 دُعاؤں کا خلاصہ بیان کریں۔ ہر دُعا کی مختصر وضاحت کریں۔ جماعت کو دو دو یا تین تین کی جماعتوں میں تقسیم کر دیں۔ زبور 103:2-5,8-14 حمد کی دُعا کے لئے استعمال کریں۔ خُدا کو واپس جواب دینے کے لئے باری باری ایک یا دو آیات سے دُعا کریں۔

a- اعتراف کی دُعا۔ زبور 51:1-12

سوال۔ مسیحیوں کے واسطے گناہوں کا اعتراف کیوں اہم ہے؟

تعلیم۔ جب آپ کو معلوم ہو کہ آپ نے خُدا کے خلاف، کسی دوسرے کے خلاف یا اپنے آپ کے خلاف گناہ کیا ہے یا جب آپ کے گناہ آپ پر غالب آ جائیں تو اعتراف کی دُعا کریں۔ بائبل کی اس دُعا کو اپنے احساسِ جُرم اور گناہ کے اظہار، معافی مانگنے اور پاکیزگی اور نئے پن کی درخواست کے لئے استعمال کریں۔ کوئی بھی چیز گناہ کی طرح آپ کو احساسِ جُرم یا شرم نہیں دِلا سکتی ہے۔ کوئی بھی چیز گناہ کی طرح آپ کو نا اُمیدی کے طور پر خُدا سے فراموش کئے جانے کا احساس نہیں دِلا سکتی۔ کوئی بھی چیز گناہ سے زیادہ آپ کو برباد نہیں کر سکتی۔ چنانچہ، دیر مت کیجئے! بلکہ اعتراف کی دُعا کیجئے۔ پھر آپ بھی آیت 17 کا تجربہ کریں گے کہ "اے خُدا تُو شکستہ اور خستہ دِل کو حقیر نہ جانیگا"۔

b- خُدا کی حضوری کے لئے دُعا۔ زبور 16:1-11

سوال۔ مسیحی اپنی زندگیوں میں خُدا کی حضوری سے باخبر کس طرح ہو سکتے ہیں؟

تعلیم۔ جب آپ خُدا کی حقیقت کا تجربہ کرتے یا اُس کی حضوری کو محسوس کرتے یا اُس کی قُربت کو محسوس نہیں تو خُدا کی حضوری کے عمل میں آنے کے لئے دُعا کریں۔ بائبل کی اِس دُعا کو یُوں استعمال کریں:

- اِس سچائی پر غور کریں کہ خُدا سے جُدا ہو کر آپ کے پاس کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔
- آپ جو کچھ بھی کرتے ہیں اُس میں خُداوند کو اپنے سامنے رکھنے کی مشق کریں اور
- خُدا کی حضوری میں سوچ سمجھ کر داخل ہوں۔

کیونکہ ہم اِنسان خاکی ہیں روحانی نہیں۔ ہمیں خُدا کی حضوری کی مشق بار بار کرنے کی ضرورت ہے۔ زبور 16:2 اور 8 کو یاد کریں اور جب بھی محسوس کریں کہ خُدا کے ساتھ آپ کا رابطہ منقطع ہو گیا ہے تو یہ دُعا کریں۔ پھر آپ آیت 11 کا تجربہ بھی کریں گے۔ خُدا آپ کو زندگی کی راہ بتائیگا۔ وہ اپنی حضوری میں آپ کو خوشی سے بھر دیگا۔

c- اِنسان کو خُدا کی کِن کِن باتوں کے لئے اُس کی حمد کرنی چاہئے؟

سوال۔ جب اُن تمام اچھے کاموں کو یاد کرتے ہیں جو خُدا نے آپ کے واسطے کئے ہیں اور آپ خُدا کی تمام تر خوبیوں کے بارے سوچتے ہیں تو حمد کی دُعا کریں۔ بائبل اِس دُعا کو خُدا کے کردار اور اُسکے حیرت انگیز کام جو اُس نے کئے ہیں کی حمد کے لئے استعمال کریں۔ اپنی دُعا یا گیت میں خُدا کی تعظیم کا

اظہار کریں۔

لوگوں کو بتائیں کہ خُدا کون ہے اور خُدا سے ڈرنے والوں کے فوائد کی تعریف کریں۔ آپ جتنا زیادہ بائبل پڑھیں گے اُسی قدر خُدا سے واقف ہوتے جائیں گے۔ آپ خُدا کو جتنا اچھی طرح جانیں گے اُسی قدر اُس کی حمد کریں گے۔

d- شکر گذاری کی دُعا۔ زبور 107:4-8

سوال۔ مسیحیوں کو کس کن چیزوں کے لئے خُدا کی شکر گذاری کرنی چاہیے؟

تعلیم۔ جب آپکو خُدا کی تمام رحمتوں اور مہربانیوں کے لئے ''تیرا شکر ہو'' کہنا چاہیے تو آپ شکر گذاری کی دُعا کر سکتے ہیں۔ بائبل کی یہ دُعا خُدا کا شکر ادا کرنے میں آپ کی مدد کریگی۔ آپ وہ سب چیزیں شامل کر سکتے ہیں جن کے لئے خُدا کا خصوصی شکر ادا کرنا چاہتے ہیں۔

e- نذر کی دُعا۔ زبور 101:1-4

سوال۔ مسیحی کون سی چیزوں کو نذر کر سکتے ہیں؟

تعلیم۔ جب آپ خُدا کو اپنا آپ نذر کرنے کی خواہش رکھتے ہیں تو نذر کی دُعا کریں۔ بائبل کی اس دُعا کو اپنی بے عیب زندگی کے عہد کا اظہار کرنے کے لئے استعمال کریں۔ آپ دُعا میں خُدا سے یہ بھی کہہ سکتے ہیں ''میں کسی خباثت کو مدِنظر نہیں رکھونگا'' اور ''مجھے کج رفتاروں کے کام سے نفرت ہے''۔

3- دوسرے لوگوں کی حاجت روائی کے لئے دُعائیں۔

بائبل کے مصنفین بعض اوقات دوسروں کے لئے برکت کی دُعا کرتے تھے اور بعض اوقات وہ اپنے دُشمنوں کے واسطے خُدا کی طرف سے سزا مانگتے تھے۔ نئے عہد نامہ میں بھی حیرت انگیز دُعائیں ہیں جن کو آپ دوسروں کی شفاعت کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ آئیے ہم چند دُعاؤں پر غور کریں جن کو آپ دوسروں کے واسطے استعمال کر سکتے ہیں۔

خلاصہ۔ سفید یا سیاہ بورڈ پر صرف نام یا بائبل کا حوالہ لکھ کر مندرجہ ذیل تین دُعاؤں کا خلاصہ بیان کریں۔

تعلیم۔ ہر دُعا کی مختصر وضاحت کریں۔ جماعت کو دو دو یا تین تین کی چھوٹی جماعتوں میں تقسیم کریں۔ برکت کی دُعا کے لئے زبور 5-1 :20 کو استعمال کریں۔ خُدا کو واپس جواب دینے کے لئے باری باری ایک یا دو آیات سے دُعا کریں۔

a- برکت کی دُعا۔ زبور 20:1-7

سوال۔ مسیحی دوسروں کو برکت دینا چاہیں تو آپ برکت کی دُعا کر سکتے ہیں؟

تعلیم۔ دوسروں کو برکت دینے کے لئے بائبل کی دُعا استعمال کریں۔ ان برکات کی جڑیں بلاشبہ خُدا پر بھروسہ رکھنے میں ہیں۔ آیت 7 میں ہم پڑھتے ہیں ''کسی کو رتھوں کا اور کسی کو گھوڑوں کا بھروسہ ہے پر ہم تو خُداوند اپنے خُدا کا نام لیں گے''۔ اطلاق یہ ہے کہ ان برکات کے حاصل کرنے والے بھی خُدا پر ایمان رکھنے والے ہوں۔ اُن کو اُمید رکھنی چاہیے کہ خُدا اُن کی درخواستوں کا جواب دیگا اور اُن کے منصوبے کامیاب بنائے گا۔

b- سزا کو بلانے کی دُعا۔ زبور 55:9؛ زبور 94:1-2,5-11 اور لُوقا 6:27-28۔

سوال۔ کیا مسیحی دوسرے لوگوں کو سزا دلوا سکتے ہیں؟

تعلیم۔ جب آپ کمزوروں اور دبے ہوئے لوگوں سے بے انصافی ہوتے ہوئے دیکھیں تو آپ بائبل کی دُعا کو بدکار لوگوں کی بے انصافی، لوگوں کی بد اخلاقی اور بااختیار لوگوں کے دباو پر اپنی ناراضگی کے اظہار کے لئے دُعا کر سکتے ہیں۔

جب آپ پڑھیں کہ زمین کے مغرور اور خود غرض حکمران کس طرح غریب اور کمزور لوگوں کو مار رہے ہیں۔ منشیات فروش کس طرح بے خبر بچوں میں اپنا زہر پھیلا رہے ہیں۔ بدمعاش لوگ کس طرح کاروباری لوگوں کو گولی کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ جنگجو حکمران کس طرح ایک کے بعد دوسرے ملک پر جنگ مسلط کر رہے ہیں تو پھر آپ کو دُعا کرنی چاہئے اور آپ اُن بدکار لوگوں کے خلاف بائبل کی ان دُعاؤں کو استعمال کر سکتے ہیں۔

مسیحیوں کا ایمان ہے کہ خُدا بادشاہ اور دُنیا کا مثالی حاکم ہے۔ نیکی اور بدی خُدا کے لئے بہت معنی خیز ہیں اور اس لئے فضل کی بجائے دُنیا میں سزا کا عمل ہونا چاہئے۔

تاہم، نئے عہد نامہ میں خُدا کے لوگوں نے پرانے عہد نامہ میں خُدا کے لوگوں سے زیادہ روشنی حاصل کی ہے۔ نئے عہد نامہ کی تعلیم کی روشنی میں مسیحی اپنے دُشمنوں پر لعنت نہیں کر سکتے اور نہ بدلہ لے سکتے ہیں۔ مسیحیوں کو شریروں کے واسطے دُعا کرنی چاہئے کہ وہ اپنی بدی سے باز آئیں اور خُدا سے رجوع ہوں اور خُدا کا فضل حاصل کریں۔ چنانچہ، اگر وہ توبہ سے انکار کرتے ہیں اور اپنی بدی کو جاری رکھتے ہیں تو پھر مسیحیوں کو دُعا کرنی چاہئے کہ خُدا مداخلت کرے اور اپنی عدالت کے ذریعے اُن کو روکے۔ لیکن ہرگز نہ بھولیں کہ عدالت کرنا صرف خُدا کا کام ہے (رومیوں 12:17-21)۔ مسیحی ہرگز دہشت گرد نہ بنیں اور ہرگز یہ نہ بھولیں کہ جس نے رحم نہ کیا اُس کی عدالت بھی رحمت کے بغیر کی جائے گی (یعقوب 2:13)۔

c- شفاعتی دُعا۔ کلسیوں 1:9-12

سوال۔ مسیحی لوگ دوسروں کے واسطے دُعا کرنے کے لئے کس قسم کی درخواستوں کا حوالہ دے سکتے ہیں؟

تعلیم۔ جب آپ دوسرے مسیحیوں کے واسطے دُعا کرتے ہیں تو بائبل کی اس دُعا کو اُن کے لئے خاص درخواستوں کے طور پر استعمال کریں۔ دُعا کریں کہ خُدا ساری حکمت اور فہم کے ذریعے اُن کو اپنی مرضی کے علم سے معمور کرے۔ یا دُعا کریں کہ وہ خُدا کے لائق زندگی بسر کریں، وہ ہر طرح سے خُدا کے پسندیدہ بن جائیں، وہ ہر نیک کام میں پھل لائیں، وہ برداشت یا صبر رکھیں، وہ ہر حال میں خُوشی سے خُدا کا شکر ادا کریں۔

خلاصہ۔ بائبل کی دُعا کو اپنی دُعاؤں میں استعمال کریں۔ زبور کی کتاب کی دُعاؤں اور نئے عہد نامہ میں یسوعؔ اور رسولوں کی دُعاؤں کو بھی اپنے خیالات اور احساسات کے اظہار کے لئے استعمال کریں۔ خُدا سے درخواست کرنے کے لئے بائبل کے مُصنفوں کی درخواستوں کو استعمال کریں۔

D- اپنی دُعاؤں میں بائبل کی تعلیمات کو استعمال کرنے کی مثالیں

بائبل کی دُعاؤں کے علاوہ آپ اپنی دُعاؤں میں بائبل کی تعلیمات، وعدے اور حکمت کو بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ بے شک آپ کو بائبل کی درست تفسیر

صرف بائبل کی تعلیم دینے سے پہلے ہی نہیں بلکہ اپنی دُعاؤں میں بائبل کے الفاظ استعمال کرنے سے پہلے بھی کرنی چاہئے۔

1- اپنی دُعاؤں میں خُدا کے کردار اور کاموں کے متعلق تعلیمات کو استعمال کریں۔

a- خُدا کی نگہبانی کے متعلق دُعا۔ زبور 23:1-6

تعلیم۔ یہ زبور بتاتا ہے کہ خُدا آپ کی نگہبانی ایسے کرتا ہے جیسے ایک چرواہا اپنی بھیڑوں کا خیال رکھتا ہے۔ اپنی دُعا میں اس زبور کو استعمال کریں۔ خُدا سے درخواست کریں کہ آپ کی نگہبانی کرے تاکہ جس کی آپ کو حقیقت میں ضرورت ہے اُس کی کمی نہ ہو، آپ کی خوراک اور آرام کا خیال رکھے، آپ کو سیدھی راہ پر لے چلے اور جب آپ کو بڑی سے بڑی مُشکل کا سامنا ہو تو آپ کی مدد کرے۔ درخواست کریں کہ آپ کے دُشمنوں کے روبرو آپ کے سامنے میز بچھائے۔ سب سے بڑھ کر اپنی زندگی کے تمام دِن خُدا کو نذر کر دیں۔

b- خُدا کی راہنمائی کے متعلق دُعا۔ زبور 34:1-22

تعلیم۔ یہ زبور خُدا کی رہائی کے متعلق بولتا ہے۔ اس زبور کو اپنی دُعا میں استعمال کریں۔ خُدا سے درخواست کریں کہ آپ کو سارے خوف، شرم اور مُشکلات سے آزاد کرے، جب آپ شکستہ دِل ہوں تو اُس وقت آپ کے پاس ہو اور جب آپ شکستہ رُوح ہوں تو آپ کو محفوظ کرے۔

2- اپنی دُعاؤں میں مسیحی زندگی کے متعلق تعلیمات کو استعمال کریں۔

a- تعلیمات کے بارے دُعا۔ رومیوں 12:9-21

تعلیم۔ یہ تعلیم بتاتی ہے کہ مسیحیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ کیسا تعلق رکھنا چاہئے۔ اس تعلیم کو اپنی دُعا میں استعمال کریں۔

b- کلیسیا کے ارکان کی حاجت روائی کے لئے دُعا۔ 1- تھسلنیکیوں 2:1-12

تعلیم۔ یہ تعلیم بتاتی ہے کہ کلیسیا کے راہنماؤں کو کلیسیا کے ارکان کی ضروریات کا خیال کس طرح رکھنا چاہئے۔ اس تعلیم کو اپنی دُعا میں استعمال کریں۔ خُدا سے درخواست کریں کہ آپ میں جُرأت پیدا کرے کہ آپ زبردست مخالفت کے باوجود انجیل کی منادی کریں اور انسانوں کی شاباش کو نہ دیکھیں۔ خُدا سے کہیں کہ جب آپ جماعت کے ارکان سے ملیں تو آپ ماں کی مانند نرم اور باپ کی طرح حوصلہ دینے والے بن سکیں۔

c- جماعت کے ارکان کی تبدیلی کی نصیحت کے متعلق دُعا۔ طِطُس 2:1-10

تعلیم۔ یہ تعلیم بتاتی ہے کہ جماعت کے لیڈروں کو کس طرح چاہئے کہ جماعت کے ارکان کو نصیحت کریں۔ اس تعلیم کو اپنی دُعا میں استعمال کریں۔ خُدا سے کہیں کہ آپ صرف وہی تعلیم دے سکیں جو بائبل سے مطابقت رکھتی ہے۔ خُدا سے درخواست کریں کہ پرانے بزرگ مسیحی نوجوان مسیحیوں کے لئے ایک نمونہ بنیں اور انکو دیندار زندگی بسر کرنا سکھائیں۔

خلاصہ۔ بائبل کی تعلیمات کو اپنی دُعاؤں میں استعمال کریں۔ دُعائیہ اجتماع میں پہلے بائبل سے ایک عبارت پڑھیں۔ شرکا سے پوچھیں کہ کیا جماعت میں سے کوئی اس عبارت کے بارے سوال پوچھنا چاہتا ہے۔ عبارت کو دُعا میں استعمال کرنے سے پہلے اُس کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کریں۔ پھر

جماعت کو دو دو یا تین تین کی چھوٹی جماعتوں میں تقسیم کر دیں۔ اب دو دو کی جماعتیں بائبل کی عبارت سے آیت بہ آیت دُعا کریں اور اُن کو ایک وقت میں ایک آیت سے دُعا کرنے کا موقع دیں۔

5۔	دُعا (8 منٹ) دُعا میں بائبل کو استعمال کرنا

رومیوں 12:9-12 پڑھیں۔ پھر عبارت کی وضاحت کریں۔ جماعت کو دو دو میں تقسیم کریں اور باری باری ایک ایک آیت کو دُعا میں استعمال کریں۔

6۔ گھر پر تیاری کرنے کا کام (2 منٹ)   اگلے سبق کیلئے گھر پر تیاری کرنے کا کام

(**گروپ لیڈر۔** گروپ کے ممبروں کو گھر پر تیاری کرنے کا کام ایک صفحے پر لکھ کر دیں یا اُنکو نقل کرنے کے لئے دیں)۔

<u>1: عہد</u>، شاگر بنانے کا عہد کریں۔
گروپ یا کسی ایک فرد کے ساتھ مل کر ''دُعا کے لئے بائبل کا استعمال'' کی منادی کریں، تعلیم دیں یا مطالعہ کریں۔
<u>2: خدا کے ساتھ ذاتی وقت گزارنا</u>، ہر روز خروج 11:1-14-31 کے نصف باب سے خُدا کے ساتھ شخصی وقت گذاریں۔
<u>3: بائبل کا مطالعہ</u>، گھر پر بائبل کی تعلیم کی پہلے خود تیاری کریں۔ (افسیوں 4:1-16 موضوع: کلیسیا کی منزلِ مقصود)۔ بائبل کے 5 اقدامی طریقوں کو استعمال کریں، نوٹس بنائیں۔
<u>4: دُعا</u>، کسی خاص بندے یا چیز کیلئے خدا سے اس ہفتہ دُعا کریں، اور پھر دیکھیں کہ خدا کیا کرتا ہے/جواب دیتا ہے (زبور 5:3)۔
<u>5: اپنی نوٹ بک کو اپ ڈیٹ کریں</u>، نوٹ بک کو شاگرد بنانے کے سلسلے میں اپ ڈیٹ کریں، عبادتی دستاویز، تعلیم، اور اس مشق کی تیاری کو بھی شامل کریں۔

سبق نمبر 32

1-	دُعا

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق کیلئے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

2-	بیان کریں (20منٹ) خروج

بائبل مُقدس کی دی گئی عبارت (خروج 11:1-14:31) میں سے جو کچھ آپ نے خُدا کے ساتھ شخصی وقت کے دوران سیکھا ہے باری باری اُس میں سے مختصر طور پر بیان کریں (یا اپنے نوٹس میں سے پڑھیں)۔ بیان کرنے والے شخص کو سنجیدگی سے سُنیں اور جو کچھ وہ بیان کرتا ہے اُس پر بحث نہ کریں۔

3-	یاددہانی (20منٹ) نجات ایک بخشش ہے: اِفسیوں 2:8-9

A- غوروخوض

پڑھیں۔ اِفسیوں 2:2-10 ''مگر خُدا نے اپنے رحم کی دولت سے اُس بڑی محبت کے سبب سے جو اُس نے ہم سے کی۔ جب قصوروں کے سبب سے مُردہ ہی تھے تو ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کیا۔ (تُم کو فضل ہی سے نجات ملی)۔ اور مسیح یسوع میں شامل کر کے اُس کے ساتھ جلایا اور آسمانی مقاموں پر اُسکے ساتھ بٹھایا۔ تاکہ وہ اپنی اُس مہربانی سے جو مسیح یسوع میں ہم پر ہے آنے والے زمانوں میں اپنے فضل کی بے نہایت دولت دِکھائے۔ کیونکہ تُم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تُمہاری طرف سے نہیں۔ خُدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے۔ کیونکہ ہم اُسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں اُن نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہُوئے جنکو پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا''۔

یاد کی ہُوئی مندرجہ ذیل آیت کو بلیک یا سفید بورڈ پر اس طرح لکھیں:

نجات ایک بخشش ہے اِفسیوں 2:8-9
کیونکہ تُم کو ایمان کے وسیلے سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تُمہاری طرف سے نہیں۔ خُدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تا کہ کوئی فخر نہ کرے۔ اِفسیوں 2:8-9

بائبل کے حوالہ کو اپنے کارڈ کی پُشت پر لکھیں۔

1- خُدا کی محبت، مہربانی اور فضل۔

محبت، مہربانی اور فضل میں کیا فرق ہے؟ خُدا محبت ہے (1-یوحنا 4:8)، خُدا رحیم ہے (لوقا 6:36) اور خُدا مہربان ہے (خروج 34:6) کیونکہ خُدا نا قابل موازنہ ہے۔ گنہگاروں کے واسطے اُس کی محبت ہمیشہ نا قابل موازنہ اور عجیب ہوگی (استثنا 7:7-8)۔ خُدا کی مہربانی اور اُس کا فضل اُس کی محبت کے پہلو

ہیں۔ خُدا کی مہربانی ہم پر رحم کرتی ہے جبکہ اُس کا فضل ہمیں معافی بخشتا ہے۔ جب ہم آفت زدہ اور رحمت کے محتاج ہوتے ہیں تو خُدا کی مہربانی ہمارے واسطے اُس کی محبت ہوتی ہے۔ جب ہم مجرم اور غیر مستحق ہوتے ہیں اور معافی اور نجات کے محتاج ہوتے ہیں خُدا کا فضل ہمارے واسطے محبت ہوتا ہے۔

-2 <u>نجات فضل کے سبب سے ہے نہ کہ اعمال کے۔</u>

فضل کے وسیلہ سے نجات پانے کا مطلب ہے **بالکل نامستحق** ہوتے ہُوئے گناہ سے **نجات** پانا۔ یعنی گناہ کے احساسِ جُرم سے رہائی پانا مثلاً، پوری طرح معافی پانا۔ اِس سے مُراد ہے گناہ کی سزا سے بچ جانا یعنی ہمیشہ کی زندگی پانا۔ یعنی گُنہگار فطرت کی طاقت سے **نجات** پانا مثلاً، اب اور ہمیشہ کے لئے نئی زندگی جینے کے قابل ٹھہرنا۔ فضل کے وسیلہ سے **نجات** پانا، معیار کے وسیلہ سے **نجات** پانے سے **بالکل متضاد** ہے۔

اصل میں خدا کے فضل کے سبب سے نجات پانا (معیار ہے مسیح)	**اپنے اعمال کے سبب سے نجات پانے کی کوشش (معیار ہے خود)۔**
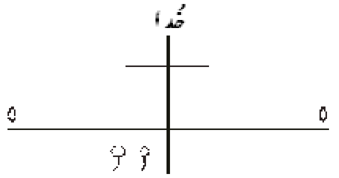	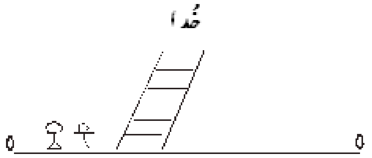
عقیدہ ہے، ہر کوئی گناہ میں پیدا ہوتا ہے، کھویا ہُوا ہے اور نجات کا حاجت مند ہے (زبور 51:5؛ ایوب 14:4)	عقیدہ ہے کہ بچے بے گناہ پیدا ہوتے ہیں اور ہر کوئی مذہبی سیڑھی پر چڑھنے سے (شریعت پر عمل کرنے سے) اپنے آپ کو بچا لیتا ہے

اعمال کے سبب سے نجات پانے کا مطلب ہے معیار کے مطابق نجات پانا یعنی ایک معیار جو ایک شخص اپنی موروثی نیکیوں اور سخت کوشش سے قائم کر سکتا ہے۔ اگر کسی کا اپنی نیکیوں کے سبب سے **نجات** پانا ممکن ہوتا تو انسان کے مذہبی اعمال ہی اُس کے نیک اعمال ہوتے تو پھر لوگوں کو خُدا یا اُسکے نجات بخش کاموں کی ضرورت نہ ہوتی۔ پھر لوگ خُدا کی حضوری پر فخر کرتے اور کہہ سکتے تھے "مَیں نے اپنے آپ کو بچا لیا ہے"۔

چنانچہ، بائبل بڑے واضح طور پر کہتی ہے کہ ہم نے خُدا کے فضل کے سبب سے **نجات** پائی ہے اپنے اعمال سے نہیں۔ خُدا ہی نجات کا بانی اور **نجات** دینے والا ہے۔ وہ **نجات** کو یسوع مسیح کے مرنے اور جی اُٹھنے کے وسیلہ سے عمل میں لاتا ہے اور ایمان لانے والوں کو مُفت انعام کے طور پر **نجات** بخشتا ہے۔ فضل کے وسیلہ سے **نجات** کا مطلب ہے کہ **نجات** آخر تک ایک بخشش ہے جس کے ہم حقدار نہیں اور جس کو ہم نہ کما سکتے ہیں اور نہ خرید سکتے ہیں۔

-3 <u>نجات ایمان کے وسیلہ سے ہے۔</u>

تمام مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ ہم نے یسوع مسیح کے کفارہ کے وسیلہ سے فضل اور ایمان کے سبب **نجات** پائی ہے۔ تاہم، مسیحی لوگ ایمان کو مختلف نظر سے دیکھتے ہیں۔ بعض مسیحی کہتے ہیں کہ ایمان خُدا کی بخشش نہیں بلکہ صرف انسان کی ذمہ داری ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ ایمان خُدا کی بخشش بھی ہے اور انسان کی ذمہ داری بھی۔

ایمان انسان کی ذمہ داری کا نظریہ۔

مسیحی کہتے ہیں کہ الفاظ ''تمہاری طرف سے نہیں خُدا کی بخشش ہے'' ''ایمان'' کی طرف اشارہ نہیں کرتے بلکہ صرف ''فضل ہی سے نجات'' کی طرف کرتے ہیں۔ چنانچہ، یہ کہتے ہیں کہ ''نجات'' خُدا کی مہربان بخشش ہے اور ایمان خُدا کی مہربان بخشش نہیں اس کے برعکس یہ انسان کی ذمہ داری ہے۔ پس، یہ نظریہ پسندیدہ نہیں ہے کیونکہ یہ کہنا کہ ''نجات (خُدا کے) فضل کے سبب سے ہے اور پھر کہنا کہ ''یہ نجات انسان نہیں بلکہ خُدا کی بخشش ہے'' ایک غیر ضروری دوہرائی ہے اور اصلی یونانی زبان میں لفظ ''یہ'' انتہائی فطری طور پر اس کے ماضی قریب (تقلیدی لفظ) ''ایمان'' کی طرف اشارہ کرتا ہے بجائے ماضی بعید کے لفظ ''نجات'' کے۔

یہ نظریہ کہ ایمان پہلے خُدا کی بخشش اور بعد میں انسان کی ذمہ داری ہے۔

ان مسیحیوں کا کہنا ہے کہ نجات کے حوالہ سے ''فضل خُدا کا کام ہے انسان کا نہیں'' اور ''ایمان خُدا کی بخشش ہے انسان کی بنائی ہُوئی کوئی چیز نہیں''۔ یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ ایمان لانا اور ایمان کا عمل انسان کی ذمہ داری ہے (مرقس 1:15؛ رومیوں 1:16) اس کے باوجود افسیوں 2:4 میں اس حقیقت پر زور ہے ایمان اپنے آغاز اور اپنے اجرا دونوں صورتوں میں پوری طرح خُدا پر منحصر ہے۔ انسان کی مکمل نجات شروع سے آخر تک پوری طرح خُدا پر منحصر ہے۔ (فلپیوں 1:6)۔ پولس رسول آیت 7 میں ''خُدا کے فضل کی بے نہایت دولت کی بات کر رہا تھا۔ اُس فضل کا ثبوت یہ حقیقت ہے کہ اُفسس کے ایمانداروں نے فضل ہی کے سبب سے نجات پائی تھی۔ مبادہ کہ اُنسی یہ سوچنا شروع کر دیتے کہ ایمان لانے کے عوض یا عزاز ان کا حق ہے۔ پولس فوراً کہتا ہے کہ یہ ایمان اور اس کا عمل انسان کی بنائی ہُوئی چیز نہیں بلکہ خُدا کی بخشش ہے۔

ایمان لانے اور ایمان کے عمل کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے لیکن یہ ممکن صرف اُس وقت ہوتی ہے جب خُدا ہمیں غیر مستحق طور پر ایمان بخشتا ہے۔ ایمان دیا ہُوا ہے۔ پڑھیں اعمال 13:48؛ 18:27; 16:14؛ فلپیوں 13-1:29;2:12؛ اور 2-پطرس 1:1۔ ایمان انسان کی ذمہ داری صرف انجیل سننے کے بعد ہی ہے۔ خُدا ہی ہے جو کسی کو کسی کے پاس انجیل کی منادی کے لئے بھیجتا ہے۔ پڑھیں رومیوں 17-10:14؛ 2- تھسلنیکیوں 14-2:13؛ 2- تیمتھیس 10-1:9۔

4- <u>ایمان اور اعمال کے درمیان تعلق۔</u>

ہم نے اپنے اعمال (شریعت پر عمل) سے نجات نہیں پائی۔

ایک اخلاقی اور دیندار زندگی جینا اور سب حکموں پر عمل کرنا زمین پر کسی شخص کو راستباز نہیں ٹھہراتا (رومیوں 3:20)۔ ہم نے مذہبی یا نیک اعمال کے وسیلہ سے نجات نہیں پائی (افسیوں 2:9) کیونکہ یہ فضل اور صلیب پر یسوع مسیح کے کام کے سبب سے ہماری نجات کے لئے خُدا سے اُس کے جلال کو چھین لینا ہوتا۔ ہم نے اپنی طرف سے کوشش کے سبب نجات نہیں پائی بلکہ صرف خُدا کے ابدی فیصلہ کے وسیلہ سے جس پر اُس نے کسی کو ہمارے پاس انجیل کی منادی کرنے کے لئے بھیج کر اور ہمارے اندر روح القدس کے عمل کا سبب پیدا کر کے کام کیا (2- تھسلنیکیوں 14-2:13)۔ ہمارے اندر فخر کی ہر جگہ خارج ہے۔

ہم نے نیک اعمال کرنے کے لئے نجات پائی ہے (افسیوں 2:10)۔

ہماری جسمانی تخلیق اور روحانی نئی پیدائش کا مقصد نیک اعمال کرنا ہے۔ دُنیا کی تخلیق سے پہلے خُدا نے منصوبہ تیار کیا تھا کہ زمین پر ہماری موجودگی کا ایک

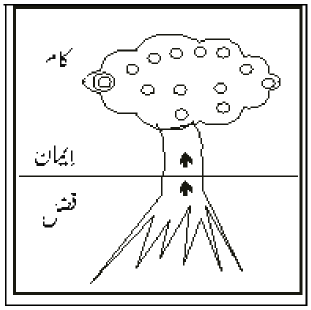

بڑا اہم اور معنی خیز مقصد ہوگا (اِفسیوں 1:4)۔ ہماری ساری زندگی نیک اعمال سے بھری ہوگی۔ جس کو خُدا نے تیار کیا کہ ہم اُس میں چلیں گے۔ چنانچہ تمام نیک اعمال جو ہمیں کرنے ہونگے وہ ہمارے بنائے ہُوئے نہیں بلکہ خُدا کے تیار کئے ہُوئے ہیں۔

تمام نیک اعمال خُدا کی طرف سے خُدا کے وسیلہ سے اور خُدا کے واسطے ہیں۔ خُدا ہی نیک اعمال کا بانی ہے۔ نیک اعمال کے لائق بنانے والا اور نیک اعمال کی منزل مقصود ہے۔ ہماری زندگی، حال، ماضی اور مستقبل میں صرف خُدا پر منحصر ہے۔ اُس کی تمجید ہوتی رہے (رومیوں 11:36)۔

نجات کو ایک سرسبز اور پھلدار درخت سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ **نجات** کی جڑ خُدا کا فضل ہے جس میں وہ ہمیں اپنا رُوح القدس اور ایمان بخشتا ہے۔ نیک اعمال **نجات** کا پھل ہیں جو اُس نے ہمارے چلنے کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ ہم ایماندار مسیحیوں کو چاہیے کہ **بہت** سا قائم رہنے والا پھل لائیں (یوحنا 16-15:5)۔ ہمارا مسیحی درجہ اور اعمال ہمارے مسیحی ایمان کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور اُس ایمان کو مکمل کرتے ہیں (یعقوب 2:22)۔

B- یاددہانی اور نظرثانی

1- لکھیں: بائبل مُقدس کی آیت کو خالی کارڈ یا اپنی نوٹ بُک کے صفحہ پر لکھیں۔

2- یاد کریں: بائبل مُقدس کی آیت کو درست طور پر یاد کریں۔ رفاقت (اِفسیوں 9-2:8)۔

3- نظرثانی کرنا: دو، دو ہو جائیں اور ایک دُوسرے کی پچھلی یاد کی ہُوئی آیت کو چیک کریں۔

-4	**بائبل کا مطالعہ** (70 منٹ) **کلیسیا کی منزلِ مقصود: اِفسیوں 4:1-16**۔

بائبل سٹڈی کا پانچ اقدامی طریقہ استعمال کریں اور مِل کر اِفسیوں 4:1-16 کا مطالعہ کریں۔

قدم 1: پڑھنا **خُدا کا کلام** **پڑھیں**: آئیں ہم مِل کر اِفسیوں 4:1-16 کو پڑھیں۔ آئیں ہم مِل کر باری باری آیت پڑھیں۔

قدم 2 دریافت کریں مشاہدات

غور کریں: اس عبارت میں آپ کے لئے کونسی سچائی اہم ہے؟ یا اس عبارت میں کونسی سچائی آپ کے دل و دماغ کو چھوتی ہے؟

قلم بند کریں: ایک یا دو سچائیاں دریافت کریں جس کی آپ کو سمجھ آئی ہے۔ اُن کے متعلق سوچیں اور اپنی نوٹ بک میں اپنے خیالات قلم بند کریں۔

بیان کریں: (گروپ کے ارکان کے دو منٹ تک سوچنے اور لکھ چکنے کے بعد باری باری بیان کریں۔ آئیں ہم نے جو کچھ دریافت کیا ہے باری باری ایک دوسرے سے بیان کریں)۔

(بیان کرنے والے لوگوں نے جو دریافت کیا اُس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔ یاد رکھیں ہر چھوٹے گروپ میں ارکان مختلف چیزیں بیان کریں گے۔ ضروری نہیں کہ یہی چیزیں بیان کریں)۔

4:1-11

<u>دریافت نمبر 1۔ یہ کلیسیا اور ہر جماعت کی بڑھوتی، اتحاد اور غیر یکسانیت پر منحصر ہے۔</u>

کلیسیا کی بڑھوتی کا انحصار کلیسیا کے اتحاد پر ہے۔ کلیسیا یہ اتحاد ایک بار پھر زندگی کی اُس قسم پر منحصر ہے جو ہر مسیحی فرد گذار رہا ہے۔ جب تمام مسیحی اپنی بلاہٹ کے لائق زندگی گذاریں گے جس کا مطلب ہے ایسی زندگی گذارنا جس کی پہچان، کمال فروتنی، تحمل، برداشت اور محبت ہو تو کلیسیا بڑی آسانی سے ایک اتحاد بن کر ترقی کرتی جائے گی (افسیوں 4:1-6)۔

کلیسیا کی بڑھوتی کا انحصار کلیسیا کی غیر یکسانیت پر ہے۔ اس غیر یکسانیت کا انحصار ایک بار پھر لوگوں کی روحانی نعمتوں کے عمل پر ہے۔ جب تمام مسیحی اپنی اپنی نعمتوں کے ساتھ دوسروں کی خدمت کریں گے تو کلیسیا بڑی آسانی سے ایک اتحاد بن کر ترقی کرتی جائے گی۔ ہر مسیحی ضرورت مند محسوس ہوگا اور دوسرے مسیحی کو بھی ضرورت مند ہونے کا احساس دلائے گا (افسیوں 4:7-11)۔

4:12-16

<u>دریافت نمبر 2۔ کلیسیا اور ہر ایک جماعت کی بڑھوتی کلیسیا کے تعلقات، بلوغت اور خدمات پر منحصر ہے۔</u>

سچائی اور محبت کا تعلق (افسیوں 4:15) کلیسیا کو بڑھائے گا۔ بالغ مسیحی جو شخصی مسیحی کاملیت رکھتے ہیں (افسیوں 4:13-14) کلیسیا کو بڑھائیں گے۔ مختلف اقسام کی مسیحی خدمات (افسیوں 4:12,16) کلیسیا کو بڑھائیں گی۔ کلیسیا میں جتنی زیادہ خدمات ہونگی کلیسیا میں اُسی قدر مسیحی زیادہ اقسام کے سرگرم کام کریں گے۔ ایک قسم پر مبنی اتحاد کلیسیا کی ترقی کا گلا گھونٹ دے گا جبکہ مختلف اقسام کی خدمات پر مبنی اتحاد کلیسیا کی ترقی کو بڑھاوا دیگا۔

قدم 3: سوال وضاحت

غورکریں ۔ اس عبارت میں کونسا سوال ہے جو آپ اس گروپ سے پوچھنا چاہیں گے؟
آ یئے ہم افسیوں 4:1-16 میں تمام سچائیوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ان باتوں کے بارے سوالات کریں جس کی ابھی سمجھ نہیں آئی ۔
پڑھیں ۔ اپنے سوالات کو جس قدر ممکن ہو واضح طور پر مرتب کریں ۔ پھر اپنے سوال کو اپنی نوٹ بک میں لکھ لیں ۔
بیان کرنا ۔ (گروپ کے ارکان کے دو منٹ تک سوچنے اور لکھ چکنے کے بعد ہر کسی کو اپنا سوال پوچھنے کا موقع دیں) ۔
گفتگو ۔ (پھر ان میں سے چند سوالات کو چن لیں اور گروپ میں باہمی تبادلہ خیال کرنے سے ان کے جواب دینے کی کوشش کریں) ۔
(ان سوالوں کی چند مثالیں جو طلبہ پوچھ سکتے ہیں اور کچھ سوالات کی گفتگو کے متعلق نوٹس مندرجہ ذیل ہیں ۔

(1) کلیسیا کا مقصد ظاہری طور پر مسیحی زندگی جینا ہے ۔

4:1-2

سوال نمبر 1: خُدا نے مسیحیوں کوکلیسیا میں کس قسم کی زندگی جینے کے لئے بُلایا ہے؟

نوٹس ۔ افسیوں 4:1 کہتا ہے "جس بُلاوے سے تُم بُلائے گئے تھے اس کے لائق چال چلو" جو زندگی خُدا کے بُلاوے کے لائق ہے اس کی پہچان سات پاک رسموں پر عمل کرنا ہے یعنی فروتنی، حلم، صبر، ایک دوسرے کو برداشت کرنا، محبت، اتحاد اور اطمینان ۔ مثال کے طور پر:

حِلم کیا ہے؟

ایک مسیحی جو فروتن یا حلیم ہے وہ تکلیف دہ تنازعہ رکھنے کی بجائے اُس کو برداشت کرنے کی باطنی قوت رکھتا ہے ۔ ایک حلیم مسیحی یقیناً کمزور یا ریڑھ کی ہڈی کے بغیر نہیں ہوتا جو ہر قسم کی ہوا کے آگے جھکنے کو تیار ہو ۔ اس کے برعکس یہ اشتعال انگیز حالت میں بھی فرمانبردار رہوتا ہے ۔ یہ آسانی سے منفی ردِعمل کے لئے مشتعل نہیں ہوتا نہ یہ جلد بازی میں وہ کام کرتا ہے جو دوسرے لوگ بطور شخصی حملے کہتے یا کرتے ہیں ۔ یہ اپنے حقوق پر زور دینے میں کم رفتار ہوتا ہے ۔ حقیقت ہے کہ اس کو احساس ہوتا ہے کہ یہ بالکل ایسے حقوق نہیں رکھتا جو فطری طور پر اس کے ہیں اور اس کے تمام حقوق اس کو فضل کے وسیلہ سے ملے ہیں ۔

اِطمینان کیا ہے؟

ایک مسیحی خُدا اور دوسرے لوگوں کے ساتھ اطمینان (صلح) رکھتا ہے ۔ خُدا کے ساتھ اطمیان کا مطلب احساسِ جُرم سے آزادی ہے ۔ یہ ایک تاملیت ہے کہ ماضی کے گناہ معاف ہو چکے ہیں ۔ اطمنان کا مطلب خوف سے آزادی ہے ۔ یہ ایک تاملیت ہے کہ موجودہ مُشکلات بھلائی سے مغلوب ہیں ۔ اطمیان کا مطلب ترک کئے جانے کے احساس سے آزادی ہے ۔ یہ ایک تاملیت ہے کہ مستقبل خُدا سے جُدائی نہیں لاسکتا ۔ خُدا کے ساتھ اطمینان آرام کے لئے بے آرام ذہن لاتا ہے ۔ ایک خالی دِل کو تسلی سے بھر دیتا ہے اور شکستہ زندگی کو دوبارہ مکمل کر دیتا ہے ۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ اطمینان کا مطلب احساسِ گناہ، خوف، دوسروں سے رَد کئے جانے کے احساس کا خاتمہ ہے ۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ اطمیان کا مطلب ہے کہ غیر یکسانیت ہم آہنگی کے تعلقات اور ایک دوسرے کی تعمیر میں بدل چکی ہے ۔

---

(2) کلیسیا کا مقصد غیر یکسانیت میں اِتحاد قائم رکھنا ہونا چاہئے۔

4:3

سوال نمبر 2: مسیحی عملی طور پر رُوح کے اِتحاد کو کس طرح برقرار رکھتے ہیں؟

نوٹس مسیحیوں کے واسطے عملی طور پر اتحاد کو برقرار رکھنے کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

- اپنے آپ کو کسی فرقہ کا رُکن سمجھنے کی بجائے مسیح کے بدن سے تعلق رکھنے والا رُکن سمجھیں۔
- رسولوں کا عقیدہ اور خُداوند کی دُعا (دُعائے ربانی) کو استعمال کریں۔
- اپنے علاقہ کے ہر ایک رہائشی کے پاس پہنچنے کے لئے مسیحی جماعتوں سے مشاورت کریں۔
- اپنے پڑوس میں مسیحیوں سے کم از کم سال میں ایک بار ملیں۔ اکٹھے ہو کر گیت گائیں، بائبل کی چُنی ہُوئی عبارات میں سے دریافت کردہ باتیں ایک دوسرے کو بتائیں۔ مل کر دُعا کریں اور رفاقت رکھیں۔
- اپنے پڑوس میں جدوجہد کرنے والی جماعت کی مدد کریں۔

4:4-6

سوال نمبر 3: ہمیں کلیسیا کے اِتحاد کو کس طرح سمجھنا چاہئے؟

نوٹس اِفسیوں 4:1-6 میں کلیسیا کے اتحاد پر زور ہے۔ کلیسیا کا اِتحاد ظاہری اور جماعتی نہیں بلکہ باطنی اور عضوی ہوتا ہے۔ یہ کسی تنظیم یا جماعت کی وضع کردہ برتری نہیں بلکہ ہمارے اندر سکونت پذیر مسیح کا نتیجہ ہوتا ہے۔ بائبل کے مطابق ہر ایک جماعت پوری طرح اپنے بزرگوں کی مجلس مشاورت کی قیادت کے تحت خودمختار ہوتی ہے لیکن ساری جماعتیں اجتماعی طور پر اپنے بادشاہ یسوع مسیح کی قیادت کے تحت باہمی منحصر ہوتی ہیں (نہ کہ جماعتی مجلس مشاورت یا کانفرنس کے) اور کیونکہ کلیسیا (دُنیا میں تمام جماعتیں) ایک روحانی اتحاد، مسیح کا بدن ہے، ہم مسیحیوں کو چاہئے کہ اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ یہ اتحاد تنظیمی اِتحاد کا وضع کردہ نہیں بلکہ روحانی اِتحاد کا وضع کردہ ہے۔ مسیحی پوری دُنیا میں ایک ہی خُدا کی عبادت کرنے سے کلیسیا کے اِتحاد کو ظاہر کرتے ہیں۔ اِن کو گُناہوں سے نجات دینے والا ایک ہی مُنجی ہے۔ یہ ایک روح القدس رکھتے ہیں جو ان کے اندر سکونت کرتا ہے۔ یہ ایک ہی ایمان رکھتے ہیں جس طرح بائبل میں درج ہے۔ یہ ایک ہی محبت اور ایک ہی اُمید رکھتے ہیں۔

(3) کلیسیا کا مقصد اِتحاد میں غیر یکسانیت قائم رکھنا ہے۔

4:7

سوال 4: مسیحیوں کو روحانی نعمتوں کے فرق کو کس طرح دیکھنا چاہئے؟

نوٹس اِفسیوں 4:7-11 میں کلیسیا کی غیر یکسانیت پر زور ہے۔ غیر یکساں نعمتیں اور فضل فرق فرق روحانی نعمتوں کا نتیجہ ہے جو خود یسوع مسیح نے دُنیا میں اپنی کلیسیا کو دی ہیں۔

مسیح کے بدن کے اعضا کے درمیان رُوح کی نعمتیں بہت فرق فرق ہیں۔ 1- کرنتھیوں 12:7-11 ؛ 1- کرنتھیوں 12:28-30 ؛ رومیوں 12:4-8 اور اِفسیوں 4:11 میں روحانی نعمتوں کی فہرستیں مکمل یا تمام نہیں ہیں۔ الگ الگ نعمتیں اور فضل کلیسیا کے اِتحاد کو ترقی دیتے ہیں کیونکہ ہر رُکن خُدا کے فضل

اور اُس کی نعمتوں کو دوسروں کی خدمت کے لئے استعمال کرتا ہے اور جواب میں دوسرے مسیحیوں کی خدمات کا حاجت مند ہوتا ہے۔ مسیحیوں کو مختلف اقسام کی خدمات کے واسطے تیار کرنے، ساری دُنیا میں مسیحی کلیسیا کو تعمیر کرنے اور خُدا کو جلال دینے کے لئے حاصل کی ہیں (جس میں ہر مقامی جماعت شامل ہے)۔

ہم مسیحیوں کو روحانی نعمتوں سے متعلق چار اہم باتیں یاد رکھنی چاہئیں:

- ہمیں روحانی نعمت کو ایک بخشش سمجھنا چاہئے (1- کرنتھیوں 12:11؛ افسیوں 4:7-8) نہ کہ اپنے اپنے ہنر یا صنعت کاری کی پیداوار۔
- ہمیں اپنی روحانی نعمت کو بہت ساری روحانی نعمتوں میں سے ایک اور وسعت میں محدود "ایک ناپی تُلی نعمت" کے طور پر دیکھنا چاہئے (افسیوں 4:7)
- ہمیں سمجھنا چاہئے کہ چند نعمتیں عمل (خدمات) ہیں مثلاً "تعلیم" (رومیوں 12:7) اور باقی عہدے (مقرر کردہ خادم) ہیں یعنی "اُستاد" (افسیوں 4:11)۔
- ہمیں اپنی نعمتوں کو اپنے جلال کے لئے نہیں بلکہ پوری کلیسیا کے فائدے اور خُدا کے جلال کے لئے استعمال کرنا چاہئے (1-پطرس 4:10-14)

4:8-10

<u>سوال 5: یسوع کے پیچھے جانے اور آسمان پر اُٹھائے جانے سے کیا مُراد ہے؟</u>

نوٹس۔

a- پرانے عہدنامہ اور نئے عہدنامہ میں متن۔

پرانے عہدنامہ میں زبور 68:18 کی باتوں کا نئے عہدنامہ افسیوں 4:8 میں حوالہ نہیں دیا بلکہ اطلاق کیا ہے۔ پرانے عہدنامہ میں زبور خُدا کے بارے میں جو کہتا ہے نئے عہدنامہ میں یسوع مسیح کی موت میں اپنی تکمیل پاتا ہے۔ کیونکہ مسیحیوں کے پاس دو قسم کی بائبل نہیں صرف ایک ہے جو ایک اصل مُصنف یعنی رُوح القدس کا الہام ہے (2- تیمتھیس 3:16) اور کیونکہ پرانے عہدنامہ کو نئے عہدنامہ کے مُکاشفہ میں اچھی طرح واضح کیا گیا ہے پولُس رسول اُس کا اطلاق کرنے کا حق رکھتا ہے جو پرانے عہدنامہ میں خُدا سے لے کر نئے عہدنامہ میں یسوع مسیح کے متعلق کیا گیا ہے۔

پرانے عہدنامہ میں خُدا نے زمین پر اپنے دُشمنوں کو فتح کیا۔ مفتوح لوگوں سے تحائف وصول کئے اور فاتحانہ انداز میں اپنے ساتھ بہت سے قیدیوں کو لے کر آسمان پر چڑھ گیا۔ نئے عہدنامہ میں یسوع مسیح نے زمین پر اپنی موت اور جی اُٹھنے سے فتح حاصل کی، زمین پر لوگوں کو نعمتیں بخشیں اور فاتحانہ انداز میں اپنے قافلہ کے ساتھ اپنے مفتوحوں کو لے کر آسمان پر چڑھ گیا۔

جس طرح 2- کرنتھیوں 2:14 اور افسیوں 4:8 میں وہ مسیحی ہیں جو اُس کی محبت مہربانی (رحمت) اور فضل (معافی) سے فتح ہو چکے ہیں۔ اب وہ یسوع مسیح کے فاتح جلوس میں اُس کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں (جو اُس کے آسمان پر جانے سے شروع ہُوا تھا)۔ یسوع مسیح نے اُن کو بطور مالِ غنیمت اور نجات کے کام کی تکمیل کا انعام حاصل کیا ہے۔

اُس نے دینے کے لئے لیا۔ اُس نے اُن قیدیوں کو لیا تا کہ اُن کو زمین پر بادشاہی کا کام کرنے کے لئے بادشاہی عطا کرے۔ افسیوں 4:11 میں، رسول

، نبی، مُبشر، چرواہے اور اُستاد مہربانی کی عطا ہیں جو مسیح نے مسیحی کلیسیا کو دیے (لیکن تنظیم کو انفرادی طور پر نہیں) تا کہ مسیحیوں کو مسیح کے بدن میں خدمت کے کام کے واسطے تربیت دے اور تیار کرے۔ افسیوں 4:11 میں بیان ہے کہ نعمتیں/اعمال (خدمات) کی بجائے عہدے (مقرر و خادم) ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ عہدے ہر جماعت میں ایلڈرز کی قیادت میں کام کریں (اعمال 14:23؛ ططس 1:5؛ 1-پطرس 5:1)۔ بعض اوقات ایلڈرز کے پاس یہ روحانی نعمتیں ہو سکتی ہیں لیکن یہ روحانی نعمتیں ایک ایلڈر رہنے کی شرط نہیں ہیں۔ یہ روحانی نعمتیں عام ارکان کے پاس بھی ہو سکتی ہیں۔

b- مسیح کا مجسم ہونا اور آسمان پر جانا۔

یسوع مسیح کا "پاتال" یا "زمین کے نیچے" جانا "فلک الافلاک" پر چڑھنے سے بالکل فرق ہے۔ پولس رسول اور پطرس رسول (1-پطرس 3:18-22 میں) یسوع کے "نچلی سطح پر عالم ارواح میں جانے کا ذکر نہیں کر رہا بلکہ زمین پر رہنے والے ہر انسان سے زیادہ کمتر جگہ کا ذکر کر رہا ہے۔ بے شک یسوع مسیح پوری طرح خُدا کے برابر تھا اُس نے اپنے آپ کو اپنی جلالی حیثیت سے خالی کر دیا۔ انسان کی گری ہوئی انسانیت اپنائی، سب لوگوں کا خادم بنا، لوگوں کے گناہوں کی خاطر ایک مُجرم کی موت مرا (فلپیوں 2:5-8) اور آخر اپنی انسانی فطرت میں خُدا کی طرف سے چھوڑ دیا گیا (متی 27:46)۔

چنانچہ، خُدا نے اس کائنات میں سب سے اونچی جگہ پر سربلند کیا تا کہ ایک دن ہر گھٹنہ اُس کے آگے جھکے اور ہر زبان اقرار کرے کہ وہی بادشاہوں کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُداوند ہے (یسعیاہ 45:23؛ فلپیوں 2:9-11؛ 1-پطرس 3:22)۔ کوئی بھی توقع نہیں رکھتا کہ یسوع بھی دُنیا کا گناہ اپنے اوپر لینے اور عالم ارواح کی تکلیف سہنے کی حد تک گیا (متی 27:46)۔ کوئی بھی توقع نہیں رکھتا کہ یسوع مسیح کبھی خُدا باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھے، اس دُنیا کی تاریخ میں خُدا کے نجات بخش منصوبے کو ظاہر کرنے اور اُس کا انتظام چلانے کی حیثیت تک سربلند ہوا (مکاشفہ 5:1-14)۔

c- مسیح کی مکمل بادشاہی۔

یسوع مسیح کی فتح یابی اُس وقت مکمل ہوگی جب وہ ساری کائنات کو معمور (مکمل، کامل) کریگا (افسیوں 4:9)۔ وہ مسیحی کلیسیا کو اپنی معموری سے بھر دیگا (افسیوں 1:23؛ 2-پطرس 1:4؛ 1-یوحنا 3:1-3)۔ وہ اُس وقت تک بادشاہی کریگا جب تک اپنے سب دُشمنوں کو اپنے پاؤں تلے کی چوکی نہ کر لے (1-کرنتھیوں 15:25)۔ وہ آسمان اور زمین کی ہر چیز کو اپنی سرداری میں لے لے گا (افسیوں 1:10)۔ آخر اُس کی بادشاہی پوری کائنات کو معمور کر دیگی (دانی ایل 2:44) اور اُس کی بادشاہی ہمیشہ کی ہوگی (2-پطرس 1:11)۔

---

(4) کلیسیا کا مقصد تمام مسیحیوں کو چند خدمات کے لئے تربیت دینا ہے۔

4:11-12

<u>سوال 6: ایک جماعت اپنے مسیحیوں کو کس طرح تربیت دیتی ہے؟</u>

نوٹس۔

ایک جماعت مسیحیوں کو اُن مقررہ اُستادوں کے ذریعے تربیت دیتی ہے جنھوں نے تربیت دینے کی نعمتیں حاصل کی ہیں۔ یہ مسیح اور ایلڈرز کے مُقرر کئے ہُوئے ہوتے ہیں تا کہ بطور "رسول، نبی، مبشر اور اُستاد" خدمت کریں۔

- نبی وہ ہوتے ہیں جو بائبل کے پیغامات کی منادی کرتے ہیں۔
- مبشر وہ ہوتے ہیں جو غیر مسیحیوں میں انجیل کی منادی کرتے ہیں۔
- چرواہے وہ ہوتے ہیں جو مسیحی گلوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔
- اُستاد وہ ہوتے ہیں جو بائبل کی صداقت کی تعلیم دیتے ہیں۔

جو مسیحی دوسروں کو تربیت دینے کی مہربان نعمتیں حاصل کر چکے ہوں وہ جماعت کے لیڈر نہیں ہوتے کیونکہ جماعت کے لیڈر ہمیشہ "ایلڈرز کی مجلس عاملہ" میں کام کرنے والے بزرگ ہوتے ہیں۔(1-تیمتھیس 4:14۔اُن کو ہمیشہ ہر جماعت میں ایلڈرز کے اختیار اور نگرانی میں کام کرنا چاہیے۔ بے شک ہوسکتا ہے کہ بعض اوقات بزرگوں نے تربیت دینے کی نعمتیں حاصل کی ہوں (1-تیمتھیس 5:17)۔

b- تربیت دینے والی نعمتوں کا مقصد۔

جن مسیحیوں نے تربیت دینے کی نعمتیں حاصل کی ہوں اُن کو چاہیے کہ دوسرے مسیحیوں کو تربیت دیں تاکہ وہ مسیح کے بدن (کلیسیا) میں اپنی خدمت کے کام کو انجام دے سکیں۔ چنانچہ، تمام مسیحیوں کو کچھ خدماتی کام کرنے کے لئے تربیت لینی چاہیے۔ یہ ایک جماعت (مقامی کلیسیا) اور عالمگیر کلیسیا میں بھی کئی قسم کی خدمات سرانجام دینے کے لئے تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔مثال کے طور پر، بعض مسیحی مبشرانہ خدمت، شاگرد بنانے، اسی طرح مسیحی منادی، تعلیم، مشورت، خدمت، سخاوت کرنے بعض بچوں میں بعض نوجوانوں میں، بعض بوڑھوں میں، بعض مُلک کے باشندوں اور پردیسیوں میں خُدمت کرنے کے لئے تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ کسی جماعت کے کسی رُکن کو اپنی جماعت میں غیر متحرک شرکت نہیں کرنی چاہیے۔ ہر رُکن کو آخر کار کام میں حصہ لینا چاہیے جو یسوع مسیح نے اُس کے سپرد کر رکھا ہے (مرقس 13:34؛ 1-کرنتھیوں 3:5-6)۔

مسیحی کلیسیا پہلے ہی زمین پر با اثر لوگوں کی جماعت ہے۔ یہ دُنیا میں سب سے بڑی شراکت ہے۔ چنانچہ، اگر آج دُنیا میں ہر مسیحی خدمت کا ایک کام کرے تو مسیحی کلیسیا زمین پر اور بھی با اثر ہو جائے گی۔ مسیحی پہلے ہی زمین پر ہر قوم کو یسوع مسیح کے بارے بتا رہے ہیں۔ مسیحی پہلے ہی دُنیا میں ہر جگہ صحت مند خاندان اور معاشرے تعمیر کرنے میں شریک ہیں۔ مسیحی سکولوں، ہسپتالوں اور معاشروں کے دیگر حصوں میں مثبت حصہ ڈال رہے ہیں۔ مسیحی دُنیا کو پڑھنے کے لئے اچھی کتابیں اور میگزین مہیا کرتے ہیں۔ گانے کے لئے اچھی اچھی موسیقی اور دیکھنے کے لئے اچھے ٹی وی پروگرامز دیتے ہیں۔ مسیحیوں کو خُدا کی بادشاہی قائم کرنے میں اور زیادہ بھی بڑھنا چاہیے۔ بادشاہی زمین پر لوگوں کے دلوں اور زندگیوں میں یسوع مسیح کی حکمرانی ہے (کلسیوں 1:13)۔

---

(5) کلیسیا کا مقصد مسیحیوں میں تعلقات قائم کرنا ہے۔

4:13

<u>سوال 7: ایک جماعت اپنے مسیحیوں میں کس طرح تعلقات قائم کرتی ہے؟</u>

نوٹس۔ ہر جماعت کے ہر رُکن کو مسیحی تعلقات قائم کرنے چاہئیں۔

تعلقات ایک دوسرے کے حقوق و فرائض پر مبنی ہوتے ہیں۔

ہم مسیحی "ایک دوسرے کے حقوق و فرائض" پورے کرنے سے ایک دوسرے کو تعمیر کرتے ہیں۔مثال کے طور پر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔

ایک دوسرے کا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ تعلیم دیتے اور پوری حکمت کے ساتھ ایک دوسرے کی اصلاح کرتے ہیں۔

تعلقات عالمی مسیحی ایمان اور مسیح کے شخصی علم پر مبنی ہوتے ہیں۔

آیت 13 کہتی ہے ''جب تک ہم سب کے سب خُدا کے بیٹے کے ایمان اور اُس کی پہچان میں ایک نہ ہو جائیں''۔ ہمارے تعلقات میں ایمان کی بُنیاد پر اتحاد ہونا چاہیے۔ ایمان پر زور معروضی لحاظ سے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عالمگیر کلیسیا میں اور جماعت میں اتحاد بائبل کی تعلیمات کی بُنیاد پر (درست وضاحت) ہونی چاہیے جو مسیحی ایمان قائم کرتی ہے۔

ہمارے تعلقات میں اتحاد یسوع مسیح کے علم کی بُنیاد پر ہونا چاہیے۔ معروضی لحاظ سے علم پر زور ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عالمگیر کلیسیا اور ہر ایک جماعت میں اتحاد یسوع مسیح کو بطور شخصی نجات دہندہ جاننے والے ہر مسیحی پر ہونا چاہیے اور یسوع مسیح کو جاننا اس بات کو عمل میں لاتا ہے کہ ہم مسیحی اُس کی ساتھ ایک جاری رہنے والی شخصی اور قطعی رفاقت برقرار رکھیں۔

چنانچہ، مسیحیوں کے درمیان تعلقات کو یسوع مسیح کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہر مسیحی اور بائبل کی تعلیمات کو جاننے والے اور بائبل کی باتوں پر عمل کرنے والے ہر مسیحی کے تعلقات کی بُنیاد پر ہونا چاہیے۔

---

(6) کلیسیا کا مقصد تمام مسیحیوں کی پورے قد تک اصلاح کرنا ہے۔

<u>سوال 8: ایک جماعت اپنے مسیحیوں کی اصلاح کس طرح کرتی ہے؟</u>

نوٹس۔

شاگردیت کا مقصد پورے قد تک پہنچنا ہے۔

مکمل مسیحی کو چاہیے کہ دوسرے مسیحیوں کی مدد کے ساتھ مسیحیوں کی اصلاح کرے۔ افسیوں 4:13-14 کہتا ہے ''جب تک ہم سب کے سب ..... مسیح کے پورے قد کے اندازہ تک نہ پہنچ جائیں۔ تاکہ آگے کو ہم بچے نہ رہیں اور آدمیوں کی بازیگری اور مکاری کے سبب سے اُنکے گمراہ کرنے والے منصوبوں کی طرف ہر ایک تعلیم کے جھوکے سے موجوں کی طرح اُچھلتے نہ پھریں''۔ ہم نے ایمانداروں کو مسیح کے شاگرد بنانے کے لئے یسوع مسیح کے ساتھ چلنے والا بنانے اور یسوع مسیح کے حکموں پر عمل کرنے کے لئے کردار کی ترقی کی نشو ونما میں اُن کی مدد کریں۔ پورے قد کا اندازہ مسیح سے مُشابہت رکھنا ہے۔

شاگردیت کے نتائج، استحکام، سچائی اور محبت ہیں۔

آیت 14 تا 15 کے مطابق پورے قدم کے ظاہری نتائج استحکام، سچائی اور محبت ہیں۔ یسوع مسیح کے شاگرد کی خوبی بائبل کی تعلیمات پر اپنے عقائد، باتوں اور اعمال کی سچائی اور اپنے تعلقات اور رویہ میں محبت کے باعث قائم رہنا ہے۔

چوتھا قدم: **عمل** **اطلاقات**

غور کریں: اس عبارت میں کونسی سچائیاں مسیحیوں کے لئے ممکن اطلاقات ہیں؟

بیان اور قلم بند کریں: آیئے ہم ایک دُوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کریں اور افسیوں 16-4:1 میں سے ممکن اطلاقات کی ایک فہرست بنائیں۔

غور کریں: کونسا ممکن عمل ہے جو خُدا چاہتا ہے کہ آپ کے شخصی عمل میں تبدیل ہو جائے؟

قلم بند کریں: اُس شخصی عمل کو تحریر کرلیں۔ اپنا شخصی عمل بیان کرنے میں آزادی محسوس کریں۔

(یاد رکھیں کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف سچائیوں پر عمل کریں گے یا ایک ہی سچائی کے مختلف اطلاقات بنائیں گے ممکن اطلاقات کی فہرست مندرجہ ذیل ہے)۔

-1 افسیوں 16-4:1 میں سے ممکن اطلاقات کی مثالیں:

4:1 اپنی زندگی یسوع مسیح کے بُلاوے کے لائق گذاریں۔

4:1 فروتن اور حلیم بننا سیکھیں۔ اشتعال میں بھی فرمانبردار رہیں۔ آسانی سے منفی ردِ عمل کے لئے مشتعل نہ ہوں۔ اُن باتوں کو جلد بازی سے نہ لیں جو لوگ بطور شخصی حملے کہتے یا کرتے ہیں۔ اپنے حقوق پر ضد نہ کریں۔

4:3 ہر کوشش اپنی جماعت اور عالمگیر کلیسیا میں اتحاد قائم رکھنے کے لئے کریں۔

4:4-6 یاد رکھیں کہ خُدا ایک (سب کے اُوپر، سب کے درمیان اور سب کے اندر) ہے۔ ایک ہی خُداوند یسوع مسیح (خُدا جس نے انسانی تاریخ میں انسانی فطرت اپنائی) اور ایک ہی روح القدس ہے (خُدا جو ایمانداروں کے دلوں اور زندگیوں میں سکونت کرتا ہے) (1- کرنتھیوں 8:6) یاد رکھیں دُنیا میں ایک ہی کتابِ مُقدس ہے (بائبل جو ایک ایمان کی تعلیم دیتی ہے، جو خُدا چاہتا ہے)۔ یاد رکھیں کہ دُنیا میں ایک کلیسیا (مسیح کا بدن) ہے۔ تمام جماعتیں یا گھریلو رفاقتیں اُسی ایک بدن سے تعلق رکھتی ہیں جیسے جسمانی اعضا ایک ہی بدن سے تعلق رکھتے ہیں۔

4:7 اس حقیقت کو قبول کریں کہ آپ کی روحانی نعمت ایک محدود نعمت ہے۔ یسوع مسیح اس کو ناپتا ہے اور یہ محدود ہے۔

4:11-12 اگر آپ چرواہے، اُستاد، مبشر، منادیا مشنری ہیں تو آپ کی بُنیادی ذمہ داری دوسرے ایمانداروں کی تربیت کرنا ہے تا کہ وہ بدن میں حصہ لینا، ایک دوسرے کی خدمت کرنا اور بدن کی تعمیر میں مدد کرنا شروع کریں۔ روایتی "پاسبانوں" کو چاہیے کہ جماعت میں ہر کام خود کرنا بند کریں۔ بدن کا سر (یسوع مسیح) بھی چاہتا ہے کہ دوسرے سب ارکان کام کریں۔

4:13-14 آپ کا مقصد ترقی اور تعمیر ہونا چاہیے تا کہ آپ پورے قد تک پہنچ سکیں۔ پورے قد تک پہنچنے کا معیار مسیح سے مشابہت رکھنا ہے۔ بڑھوتی کے دو بڑے علاقے ہیں: آپ کا شخصی علم اور یسوع مسیح کے ساتھ آپ کا شخصی تعلق اور بائبل پر مبنی مسیحی ایمان کے بارے آپ کی معلومات۔

4:15-16 آپ کا شخصی مقصد زیادہ سے زیادہ یسوع مسیح کے ہمشکل نظر آنے کے لئے شخصی ترقی کرنا اور عالمگیر کلیسیا کی بڑھوتی میں حصہ لینا ہونا چاہیے۔

-2 شخصی اطلاقات کی مثالیں۔

-a اب سے مَیں چند مسیحیوں کو مسیح کے پورے قد تک شاگرد بنانے کے لئے وقف کرنا چاہتا ہُوں۔ مَیں مسیح کے ساتھ تعلق میں ترقی کے لئے مسیحی رسم و رواج بنانے اور بائبل کی تعلیمات پر عمل کرنے میں اُن کی مدد کرنا چاہتا ہُوں۔

-b مَیں جماعت اور عالمگیر کلیسیا میں خدمت کے کچھ کام کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مسیحیوں کو تربیت دینا چاہتا ہُوں۔ مَیں کچھ لوگوں کو تیار کرنا چاہتا ہُوں کہ نئے مسیحیوں کو انجیل سُنائیں، شاگرد بنائیں اور آگے منادی کریں اور تعلیم دیں۔

قدم 5: دُعا **جواب** آ یئے ہم ہاری ہاری ایک سچائی کے متعلق دُعا کریں جو خُدا نے اِفسیوں 4:16 میں ہمیں سکھائی ہے۔(آپ نے اس بائبل سٹڈی کے دوران جو کچھ سیکھا ہے اپنی دُعا میں اُس کا جواب دیں۔ صرف ایک یا دو فقروں میں دُعا کرنے کی مشق کریں)۔(یاد رکھیں کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف معاملات کے متعلق دُعا کریں گے)۔

-5	دُعا (8منٹ)	شفاعت

دو دو یا تین تین کے گروپس میں دُعا جاری رکھیں۔ایک دُوسرے کے لئے اور دُنیا کے لوگوں کے لئے دُعا کریں۔

-6	گھر پر دوہرائی کے لئے (2منٹ)	اگلے سبق کے لئے

گروپ لیڈر۔گروپ کے ارکان کو گھر پہ یہ تیار کرنے کے لئے تحریری طور پر دیں یا اُن کو اس کی نقل کرنے دیں۔

-1 معاہدہ۔شاگرد بنانے کا عہد کریں:
کِسی دُوسرے شخص یا لوگوں کے گروپ کے ساتھ مل کر اِفسیوں 4:1-16 کی منادی کریں، تعلیم دیں یا بائبل سٹڈی کریں۔

-2 خُدا کے ساتھ شخصی وقت:
خروج 16:1-19:25 میں سے روزانہ نصف باب سے خُدا کے ساتھ شخصی وقت گذاریں۔پسندیدہ سچائی کا طریقہ کار استعمال کریں۔ نوٹس تیار کریں۔

-3 یاددہانی۔ رفاقت: اِفسیوں 2:8-9۔بائبل مُقدس کی پچھلی یاد کی ہُوئی 5 آیات کی روزانہ دوہرائی کریں۔

-4 دُعا: اس ہفتہ کسی خاص شخص یا چیز کے لئے دُعا کریں اور پھر دیکھیں کہ خُدا کر رہا ہے (زبور 5:3)۔

-5 اپنی نوٹ بک میں شاگرد بنانے کے متعلق نیا اندراج کریں۔خُدا کے ساتھ اپنا شخصی وقت، یاددہانی کے نوٹس، بائبل سٹڈی نوٹس اور اُن کی تیاری کو شامل کریں۔

سبق نمبر 33

-1	دُعا

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق کیلئے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

-2	پرستش (20منٹ) خُدا کُمہار ہے

موضوع: خُد کُمہار ہے۔

پڑھیں: یسعیاہ 29:16؛ یرمیاہ 18:1-10؛ (رومیوں 9:20-21)۔

-1 __کُمہار برتنوں کو اپنی مرضی سے بناتا ہے۔__

بیان کریں کہ پرانے وقتوں میں کُمہار کس طرح برتن بناتے تھے اور آج کل کس طرح بناتے ہیں۔ مٹی فیصلہ نہیں کرتی کہ کُمہار اس کا کیا بنائے گا۔

-2 __خُدا ہمارا کُمہار ہے اور ہم اُس کے ہاتھوں میں مٹی ہیں۔__

تین خاص باتیں:

-a خُدا کا ایک منصوبہ ہے کہ وہ ہم میں سے ہر ایک کو کیا شکل دیتا ہے۔ یاد رکھیں کہ وہ آپ سے محبت رکھتا ہے (یسعیاہ 43:4) اور آپ کی بابت ایک مقصد رکھتا ہے (یرمیاہ 29:11)۔

-b جب آپ گناہ کرنے کے بعد توبہ کریں گے تو خُداوند کو ترس آ جائیگا (وہ پشیمان ہوگا) اور وہ ہلاکت کی سزا نہیں دیگا جس کو وہ پہلے ارادہ رکھتا تھا۔

-c چنانچہ، جب آپ گناہ شروع کرتے ہیں تو خُداوند کو ترس آئیگا (پشیمان ہوگا) اور وہ اُس بھلائی پر دوبارہ غور کریگا جو پہلے آپ کے لئے کرنا چاہتا تھا۔

-3 __ہمیں اِس حقیقت کو کس طرح یاد رکھنا چاہئے کہ خُداوند کے ''دِل میں ترس آئے گا''۔__

پڑھیں، پیدائش 6:5-9۔ بائبل کی آیات میں یوں لگتا ہے کہ جیسے خُداوند اپنا ارادہ بدل لیتا ہے اور اس لئے اُس کے بارے پہلے سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ خُداوند اپنے پہلے کئے ہُوئے فیصلے پر غمگین اور پشیمان ہوتا ہے (خروج 32:9-14؛ یرمیا 18:7-10)۔

خُدا کا پشیمان ہونا اُس کے ابدی منصوبے کی تبدیلی کو بیان نہیں کرتا۔ یہ اُس منصوبے کے اظہار اور انتظام کی تبدیلی کو بیان نہیں کرتا۔

لوگوں کے بارے پشیمان ہونا پہلے سے نا قابلِ بیان ہے۔

بعض اوقات یہ صرف افسوس ہوتا ہے۔ لوگ اپنے گناہوں کے بُرے نتائج (تذلیل اور سزا) مال و دولت، خوشی، شہرت اور طاقت کا نقصان وغیرہ) سے خوف زدہ ہوتے ہیں۔ لیکن وہ نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ اپنی گنہگار راہ سے پھرتے ہیں۔ بعض اوقات یہ سچا پچھتاوا ہوتا ہے۔ لوگ اپنے کئے ہوئے گناہ سے سچی توبہ کرتے ہیں اور اُس سے باز آ جاتے ہیں (2- کرنتھیوں 7:8-11)۔

خُدا کے بارے پشیمان ہونا پہلے سے قابلِ بیان ہے۔

خُدا کا پشیمان ہونا بالکل اِنسانی پشیمانی جیسا نہیں۔ خُدا نا قابلِ اعتبار انسانوں اور نا قابلِ اعتبار بتوں کی طرح نہیں بدلتا۔ خُدا لاتبدیل ہے۔ خُدا ہمیشہ پاک اور راستباز رہتا ہے۔ خُدا لوگوں کو اُن کے گناہ کی سزا دیتا ہے (خروج 20:5) اور خُدا ہمیشہ رحم اور فضل کرنے والا رہتا ہے۔ خُدا توبہ کرنے والوں کو معاف فرماتا ہے (خروج 20:6)۔ قبل از وقت خُدا کے انتخاب اور مقصد میں اُس کے متعلق لوگوں کے رویہ اور جواب کو ہر وقت حساب میں لانا شامل تھا۔ اس لئے خُدا کا پشیمان ہونا لوگوں کے مسلسل گناہ اور بدی کے متعلق پاک اور راست ردِعمل ہے۔ یا خُدا کا پشیمان ہونا لوگوں کی توبہ اور تابعداری کے متعلق رحم دِل اور مہربان ردِعمل ہے۔ خُدا کا پشیمان ہونا، انسانی تاریخ میں لوگوں کے رویہ کی تبدیلی کے باعث اُس (خُدا) کے ابدی مقصد کے عمل درآمد کے بارے فیصلہ کی حاکمانہ اور طے شُدہ تبدیلی ہے۔

خُدا اپنے خوف کو تبدیل کرتا ہے۔

ایک طرف خُدا پیار بھری مہربانی میں اپنے فیصلے کو تبدیل کریگا اور اور اگر اُس کے لوگ بدی یا اُس کی نافرمانی کریں تو اُن سے کئے ہوئے وعدے نہیں توڑیگا (یرمیاہ 8:7)۔

خُدا اپنا وعدہ تبدیل کرتا ہے۔

دوسری طرف خُدا پاک غُصہ میں اپنا فیصلہ تبدیل کریگا اور اگر اُس کے لوگ بدی یا اُس کی نافرمانی کریں تو وہ اپنا وعدہ نہیں توڑیگا (یرمیاہ 18:9-10؛ 2- تیمتھیس 2:13؛ اپنے خوف کو اُٹھانے میں دیانتدار ہے (متّی 10:33)۔

خُدا کے ابدی منصوبے کے انکشاف اور عمل میں خُدا کی باتوں اور کاموں کی تبدیلی کا مقصد (جو خُدا کا پشیمان ہونا کہلاتا ہے) لوگوں کو توبہ کی طرف لانا اور اُس کے سبب سے منصوبے کو پوری طرح عمل میں لانا ہے۔

گروپ لیڈر، خُدا کی کُمہار ہونے کی خصوصیت کے لئے تین تین کی چھوٹی جماعتوں میں اُس کی پرستش کریں۔

-3	**بیان کریں (20 منٹ)۔** خروج

آپ نے خُدا کے ساتھ شخصی وقت کے دوران (خروج 16:1-19:25) سے جو کچھ سیکھا ہے اُس کو باری باری بیان کریں (یا اپنے نوٹس میں پڑھیں)۔ بیان کرنے والے شخص کو سنجیدگی سے سُنیں اور جو کچھ وہ بولتا ہے اُس پر بحث نہ کریں۔

A- (تعریف) اِطلاق کیا ہوتا ہے؟

تعلیم۔ اطلاق کا مطلب ہے خُدا جو چاہتا ہے اُس کا جواب دینا۔ یہ خُدا کے کلام کی فرمانبرداری کرنا ہے۔ یہ ترقی کرنے اور تبدیل ہونے کے لئے خدا کے کلام کو استعمال کرنا ہے۔ یہ دوسرے لوگوں کے ترقی کرنے اور تبدیل ہونے میں اُن کی مدد کے لئے خُدا کے کلام کو استعمال کرنا بھی ہو سکتا تھا۔

آپ کا بائبل پڑھنا اور تحقیق کرنا زندگی تبدیل کرنے والا تجربہ ہو سکتا ہے جب آپ بھروسہ اور فرمانبرداری کرتے ہیں تو آپ کو یقین رکھنے کی ضرورت ہے کہ جو سچائی آپ نے دریافت کی ہے وہ آپ کی زندگی کو بدل دے گی اور آپ کو ضرورت ہے کہ اپنے آپ کو وقف کریں اور اُس پر عمل کریں جو خُدا نے کرنے کا حکم دیا ہے۔ پھر آپ یقیناً بدل جائیں گے۔ ایمان کے بغیر بائبل پڑھنا یا مطالعہ خُدا کو پسند نہیں آ سکتا۔ عمل کے بغیر بائبل پڑھنا یا مطالعہ کرنا مکمل نہیں ہوتا۔ بائبل کی پڑھائی یا مطالعہ ختم کرنے کے بعد آپ کو خود سے مندرجہ ذیل سوال پوچھنا چاہئے ''خُدا کیا جواب چاہتا ہے؟، خُدا کو کیا جواب پسند ہے؟، جو کچھ میں نے پڑھا ہے اُس سے خُدا کیا چاہتا ہے کہ میں کروں؟''۔

یہ محض آپکا تصور نہیں جیسے سوال ہے کہ ''یسوع کیا کریگا؟'' مگر بائبل کی حقیقت ہے ''دراصل یسوع نے کیا تعلیم دی۔ کیا حکم دیا، کیا کرنے سے منع کیا اور کیا کرنے کا حکم دیا؟''۔ اِن سوالات کے لئے ہمارا جواب ہمارے تصور پر مبنی نہیں ہونا چاہئے کہ یسوع کیا کرتا ہے بلکہ بائبل میں خُدا کے انکشاف پر ہونا چاہئے۔

B- (قائلیت) بائبل پر مبنی سچائیوں کا اِطلاق کرنا کیوں اہم ہے؟

بائبل میں فرمانبرداری کا تعلق مسیحی زندگی کے چند اہم ترین پہلوؤں سے ہے۔

دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ مندرجہ ذیل عبارتوں میں مسیحی زندگی کے کس پہلو کا تعلق فرمانبرداری سے ہے؟

1- **پڑھیں**: متی 22-7:21۔ **نجات کے لئے فرمانبرداری بہت اہم ہے۔**

نوٹس، بائبل میں بادشاہی کے اندر داخل ہونے کا مطلب ہمیشہ نئے سر سے پیدا ہونا (یوحنا 8-3:3) یا نجات پانا ہوتا ہے (مرقس 27-10:24) اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کچھ نیک اعمال کے سبب نئے سر سے پیدا یا نجات یافتہ ہوتے ہیں (افسیوں 10-2:8)۔ خُدا باپ کی مرضی پوری کرنا آپ کو نجات بخشتا ہے۔ یوحنا 29-6:27 کے مطابق خدا باپ کی مرضی پوری کرنا یسوع مسیح (جسکو خُدا باپ نے بھیجا ہے) پر ایمان لانا ہے۔

2- **پڑھیں**: متی 27-7:24۔ **ایک عقلمند شخص بننے کے لئے فرمانبرداری ضروری ہے۔**

نوٹس، فرمانبرداری سے خالی علم بیوقوفی ہے۔ وہ علم جو عمل میں لایا جائے وہ حکمت ہے۔

3- **پڑھیں**: لوقا 6:46۔ مسیح کو خُداوند ماننے کے لئے فرمانبرداری ضروری ہے۔

نوٹس۔ فرمانبرداری یسوع مسیح سے آپ کی اطاعت کی تصدیق کرتی ہے۔ یہ تصدیق کرتی ہے کہ مسیح حقیقت میں آپ کا خُداوند اور بادشاہ ہے۔ فرمانبرداری روح سے معمور زندگی کی ظاہری نشانی ہے۔

-4 **پڑھیں:** لوقا 6:47-49۔ **استحکام اور قوت کے لئے فرمانبرداری اہم ہے۔**

نوٹس۔ مسیحی زندگی اور خدمت کی مضبوط بُنیاد ڈالنے کے لئے فرمانبرداری بہت اہم ہے۔ صرف جب آپ یسوع مسیح کی باتوں پر عمل کرتے ہیں تب ہی اپنی مسیحی زندگی کی مضبوط نشوونما کر سکتے ہیں۔ زندگی میں مُشکلات کو برداشت کر سکتے اور گُناہ پر غالب آ سکتے ہیں۔

-5 **پڑھیں:** یعقوب 2:17-22 **ایمان کے لئے فرمانبرداری اہم ہے۔**

نوٹس۔ فرمانبرداری ثابت کرتی ہے کہ آپ کا ایمان سچا ہے۔ فرمانبرداری آپ کے ایمان کو آپ کی زندگی میں زندہ اور موثر بناتی ہے۔ فرمانبرداری کے بغیر آپ کا ایمان صرف عقلی یا مُردہ ہے۔

-6 **پڑھیں:** یوحنا 14:21-23۔ **محبت کے لئے فرمانبرداری اہم ہے۔**

نوٹس۔ آپ یسوع مسیح کے حکموں پر عمل کرنے سے دکھاتے ہیں کہ آپ اُس سے سچی محبت رکھتے ہیں۔ فرمانبرداری خُدا کی محبت اور حضوری کا شخصی تجربہ کرنے کا راستہ ہے۔

-7 **پڑھیں:** عبرانیوں 10:35-36۔ **خُدا کے وعدے اور بخشش حاصل کرنے کے لئے فرمانبرداری بہت اہم ہے۔**

نوٹس۔ خُدا کا وعدہ آپ صرف اُس وقت حاصل کریں گے جب اُس کی مرضی کو پوری کریں گے۔

-8 **پڑھیں:** 1-یوحنا 3:22۔ **دُعا کے لئے فرمانبراری اہم ہے۔**

نوٹس۔ جب آپ خُدا کے حکموں کو مانتے اور وہی کچھ کرتے ہیں جو اُس کو پسند ہے تب آپ اپنی دُعا کا جواب حاصل کرتے ہیں۔

-9 **پڑھیں:** متّی 28:18-20۔ **شاگرد بننے کے لئے فرمانبرداری اہم ہے۔**

نوٹس۔ جب آپ یسوع مسیح کے حکموں پر عمل کرتے ہیں تب آپ اُس کے سچے شاگرد ہوتے ہیں۔

خلاصہ: خُدا نے آپ کو بائبل صرف اس لئے نہیں دی ہے کہ آپ سچائی کو جانیں بلکہ اس لئے بھی کہ آپ کی زندگی تبدیل ہو۔ بائبل کی سچائیوں کا اطلاق کرنا زیادہ سے زیادہ مسیح کے ہمشکل بننا ہے۔

-C (طریقہ کار)۔ بائبل پر مبنی سچائیوں کے مکمل اطلاق پر غور کرنا۔

-1 **بائبل کی درست ترجمانی۔**

تعلیم۔ بائبل کی سچائیوں کا اطلاق کرنے سے پہلے آپ کو چاہیے کہ بائبل کی عبارت کی درست ترجمانی کریں۔ دیکھیں سبق 29۔ اطلاق کرنے کے لئے بائبل کی ترجمانی کی ترجیحات کے چار اہم اُصول مندرجہ ذیل ہیں:

بائبل بے خطا ہے۔
بائبل میں بیان کردہ انکشاف ہمیشہ سچ ہے (متی 24:35)۔ بے شک بائبل کی سچائیاں لاخطا ہیں۔ ہماری سمجھ اور ان سچائیوں کا اطلاق دونوں محدود ہیں اور بعض اوقات ناقص ہوتی ہیں کیونکہ ہم گنہگار ہیں اور کامل نہیں۔

بائبل صرف ایک معنی رکھتی ہے۔
خُدا سچا ہے (ططُس 1:29) اور اپنا مقصد واضح طور پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ بائبل سچائی ہے (یوحنا 17:17) اس لئے بائبل کی عبارت میں دو معنی نہیں ہوتے۔ بائبل کے الفاظ صرف وہی معنی رکھتے ہیں جو خُدا چاہتا تھا۔ جب آپ بائبل پڑھتے اور مطالعہ کرتے ہیں تو آپ کو خُدا کا ارادہ سمجھنا چاہیے۔

بائبل اپنے ساتھ تضاد نہیں رکھتی۔
بائبل ایک اتحاد اور ایک مُکاشفہ ہے۔ پرانا عہد نامہ اور نیا عہد نامہ ایک دوسرے کے ضمیمے ہیں۔ پرانا عہد نامہ نئے عہد نامہ کی تیاری کرتا ہے اور نیا عہد نامہ پرانے عہد نامہ کی تکمیل کرتا ہے۔ بائبل کے اندر خُداوند کے مُکاشفہ میں پیش قدمی ہے۔ چنانچہ، پرانے عہد نامہ کی وضاحت نئے عہد نامہ کی روشنی میں کریں اور بائبل کی ہر آیت کی وضاحت پوری بائبل کے سیاق وسباق میں کریں۔

بائبل خود اپنی ترجمانی ہے۔
تشبیہی کلام، تمثیلیں، شاعری اور نبوت ضرور ہے کہ ہر کسی کی تشریح اُنکے اپنے اُصولوں کے مطابق کی جائے۔ اکثر دوہرائی ہُوئی تعلیمات کو ترجیح دینی چاہیے۔ کہری تعلیمات، غیر واضح تعلیمات کی تشریح میں مدد دیتی ہیں۔ نئے عہد نامہ کی تعلیمات پرانے عہد نامہ کی نبوتوں پر سے پردہ ہٹاتی ہیں۔

2- مختلف ممکن اطلاقات پر غور کریں۔

تعلیم۔ ایک شخصی اطلاق بنانے کے لئے ہمیشہ مختلف اطلاقات پر غور کریں۔
ایک چھوٹی جماعت میں ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کریں اور عبارت میں سچائیوں کے ممکن اطلاقات کی فہرست جمع کریں۔

a- ایک سچائی میں کئی اطلاقات ہو سکتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ ایک اطلاق خُدا کی خواہشات کا ایک جواب ہوتا ہے۔ بے شک، بائبل کی ایک عبارت میں ایک سچائی صرف ایک حقیقت ہوتی ہے اس کی سچائی کا اطلاق مختلف لوگوں اور مختلف حالات کے لئے فرق فرق ہوسکتا ہے۔ ایک سچائی میں کئی اطلاقات ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ، اُن ممکن اطلاقات میں سے کوئی بھی بائبل کی سچائی سے متضاد نہیں ہوسکتی۔

پڑھیں: خروج 20:15۔

تبادلہ خیال کریں۔ اس ایک حکم (ایک سچائی) کے مختلف اطلاقات پر تبادلہ خیال کریں۔

نوٹس: اس سچائی کے ممکن اطلاقات مندرجہ ذیل ہیں:

- ایک شاپنگ سنٹر میں آپ برائے فروخت اشیا کی چوری نہیں کرینگے۔
- آپ اپنے کام کی جگہ یا کمپنی کے پیسہ میں غبن نہیں کریں گے۔
- گھر پر بچے بسکٹ وغیرہ نہیں چرائیں گے۔
- ذرائع ابلاغ میں آپ جملہ حقوق محفوظ والی موسیقی یا چھپا ہوا مواد نہیں چرائیں گے۔

اسی طرح، ہر سچائی کے لئے مختلف ممکن اطلاقات پر غور کریں جس کا آپ مطالعہ کر رہے ہیں اور ان کو قلم بند کر لیں۔

b- سوالات جو ممکن اطلاقات کے بارے سوچنے میں آپ کی مدد کرتے ہیں۔

<u>"خدا مجھے کیا بتانا چاہتا ہے؟"</u> اطلاقات <u>معلومات</u> کے علاقہ میں۔

آپ مندرجہ ذیل پر غور کر سکتے ہیں "کیا کوئی معلوم کرنے والی نئی حقیقت ہے؟"، "کیا کوئی نتیجہ سمجھنا ہے؟"، "کیا کوئی تعلیم سیکھنی ہے؟"، "کیا کوئی فہم حاصل کرنا ہے؟"، کیا کوئی سچائی ذہن نشین کرنی ہے؟"، "خدا کیا چاہتا ہے کہ میں ایمان رکھوں؟"۔

<u>"خدا کیا چاہتا ہے کہ میں ایمان رکھوں؟"</u> اطلاقات <u>ایمان</u> کے علاقہ میں۔

آپ مندرجہ ذیل پر غور کر سکتے ہیں: "کیا کسی سچائی پر ایمان لانا ہے؟"، "کیا کوئی قاملیت قائم کرنی ہے؟"، "کیا کسی وعدے کا دعویٰ کرنا ہے؟"، "کیا کوئی ایسا علاقہ ہے جس میں خدا چاہتا ہے کہ میں اُس (خدا) پر ایمان لاؤں؟"۔ "خدا کیا چاہتا ہے کہ میں ہُوں؟"۔

<u>"خدا کیا چاہتا ہے کہ میں ہُوں؟"</u> اطلاق <u>کردار</u> کے علاقہ میں ہے:

آپ مندرجہ ذیل پر غور کر سکتے ہیں: "کیا کوئی خوبی قائم کرنی ہے؟"، "کیا کوئی رویہ تبدیل کرنا ہے؟"، "کیا کوئی احساس؟ ظاہر کرنا یا دبانا ہے؟"، کیا کوئی حوصلہ افزائی کرنی ہے؟"، کیا کوئی خصوصیت عمل میں لانی ہے؟"۔ "خدا کیا چاہتا ہے کہ میں کروں؟"۔

<u>"خدا کیا چاہتا ہے کہ میں کروں؟"</u> اطلاق <u>رویہ</u> کے علاقہ میں۔

آپ مندرجہ ذیل پر غور کر سکتے ہیں: "کیا کسی حکم کو ماننا ہے؟"، کیا کسی تعلیم پر عمل کرنا ہے؟"، "کیا کسی انتباہ پر توجہ دینی ہے؟"، "کیا کوئی فیصلہ یا چناؤ کرنا ہے؟"، "کیا کوئی بدکاری چھوڑنی ہے؟"، "کیا کوئی اچھی عادت شروع کرنی ہے؟"، "کیا کوئی تعلق بحال کرنا ہے؟"، "کیا کسی گناہ سے بچنا ہے؟"، "کیا کسی نمونہ کی پیروی کرنی ہے؟"، "کیا کوئی خبر سنانی ہے؟"، "کیا خدا کی حمد اور شکر گذاری کی کوئی وجہ ہے؟"۔

c- مختلف اقسام کے اطلاقات۔

کچھ اطلاقات کسی عمل کو <u>روک</u> دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ بُری کتابیں پڑھنا بند کر دیتے ہیں۔

کچھ اطلاقات کسی عمل کو <u>شروع</u> کر دیتے ہیں مثال کے طور پر آپ اچھے دوستوں سے ملنا شروع کر دیتے ہیں۔

کچھ اطلاقات کسی عمل کو بڑھایا گھٹا دیتے ہیں۔مثال کے طور پر، آپ زیادہ وقت اپنے شریکِ حیات اور بچوں کے ساتھ گذارتے ہیں یا عیش وعشرت کی چیزیں خریدنے پر کم پیسہ خرچ کرتے ہیں۔

بعض اطلاقات جلدی سے پورے ہوجاتے ہیں۔بعض اطلاقات تبدیلی کے طویل عمل کا حصہ ہوتی ہیں مثال کے طور پر آپ کوئی خاص عادت یا اپنی زندگی میں کردار کی کوئی خصلت بدلنا چاہتے ہیں۔ایک خاص عادت یا کردار کی خصلت کی تبدیلی وقت لیتی ہے۔اس میں مہینے یا سال لگ سکتے ہیں اور تبدیلی کے عمل کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں ٹھیک ٹھیک کیا گیا ہے:

جب آپ ایک خیال بوئیں گے تو عمل کاٹیں گے۔
جب آپ عمل بوئیں گے تو عادت کاٹیں گے۔
جب آپ عادت بوئیں گے تو کردار کاٹیں گے۔
جب آپ کردار بوئیں گے تو قسمت کاٹیں گے۔

D- (طریقہ کار)۔ بائبل کی سچائیوں کو "شخصی اطلاقات بنانا"۔

تعلیم۔بائبل کی جس عبارت کو آپ پڑھ رہے ہیں جب اس کے ممکن اطلاق کی فہرست بنا چکیں تو ایک ممکن اطلاق کو چُن لیں اور اس کو اپنا شخصی عمل بنا لیں جس پر آنے والے ہفتہ کے دوران عمل کرنا چاہتے ہیں۔

1- <u>ایک شخصی اطلاق چُن لیں۔</u>

آپ سوال پوچھنے سے شخصی اطلاق بنائیں کہ: "خُدا مجھ سے کیا جواب چاہتا ہے؟"۔
اپنی مختصر فہرست میں سے ایک ممکن اطلاق چُن لیں۔

2- <u>مندرجہ ذیل پانچ اقدام میں اپنا شخصی اطلاق لکھیں۔</u>

قدم 1۔ بائبل کا حوالہ "بائبل پر مبنی کونسا ذریعہ میرے اطلاق کے لئے ہے؟"۔
بائبل کا حوالہ قلم بند کریں، مثال کے طور پر خروج 20:15۔
قدم 2۔ بائبل کی سچائی "بائبل کی یہ عبارت کیا کہتی ہے؟"۔
عبارت کی تشریح کرنے کی کوشش کریں اور اس کو قلم بند کرلیں۔مثال کے طور پر، خُدا چوری سے نفرت کرتا ہے۔
قدم 3۔ میری ضرورت "خُدا مجھ سے کیا فرماتا ہے؟"۔اس سچائی کی روشنی میں میری موجودہ ضرورت کیا ہے؟" "مَیں اس سچائی سے کس طرح فرق زندگی گذار رہا ہوں؟"۔"یہ سچائی مجھے کس طرح تبدیلی کی تحریک دیتی ہے؟" "یہ سچائی مجھے مطلوبہ علاقہ میں مزید ترقی کی تحریک کس طرح دیتی ہے؟"۔
قلم بند کریں کہ "خُدا آپ کی تبدیلی کس طرح چاہتا ہے"۔مثال کے طور پر، خُدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ مَیں اپنے مالک کا وقت چُرا رہا تھا۔

قدم4۔ میرا عمل، ''خُدا کیا چاہتا ہے کہ مجھے معلوم ہو،مَیں کیا ایمان رکھوں، کیاسوچوں یا خاص طور پر کیا کروں؟''۔

عمل کا ایک خصوصی منصوبہ تحریر کریں جو خُدا چاہتا ہے کہ آپ کریں۔ اپنے عمل کو ہمیشہ سادہ رکھیں جو سمجھنے کے قابل ہو۔ حقیقت پر مبنی ہو اور قابلِ اعتماد ہو۔ اگر آپ کا عمل، رویہ، عادت یا کردار کی تربیت کے علاقہ میں ہے تو پھر منصوبہ بندی کریں کہ باہوش طریقہ سے اور سوچ سمجھ کر کتنا عرصہ اس پہلو پر کام کرنا چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر مَیں نے خُدا سے عہد کیا ہے کہ اپنا کام عین وقت پر شروع کرونگا اور اپنے کام کے مُقررہ گھنٹے پورے کرنے سے پہلے کام نہیں چھوڑونگا۔

قدم5۔ میری دُعا، ''خُدا کے جواب میں میری دُعا کیا ہے؟

جو کچھ آپ نے خُدا سے کہا اور جو کچھ پوچھا ہے اس کو مختصر تحریر کریں۔ مثال کے طور پر ''اے پیارے آسمانی باپ! مجھے معاف فرمادے کہ مَیں اپنے مالک کا وقت چُرا تا رہا ہوں۔ جتنے گھنٹے مجھے کام کرنا چاہیے اُن کو پورا کام کرنے میں میری مدد کر''۔

3- اپنے پچھلے شخصی اطلاقات کو چیک کریں۔

اگر ممکن ہو تو یقین کرنے کا ایک راستہ نکالیں کہ آپ نے اپنے شخصی اطلاقات کو پورا کیا ہے۔ مثال کے طور پر:

- آپ اپنے اطلاق کے بارے اپنے دوست یا روحانی اُستاد کو بتا سکتے ہیں جو چیک کر کے آپ کی حوصلہ افزائی کر سکتے جب تک کہ آپ اس کو مکمل نہ کرلیں۔
- آپ اپنے اطلاقات کو اپنی دُعائیہ فہرست میں لکھ کر اُن پر مستقل دُعا کر سکتے ہیں۔
- آپ اپنے اطلاق کی ایک یادداشت کو آئینہ پر چپکا کر رکھ سکتے ہیں۔
- چند لمحوں کے لئے امتحان کریں۔ آپ کے اپنا امتحان کرنے کے علاقوں میں سے ایک ہے کہ آپ کے شخصی اطلاق نے آپ کی مدد کس طرح کی۔

E- (مشق)۔ بائبل کی سچائیوں کو قلم بند کریں۔

تعارف۔ یہ مشق اکیلے یا چھوٹی جماعت میں کریں۔ یہ مشق ممکن اطلاقات کی مختصر فہرست جمع کرتی ہے اور یہ مشق شخصی اطلاقات کو پانچ اقدامی طریقہ میں تحریر کرنے کی ہے۔

1- ممکن اطلاقات کی مختصر فہرست جمع کرنے کی مشق۔

پڑھیں۔ امثال 3:1-10۔

گفتگو کریں۔ مندرجہ ذیل مثالیں صرف ممکن اطلاق کی ہیں۔ ان آیات کے ممکن اطلاقات اور بھی ہو سکتے ہیں۔

امثال 3:1-2۔

ایک ممکن اطلاق تعلیم اور حکم کو یاد رکھنا ہے۔

دوسرا ممکن اطلاق، جب کوئی دوسرا منادی کرے یا تعلیم دے تو اس کے نوٹس بنانا ہے۔

امثال 3:3-4۔

ایک ممکن اطلاق، کسی کے لئے محبت سے کچھ کرنے کے ذریعے اس محبت کا اظہار کرنا ہے۔ مثال کے طور پر مَیں اپنے بچے کے ساتھ پارک جانے کا وقت نکال کر اس سے محبت کا اظہار کرتا ہوں۔

امثال 3:5-6۔

ایک ممکن اطلاق ہے ضدی اور خود مختار ہونے کے باوجود عقلمند اور ماہر کی مشورت سننا۔
ایک اور ممکن اطلاق ہے ہمیشہ کوئی عمل یا فیصلہ کرنے سے پہلے دُعا کرنا۔

امثال 3:7-8۔

ایک ممکن اطلاق ہے غلط جگہ پر جانے سے بچنا۔
ایک اور ممکن اطلاق ہے کسی بدکار شخص سے کنارہ کشی کرنا جو مجھ پر بُرا اثر ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک اور ممکن اطلاق ہے کسی نقصان دہ عادت کو چھوڑ دینا۔

امثال 3:9-10۔

ایک ممکن عمل ہے ہر مہینے مسیحی منسٹری کو ایک معقول رقم دینا۔
ایک اور ممکن عمل ہے اپنا گھر مسیحیوں کے اجتماع کے لئے فراہم کرنا۔

-2 <u>پانچ اقدامی طریقہ میں شخصی عمل کو لکھنے کی مشق کریں۔</u>

تقسیم۔ جماعت کو دو دو افراد کی چھوٹی جماعتوں میں تقسیم کریں۔
چناؤ۔ ہر جوڑا مندرجہ بالا ممکن اطلاقات کی فہرست سے ایک اطلاق چُن لے۔
تحریر کریں۔ پانچ اقدام کو استعمال کرتے ہوئے ہر جوڑا ایک شخصی اطلاق لکھے۔
بیان کرنا۔ ہر جوڑا جماعت کے سامنے اپنے شخصی اطلاق کو پڑھے۔ (مندرجہ ذیل مثالیں دیکھیں)۔

قدم 1۔ بائبل کا حوالہ "میرے عمل کے لئے بائبل کا ذریعہ کونسا ہے؟"۔
امثال 3:5-6 "سارے دِل سے خُداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔ اپنی سب راہوں میں اس کو پہچان اور وہ تیری راہنمائی کریگا"۔
قدم 2۔ بائبل کی سچائی "بائبل کی ہر عبارت کیا کہتی ہے؟"۔
صرف سوچنے اور عمل کرنے کے علاوہ مسیحیوں کو عمل کرنے سے پہلے سوچنا اور دُعا کرنا چاہیے۔
قدم 3۔ میری ضرورت "خُدا مجھ سے کیا کہتا ہے؟"۔ "اس سچائی کی روشنی میں میری موجودہ ضرورت کیا ہے؟"۔
مَیں جلد باز ہوں۔ مَیں اکثر عمل کرنے سے پہلے دُعا نہیں کرتا اور نہ خُدا سے حکمت، قوت اور محبت مانگتا ہوں۔ مَیں خُدا پر زیادہ توکل کرنے والا بننا پسند کرونگا۔

قدم 4۔ میرا عمل۔ ''خُدا کیا چاہتا ہے کہ مَیں جاؤں، ایمان رکھوں، ہُوں یا کروں؟''۔

میرا عملی منصوبہ ہر اہم کام یا ذمہ داری کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے دُعا کرنا ہے۔ مَیں اس پر دو ہفتے عمل کرنا چاہتا ہُوں۔

قدم 5۔ میری دُعا ''خُدا کے جواب میں میری دُعا کیا ہے؟''۔

''اے پیارے آسمانی باپ! میری مدد کر کہ مَیں خُود مختاری چھوڑنے اور لوگوں سے بات کرنے کا فیصلہ کرنے سے پہلے یا کہیں جانے سے پہلے دُعا کروں، میری مدد کر کہ اپنی سب راہوں میں تیرا اقرار کروں۔ یسوع کے نام میں۔ آمین''۔

-5	دُعا (8 منٹ) خُدا کے کلام کے جواب میں دُعا کریں۔

آج آپ نے جو کچھ سیکھا ہے اُس کے جواب میں خُدا سے باری باری دُعا کریں۔ یا گروپ کو دو دو یا تین تین میں تقسیم کریں اور جو کچھ آپ نے آج سیکھا ہے اُس کے جواب میں خُدا سے دُعا کریں۔

-6	**گھر پر اگلے سبق کی تیاری کے لئے (2 منٹ)**

گروپ لیڈر: ارکان کو گھر پر تیاری کے لئے یہ تحریری طور پر دیں یا اُن کو اس کی نقل کرنے دیں۔

-1 عہد: شاگرد بنانے کا عہد کریں۔
''عملی اطلاقات'' کی منادی یا تعلیم دیں اور کسی دُوسرے شخص یا جماعت کے ساتھ اُس کا مطالعہ کریں۔

-2 خُدا کے ساتھ شخصی وقت۔ ہر روز گنتی 11:1-14-45 سے خُدا کے ساتھ شخصی وقت گذاریں۔ پسندیدہ سچائی کا طریقہ استعمال کریں۔ نوٹس بنائیں۔

-3 بائبل سٹڈی: گھر پر اگلی بائبل سٹڈی کی تیاری کریں۔ 1-پطرس 5:17۔ موضوع ''مسیحی خاندان کا کردار کیا ہے؟'' بائبل سٹڈی کا پانچ اقدامی طریقہ استعمال کریں اور نوٹس بنائیں۔

-4 دُعا: اس ہفتہ کسی خاص شخص یا خاص چیز کے لئے دُعا کریں اور دیکھیں کہ خُدا کیا کر رہا ہے (زبور 5:3)۔

-5 اپنی نوٹ بک میں شاگرد بنانے کے متعلق نوٹس میں اضافہ کریں۔ پرستش کے نوٹس، تعلیمی نوٹس اور اس تیاری کے نوٹس شامل کریں۔

سبق نمبر 34

1-	دُعا

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق کیلئے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

2-	بیان کریں (20 منٹ) گنتی

باری باری اُس میں سے مختصر بیان کریں (یا اپنے نوٹس میں سے پڑھیں) جو آپ نے بائبل کی دی ہُوئی عبارت میں سے شخصی طور پر خُدا کے ساتھ وقت سے سیکھا ہے (گنتی 45-14-11:1)۔

بیان کرنے والے کو سُنیں۔ اُس کو سنجیدگی سے لیں اور قبول کریں۔ جو کچھ وہ بولتا ہے اُس پر بحث نہ کریں۔

3-	یاددہانی (20 منٹ) نجات بوسیلہ ایمان

A- غوروخوض

پڑھیں یوحنا 13-1:9 ''حقیقی نُور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دُنیا میں آنے کو تھا۔ وہ دُنیا میں تھا اور دُنیا اُس کے وسیلہ سے پیدا ہُوئی اور دُنیا نے اُسے نہ پہچانا۔ وہ اپنے گھر آیا اور اُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں خُدا کے فرزند ہونے کا حق بخشا یعنی جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ نہ خُون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ خُدا سے پیدا ہُوئے''۔

مندرجہ ذیل یاد کی ہُوئی آیات کو سفید یا سیاہ بورڈ پر اس طرح لکھیں:

نجات بوسیلہ ایمان: یوحنا 1:12
لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں خُدا کے فرزند ہونے کا حق بخشا یعنی جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ یوحنا 1:12

اپنے کارڈ کی پُشت پر بائبل کے حوالہ کو لکھیں۔

1- <u>نجات عالمگیر نہیں۔</u>

یسُوع مسیح ''ہے حقیقی نُور جو دُنیا کو روشن کرتا ہے''۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر کسی کو نجات دیتا ہے۔ یوحنا 1:9 اور 1- تیمتھیس 2:4،4:10؛ ططس 2:11 اور 2-پطرس 3:9 عالمگیر نجات کی تعلیم نہیں دیتے۔ اس سے یہ مُراد نہیں کہ یسُوع مسیح انجیل سُننے والے ہر شخص کو روشن کرتا ہے۔ وہ نجات کا پیغام سُننے والے سب لوگوں کو ایک حد تک روحانی باتوں کی سمجھ دیتا ہے۔ چنانچہ، انجیل سُننے والوں کی اکثریت انجیل کا مناسب جواب نہیں دیتی۔ سیاق و سباق واضح طور پر تعلیم دیتا ہے کہ دُنیا نے یسُوع مسیح کو نہ پہچانا (اس اقرار نہ کیا) اور نہ اس کو خُوش آمدید کہا (اس کو قبول نہ کیا) (یوحنا 11-1:10)۔

اُس کے نُور اور روشنی حاصل کرنے والوں میں سے بہت سارے آج بھی تاریکی کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ نُور کو دیکھتے تو ہیں مگر اُس کے پاس نہیں آتے (یوحنا 3:19-21)۔ جن لوگوں نے ایک بار روشنی پائی اور بعد میں دُور ہو گئے اُن کو (کسی انسانی ذریعے سے) واپس توبہ میں نہیں لایا جا سکتا (عبرانیوں 6:4-8؛ مرقس 10:22)۔

2- ضرور ہے کہ نجات قبول کی ہو یعنی ایمان لایا ہو۔

قبول کرنے کا مطلب ہے ہوشیاری سے پکڑ لینا۔

تاریکی نے نُور یسوع مسیح کو قبول نہ کیا (نہ سمجھا) (یوحنا 1:5)۔ دُنیا نے یسوع کو نہ پہچانا (اقرار نہ کیا) (یوحنا 1:10) اُس کے اپنوں یعنی اسرائیل نے یسوع مسیح کو خوش آمدید نہ کیا (قبول نہ کیا) (یوحنا 1:11)۔ تاہم جتنوں نے یسوع مسیح کو خوش آمدید کہا (قبول کیا) سے مُراد ہے کہ جتنے لوگ یسوع مسیح پر ایمان لائے یسوع مسیح نے اُن کو خُدا کے فرزند بننے کا حق بخشا (یوحنا 1:12)۔ نجات یسوع مسیح کی پابند ہے (یوحنا 14:6؛ اعمال 4:12؛ 1- یوحنا 5:11) اور نجات پانے کے لئے ضرور ہے کہ انسان یسوع مسیح کے نجات دہندہ ہونے کا اقرار کرے۔ اپنے دِل اور اپنی زندگی میں اُس کو خوش آمدید کہے اور ہوشیاری سے یسوع مسیح کو اور نجات کو تھام لے جو اُس (یسوع) نے اپنے مرنے اور جی اُٹھنے سے خرید لی ہے۔

جتنوں نے اُسے قبول کیا۔

یوحنا 1:12 لغوی طور پر کہتا ہے کہ "جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں خُدا کے فرزند ہونے کا حق بخشا"۔ جس وقت یہودیوں نے بطور ایک قوم نجات دہندہ کو رَد کیا تو اُس کے ساتھ ہی یہودیوں اور غیر قوموں میں سے لوگوں نے انفرادی طور پر اُس کو قبول کیا۔ لفظ "جتنوں نے" وہی معنی رکھتا ہے جو یوحنا 3:16 میں "جو کوئی" رکھتا ہے۔ یہ کوئی بات نہیں کہ وہ شخص یہودی ہے یا غیر قوم۔ اب سے لوگ شہریت یا جسمانی اولاد کی حیثیت کے بغیر ہی نجات کی عظیم روحانی نعمت حاصل کرتے ہیں۔

3- نجات انسان کو خُدا کا فرزند بنا دیتی ہے۔

لفظ "حق" کے معنی۔

یونانی لفظ کا ترجمہ "حق" یا "اعزاز" کیا جا سکتا ہے۔ یہودی اکثر اپنے موروثی حقوق پر فخر کرتے تھے اور اپنے آپ کو "ابرہام کی نسل" کہتے تھے (یوحنا 8:33)۔ یہودیوں اور نیکدیمس کا ماننا تھا کہ انسان خُدا کے سامنے اپنا روحانی مقام جسمانی یا حیاتیاتی وجوہات سے حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ کوئی بھی شخص پیدائشی یا فطری نسل ہونے سے خُدا کا فرزند نہیں بنتا (رومیوں 9:6-9)۔ کوئی بھی شخص پیدائشی "مسیحی" نہیں ہوتا۔ خُدا کے فرزند بننے کا حق صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے (مثلاً یسوع مسیح کو خوش آمدید کہنے اور ہوشیاری سے اُس کی بادشاہی کو تھام لینے سے) سے ملتا ہے۔

خُدا کا فرزند۔

ایک ایماندار روحانی طور پر خُدا کا فرزند، لے پالک ہونے سے بنتا ہے (اِفسیوں 1:5؛ رومیوں 8:15) اور روحانی طور پر خُدا کا فرزند نئی پیدائش سے بنتا ہے (یوحنا 1:13؛ رومیوں 8:16)۔ پولس اور یوحنا رسول دونوں کی نظر میں نجات کسی مذہب میں جسمانی طور پر پیدا ہونے اور مذہبی ہونے سے نہیں بلکہ روحانی طور پر نئے مخلوق بننے یا نئے سرے سے پیدا ہونے سے، خُدا روح القدس، ایماندار کو نئی زندگی دیتا ہے اور اُن کو خُدا کی شبیہ پر تبدیل کرتا ہے۔

ایک شخص خُدا کا فرزند خُون مثلاً فطری یا جسمانی نسل سے نہیں بنتا۔ وہ خُدا کا فرزند صرف خُدا کے حاکمانہ وعدہ سے بنتا ہے (رومیوں 9:6-9)۔

ایک شخص خُدا کا فرزند جسم کی خواہش مثلاً عقلی چناؤ، فیصلہ یا فطری یا بگڑے ہوئے انسان کی آزاد مرضی سے نہیں بنتا (رومیوں 8:7-8)۔ وہ خُدا کا فرزند صرف خُدا کی حاکمانہ مہربانی سے بنتا ہے (رومیوں 9:14-18)۔ وہ اپنے مذہبی کاموں یا نیک اعمال سے بھی خُدا کا فرزند نہیں بنتا۔ وہ صرف خُدا کے حاکمانہ چناؤ سے خُدا کا فرزند بنتا ہے (رومیوں 9:10-13)۔

ایک شخص خُدا کا فرزند انسان کی خواہش مثلاً جسمانی، جنسی یا افزائش نسل کے دباؤ سے نہیں بنتا۔ وہ خُدا کا فرزند صرف خُدا کی حاکمانہ روحانی تخلیق نو سے بنتا ہے (یوحنا 3:3-8 :1:13)۔

خُدا کے فرزند بنیں۔

ایک شخص خُدا کا فرزند بننے کا آغاز اُسی لمحہ سے کر دیتا ہے جب وہ ایمان لاتا ہے۔ جس لمحہ سے خُدا کی زندگی اُس کی رُوح میں (یعنی اُس کے بدن اور رُوح) داخل ہوتی ہے وہ خُدا کا فرزند بن جاتا ہے اور خُدا کی بادشاہی میں داخل ہو جاتا ہے۔ یوحنا 1:12 کہتی ہے کہ جب ایماندار کو خُدا کا فرزند بننے کا حق مل جاتا ہے تو وہ فطرت میں خُدا کا فرزند بننے کی طرف اشارہ کر رہا ہے بلکہ خُدا کے فرزند کے پورے حق کی طرف کرتا ہے۔ یعنی پوری طرح پاک ہو چکی رُوح اور پوری طرح تبدیل ہو چکے بدن کے ساتھ۔

نجات نُقطہ نہیں بلکہ لائن ہے۔ نجات مسیحی زندگی کی ابتدا پر ایک واقعہ نہیں بلکہ مسیح کی دوسری آمد تک ایک جاری عمل ہے۔ نجات اُس وقت شروع ہوتی ہے جب ایک شخص ایمان لے آتا ہے۔ لیکن نجات کی تکمیل صرف جسم کے جی اُٹھنے پر ہے۔ یعنی خُدا کے فرزند بننا تب شروع ہوتا ہے جب ایک شخص یسوع مسیح کو اپنے دِل اور اپنی زندگی میں قبول کرتا ہے۔ تب سے وہ خُدا کا فرزند ہے اور پوری طرح خُدا کا فرزند بننے کا الٰہی حق رکھتا ہے۔ اسکی سمجھ مسیح کی دوسری آمد پر آتی ہے جب اُس کی رُوح کامل طور پر پاک ہوتی ہے (1-یوحنا 3:1-3) اور اُس کا بدن کامل طور پر تبدیل ہے (فلپیوں 3:21)۔ ایماندار اپنی پوری زمینی زندگی میں پاک ہے اور زیادہ سے زیادہ وہ بننا جاری رکھتا ہے جو وہ پہلے سے اصول میں ہے۔

خلاصہ۔ خُدا کے فرزند میں تبدیلی خُدا کا (نقطہ آغاز پر) فوری عمل بھی اور ایک درجہ بدرجہ عمل (جاری رہنے والی سطر) ہے۔ ہم ایماندار، خُدا کے فرزند اُسی لمحہ بن جاتے ہیں جب خُدا (رُوح القدس) کی طرف سے زندگی ہماری روحوں میں داخل ہوتی ہے۔

چنانچہ، یہ تبدیلی مستقبل میں صرف اُس وقت پوری ہوگی جب ہم مسیح کو روبرو دیکھیں گے۔ اِس لئے یوحنا رسول ''خُدا کے فرزند ہونے'' کی بجائے ''خُدا کے فرزند بننے'' کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔

B- یاددہانی اور نظر ثانی

1. **لکھیں:** بائبل کی آیت کو خالی کارڈ پر یا اپنی چھوٹی نوٹ بک میں لکھیں۔
2. **یاد کریں:** بائبل کی آیت کو ٹھیک ٹھیک یاد کریں۔ گواہی دینا: یوحنا 1:2۔

3. نظرثانی: دو،دو ہو جائیں اور ایک دُوسرے کی پچھلی یاد کی ہُوئی بائبل کی آیات چیک کریں۔

4-	**بائبل سٹڈی (70 منٹ) کلیسیائی قیادت: 1-پطرس 7-5:1**

بائبل سٹڈی کا پانچ اقدامی طریقہ استعمال کریں اور مل کر 1-پطرس 7-5:1 کا مطالعہ کریں۔
اس بائبل سٹڈی کا مقصد اسکو گہرے طور پر سمجھنا ہے جو نیا عہد نامہ کلیسیائی قیادت کے بارے سکھاتا ہے۔

تعارف۔

کیونکہ بائبل کے کچھ ترجمے کی لیڈروں کیلئے یونانی الفاظ کا درست ترجمہ نہیں کرتے، اصلی یونانی الفاظ کو اس معاملہ میں انگریزی کے اُنہی الفاظ کے ساتھ ایک تسلسل سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

یونانی الفاظ ''Presbuter (واحد) اور ''Presbuteroi (جمع)'' ہیں اور تسلسل سے ان کا ترجمہ انگریزی الفاظ ''ایلڈر/ ایک بزرگ'' کے ساتھ کیا گیا ہے۔ جماعت کی قیادت کے اختیار کے معنی دیتے ہیں۔ ان کا ترجمہ الفاظ ''preist ایک کاہن''، ''preists زیادہ کاہن'' یا ''Pastor ایک پاسبان''، (Pastors زیادہ پاسبان) سے نہیں کیا گیا جو جدید روایتی جماعتوں میں طاقت کے درجہ کے معنی دیتے ہیں۔

یونانی الفاظ ''episkopo (واحد)'' اور ''episkopos'' جمع کا ترجمہ مسلسل انگریزی الفاظ ''overseer'' اور ''overseers'' سے کیا گیا ہے جو بزرگوں (ایلڈرز) کی ذمہ داری کے معنی دیتے ہیں۔ ان کا ترجمہ ''بشپ'' نہیں کیا گیا جو جدید بشپی نظام والی کلیسیاؤں میں طاقتور عہدے کے معنی دیتے ہیں۔

یونانی الفاظ ''poimen'' (واحد) اور ''poimens'' (جمع) کا ترجمہ تسلسل کے ساتھ انگریزی الفاظ ''shepherd چرواہا'' اور ''Shepherds چرواہے'' کیا گیا ہے جو بزرگوں کی ایک اور ذمہ داری اور کام کے معنی دیتے ہیں۔ ان کا ترجمہ الفاظ ''pastor گلہ بان'' اور ''pastors'' نہیں کیا گیا جو جدید روایتی جماعتوں میں طاقتور عہدے کے معنی دیتے ہیں۔

یونانی لفظ ''episkopeo'' (1-پطرس 5:2) کا ترجمہ انگریزی الفاظ ''to overseer گلہ بان، چوپان'' یا ''to be an overseer گلہ بانی کرو'' کیا گیا ہے۔

اور یونانی لفظ ''poimaino نگہبان'' (اعمال 28 :20؛1-پطرس 5:2) کا ترجمہ انگریزی الفاظ ''Shepherd گلہ بان'' یا ''To be a Shepherd نگہبانی کرو'' کیا گیا ہے۔

ایک عہدہ مقرر یا سپرد کی ہُوئی خدمت ہے۔ اس کے ساتھ منسلک ذمہ داریاں (کام) ہوتی ہیں اور ذمہ داریوں کے دائرے میں اختیار سونپا جاتا ہے۔

بائبل کے مطابق جماعت میں قیادت کا عہدہ، بزرگوں کا عہدہ ہوتا ہے (اعمال 20:17؛ 14:23؛ 1-تیمتھیس 5:17؛ ططس 1:5؛ یعقوب 5:4؛ 1-پطرس 5:1)۔

خدمت کے عہدے مندرجہ ذیل ہیں: مشنریز، مناد، مبشر، گلہ بان اور اُستاد (افسیوں 5:11-12)، Deacons نگران (اعمال 6:1-7)۔ گروپ لیڈر، یوتھ لیڈر وغیرہ۔ خدمت کے عہدے، ذمہ داریوں کے ساتھ بزرگوں کے مقرر کردہ اور بزرگوں کے آگے جواب دہ ہوتے ہیں۔ تاہم، بائبل میں بھی "قیادت" ایک خدمت ہے اور ہرگز ایک طاقتور عہدہ نہیں (متی 20:25-28؛ 1-پطرس 5:2-3)۔

کیونکہ ایک جماعت کو ہر طرف ایک راہنما (ایلڈر، پاسٹر، کاہن) کی قیادت میں نہیں رہنا چاہیے۔ کئی گھریلو رفاقتیں (گھریلو کلیسیائیں) ایک جماعت میں راہنماؤں کے ایک بورڈ کی نگرانی میں بنی چاہیے۔ عملی طور پر اور حالات کے مطابق ایک جماعت کو تین سے آٹھ گھریلو رفاقتوں (گھریلو کلیسیاؤں) پر مشتمل ہونا چاہیے اور ایلڈرز کے بورڈ کو کم از کم تین افراد پر مشتمل ہونا چاہیے۔ کم از کم تین ایلڈرز کی ایک جماعت (یا ٹیم) کو چاہیے کہ مختلف گھریلو رفاقتوں (گھریلو کلیسیاؤں) کے ساتھ ایک نئی جماعت بنائیں۔ چنانچہ، ہر جماعت چھوٹی اور انتظام کے قابل رہے گی اور اُس کی قیادت بائبل کے موافق ہوگی۔

قدم 1: پڑھیں۔ خُدا کا کلام
پڑھیں۔ آ یئے ہم مل کر 1-پطرس 5:1-7 کو پڑھیں۔
آ یئے ہم باری باری ایک ایک آیت پڑھ کر عبارت کو مکمل کریں۔

قدم 2: دریافت مشاہدات۔
غور کریں۔ اس عبارت میں کونسی سچائی آپ کے لئے اہم ہے؟ یا اس عبارت میں کونسی سچائی آپ کے دل و دماغ کو چھوتی ہے؟
قلم بند کریں۔ ایک یا دو سچائیاں دریافت کریں جو آپ سمجھ چکے ہیں۔ اُن کے بارے سوچیں اور اپنی نوٹ بک میں تحریر کریں۔
بیان کریں۔ (جب گروپ کے ارکان دو منٹ تک سوچ اور لکھ چکیں تو باری باری بیان کریں)۔ آ یئے ہم سب نے جو کچھ دریافت کیا ہے باری باری ایک دوسرے سے بیان کریں۔
لوگوں نے جو کچھ دریافت کیا ہے اُس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔ یاد رکھیں کہ چھوٹی جماعت میں ارکان مختلف چیزیں بیان کریں گے ضروری نہیں کہ یہی کریں۔

5:2-3

دریافت نمبر 1۔ ایلڈرز کے لئے اِستعمال کئے گئے تین الفاظ۔

ہر ایلڈر کی دو ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔

بائبل کے تین الفاظ ایلڈرز کی طرف اشارہ کرتے ہیں: ایلڈرز (یونانی Presbuterai) (اعمال 20:17؛ 1-تیمتھیس 5:17؛ 1 پطرس 5:1) ۔گلہ بان یا نگہبان (یونانی، poimaino) (فعل) (اعمال 20:28؛ 1-پطرس 5:2) اور نگران (یونانی episkopeo گلہ بانی کرو) (فعل) (اعمال 20:28؛ 1-پطرس 5:2)۔

ایلڈرز/ بزرگوں کی جماعت۔

نئے عہدنامہ کی کلیسیا میں قائدین کی پیر شاہی (حکومت) نہیں تھی۔

نئے عہدنامہ کی ہر جماعت کسی ایک لیڈر (پاسٹر یا کاہن) کی قیادت میں نہیں بلکہ آدمیوں کی ایک جماعت کی قیادت میں چلتی تھی جس کو ''بزرگوں مجلس' یا ''انجمنِ بزرگاں'' کہا جاتا تھا (یونانی Presbuterion) (1-پطرس 4:14) اُن کی ذمہ داریاں اس طرح وضع کی گئی ہیں' گلہ بان، نگہبان، نگران (اعمال 20:28؛ 1-پطرس 5:2)۔قیادت کسی ایک شخص کی ترجیح نہیں بلکہ آدمیوں کی پوری جماعت کا فرض ہے جو ایلڈرز (بزرگ) بزرگوں کی جماعت یا بزرگوں کی کونسل کہلاتے ہیں۔

ایلڈر کی عمر

اگرچہ لفظ ''ایلڈر/ بزرگ'' (یونانی Presbuterios) قدیم یونانی زبان میں ایک عُمر رسیدہ اور تجربہ کار شخص کو پیش کرتا تھا؛ پرانے اور نئے دونوں عہدناموں میں یہ لفظ عُمر رسیدہ شخص کو ہی ظاہر کرنے تک محدود نہیں ہوسکتا۔ پرانے عہدنامہ میں لفظ بزرگ (خروج 18:13-26؛ گنتی 11:16-17؛ استثنا 1:9-10)۔ خُدا کے لوگوں (اسرائیل) میں خدمت کے عہدے کو سب قائدین کے سردار کے طور پر پیش کرتا ہے۔لفظ بزرگ نئے عہدنامہ میں (اعمال 11:30؛ 14:17,28؛ 1-تیمتھیس 5:17؛ طِطُس 1:5-6؛ 1-پطرس 5:1-4)۔ نئے عہدنامہ کے لوگوں (کلیسیا میں خدمت کے عہدے کے طور پر سارے قائدین کا سردار پیش کرتا ہے۔ خاص طور پر عُمر کہیں بھی لازمی نہیں۔ پرانے اور نئے دونوں عہدناموں میں ان بزرگوں کی خاص اہلیت اور ذمہ داریاں ہوتی تھیں اور انہیں لوگوں کی خدمت کرنا ہوتی تھی۔ آج، اگر ایک نوجوان بائبل کی شرائط پر پورا اترتا ہے تو اس لحاظ سے (کلیسیا کا خادم عہدیدار) بزگ (ایلڈر) بن سکتا ہے (اعمال 14:21-23؛ 1-تیمتھیس 3:6-12)۔ پس، لفظ ایلڈر/ بزرگ (لازمی عُمر رسیدہ شخص) کو ہی پیش نہیں کرتا بلکہ اُس آدمی کو پیش کرتا ہے جو جماعت میں قیادت کے درجہ پر کھڑا ہونے کے لئے روحانی طور پر بالغ ہو۔

5:1

<u>**دریافت نمبر 2۔ پطرس رسول اپنے آپ کو بزرگ (ایلڈر) کہتا تھا۔**</u>

رسول بطور بزرگ (ایلڈر) کام کرتے تھے۔

مسیح کے رسول عالمگیر کلیسیا میں عجیب ذمہ داری کے عجیب لوگوں کی جماعت تھی۔ انہوں نے یہودیوں، سامریوں اور غیر قوموں کے اندر پہلی کلیسیائیں قائم کیں۔

یروشلیم کی پہلی کلیسیا میں بھی رسول بطور ایلڈر کام کرتے تھے (اعمال 6:2-6)۔ بعد میں اُنہوں نے نئی جماعتوں کے پہلے ایلڈر مقرر کئے۔

اگر چہ پطرس ایک رسول تھا، وہ جہاں بھی کسی کلیسیا میں جاتا وہاں ایک ایلڈر کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔ وہ اپنے آپ کو بھی اسی تعلیم کے تابع رکھتا تھا جو وہ کلیسیاؤں کو ایلڈروں کے متعلق دیتا تھا۔ وہ کسی جماعت یا دوسرے ایلڈروں پر حکمرانی نہیں جتاتا تھا۔

قدم 3: سوال اطلاقات **غور کریں:** اس عبارت میں کسی چیز کے متعلق کونسا سوال آپ اس گروپ سے پوچھنا چاہیں گے؟ آیئے ہم 1-پطرس 5:1-7 کی سچائیوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور جس چیز کی ابھی ہمیں سمجھ نہیں آئی اس کے متعلق سوال کریں۔ **قلم بند کریں:** اپنے سوالوں کو ممکن حد تک واضح طور پر مرتب کریں۔ پھر اپنے سوالات کو اپنی نوٹ بک میں لکھیں۔ **بیان کریں:** (گروپ کے تمام ارکان کے دو منٹ تک سوچنے اور لکھ چکنے کے بعد ہر شخص کو اپنا سوال بیان کرنے کا موقع دیں)۔ **تبادلہ خیال کریں:** پھر ان سوالات میں سے چند ایک چن لیں اور گروپ میں مل کر ان پر بحث کرنے کے بعد ان سوالات کے جواب دینے کی کوشش کریں)۔ (ان سوالوں کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں جو طالب علم پوچھ سکتے ہیں اور سوالات کی بحث کے متعلق کچھ نوٹس ہیں)۔

5:4

<u>سوال نمبر 1: (مسیح)۔ کلیسیا کا سب سے بڑا راہنما کون ہے؟</u>

پڑھیں: متی 16:18؛ افسیوں 1:22؛ 1-پطرس 2:25؛ 5:4)۔

نوٹس: متی 16:10 میں یسوع فرماتا ہے "میں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا"۔

یسوع کلیسیا کا معمار ہے۔

پس یسوع کہتا ہے "میں اپنی کلیسیا بناؤں گا" مشنریز، کلیسیاؤں کے لیڈر یا کوئی اور شخص خود سے کوئی انفرادی کلیسیا نہیں بناتے۔ ہر کلیسیا کو یسوع بناتا ہے اور لوگوں کو اپنے خادموں کے طور پر استعمال کرتا ہے (1-کرنتھیوں 3:5-11)۔ یسوع مسیح کے بغیر ہم کچھ ایسا کام نہیں کر سکتے جو ابدی قدر رکھتا ہو (یوحنا 15:5)۔

یسوع کلیسیا کا سر ہے

افسیوں 1:22 میں خدا نے یسوع مسیح کو مخلوق کی ہر چیز کا اور کلیسیا کا سر مقرر کیا ہے۔ زمین پر کوئی بھی شخص یہ درجہ نہیں لے سکتا۔ صرف مسیح ہی عالمگیر کلیسیا اور ہر ایک جماعت کا سردار گلہ بان (پاسٹر) ہے (1-پطرس 5:4)۔ صرف مسیح ہی ہماری روحوں کا نگہبان (بشپ) ہے (1-پطرس 2:25)۔

چنانچہ یسوع مسیح عالمگیر کلیسیا اور ہر انفرادی جماعت کا اب اور ہمیشہ معمار اور سر ہے۔ وہی اکیلا عالمگیر کلیسیا اور ہر انفرادی جماعت کا ابدی پیشوا ہے۔

5:1

<u>**سوال نمبر 2۔ (رسول) کلیسیا کے بانی پیشوا کون ہیں؟**</u>

پڑھیں۔ اِفسیوں 2:20 (مکاشفہ 21:14)؛ 1-پطرس 5:1۔

نوٹس۔

یسوعؔ کے رسول تاریخ کلیسیا کے بانی تھے۔

رسولوں نے یہودیوں کو اِنجیل کی منادی کی اور یہودیوں میں پہلی کلیسیا قائم ہُوئی (اعمال 2:14,37-42)۔ جب سامریہ میں پہلی کلیسیا قائم ہُوئی تو رسول اِنتہائی ضروری تھے (قیصریہ میں، اعمال ابواب 10-11) اور پولُسؔ کے پہلے مشنری سفر کے دوان اعمال 13-14 ابواب)۔ پہلی کیسیا قائم ہوگئی۔

یسوعؔ مسیح کے رسول کلیسیا کی نیو کے پیشوا ہیں۔

بائبل کہتی ہے کہ کلیسیا رسولوں اور نبیوں کی نیو پر تعمیر کی گئی ہے (اِفسیوں 2:20)۔ اِن رسولوں میں گیارہ یسوعؔ مسیح کے شاگرد تھے اور ایک پولُسؔ تھا۔ اُس کو خُود یسوعؔ مسیح نے چُنا تھا (لوقا 24:45-48؛ اعمال 1:21-22)۔ جہاں ایک دعوت نامہ سے اِنکار کیا جا سکتا ہے وہاں بغیر نافرمانی بلاوے سے اِنکار نہیں کیا جا سکتا۔ بلاہٹ کو ماننا ضروری ہے (اعمال 26:16-18؛ 22:14-15 ;9:15؛ رومیوں 1:1؛ 1-کرنتھیوں 9:1,16؛ گلتیوں 2:7-9)۔ رسولوں نے یہودیوں، سامریوں اور غیر قوموں میں پہلی تاریخی کلیسیائیں قائم کیں (اعمال 1:8;9:31;10:24-25;11:14-18)۔ نبی جس سے مُراد ہے اہلِ اِلہام اور حوصلہ افزائی کرنے والے مثلاً، برنباسؔ، تیمتھیسؔ، ططسؔ اور سیلاسؔ اُن کی مدد کرتے تھے (اعمال 15:32)۔ اِن رسولوں اور اُن کے مددگاروں نے غیر قوموں کے اندر کلیسیاؤں کے پہلے لیڈروں کو مُقرر کیا۔ جو ایلڈر کہلاتے تھے (اعمال 14:23؛ ططسؔ 1:5)۔ یہ رسول جانشین نہیں رکھتے تھے کیونکہ اعمال 1:21-22 کے مطابق کوئی اہل نہیں ہوگا۔ پس، رسول کلیسیا کے بُنیادی لیڈر تھے (متّی 16:18-19;18:18؛ اِفسیوں 2:20؛ مکاشفہ 21:14)۔ اُنہوں نے بائبل کے لوگوں کی بڑی بڑی جماعتوں (یہوداہ کی پرانی جنوبی سلطنت سے)۔ سامری (اسرائیل کی پرانی شمالی سلطنت سے مخلوط نسلیں) اور غیر اقوام (پرانے عہد نامہ سے لوگوں کے وسیع علاقہ کے علاقہ) (اعمال 1:8) میں تاریخ کی پہلی کلیسیائیں قائم کیں۔

یسوعؔ کے رسول کلیسیاؤں میں بزرگوں (ایلڈرز) کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔

1-پطرس 5:1 میں پطرسؔ رسول اپنے آپ کو ایلڈر (بزرگ) کہتا ہے۔ جب پطرسؔ غیر مسیحیوں میں اِنجیل کی منادی کرتا تھا تو اُس نے یہودیوں، سامریوں اور غیر قوموں میں پہلی کلیسیائیں قائم کیں اور نئے عہد نامہ کی چند کتابیں لکھیں تو اُس نے بطور ایک رسول کام کیا۔ چنانچہ، جب پطرسؔ کلیسیا میں رہتا یا کام کرتا تھا تو اُس کا کام کلیسیا کے ایلڈر کا تھا (1-پطرس 5:1)۔ دوسرے رسول بھی بطور ایلڈر کام کرتے تھے (اعمال 6:6-4؛ یوحنا 31:3؛ 3-یوحنا 1) لیکن کیونکہ اُن کا بنیادی بُلاوا دوسری قوموں میں شاگرد بنانے اور مزید کلیسیائیں قائم کرنے کا تھا، وہ جلد ہی اپنی جماعتوں کے لئے مقامی افراد کو مُقرر کر دیتے تھے (اعمال 14:23؛ ططسؔ 5:1-2)۔

5:1-2

سوال نمبر 3: (ایلڈرز) کلیسیا کے مُقرر کئے ہُوئے پیشوا کون تھے؟

پڑھیں۔ اعمال 14:21-23؛ 1-تیمتھیس 4:14؛ ططس 1:5؛ 1-پطرس 5:1-2۔

نوٹس۔

یہودی کلیسیاؤں میں ایلڈرز۔

بائبل میں ہم رسولوں (مرقس 3:13-19) اور نگرانوں کی تقرری (اعمال 6:1-7) ۔ کے بارے پڑھتے ہیں لیکن ہم یہودیوں کی کلیسیاؤں میں ایلڈرز کی تقرری کے بارے میں نہیں پڑھتے۔ یروشلیم کی کلیسیا میں ایلڈر کے تقرر کا ذکر پہلی بار اعمال 11:30 میں اور پھر اعمال 15:2 میں ہے لیکن اُن کی تقرری کا ذکر کہیں نہیں۔ یہ اس لئے کہ یہودیوں کی کلیسیاؤں میں ایلڈر کے اختیارات **مستقل** اور لازمی تھے۔ پرانے عہد نامہ کے زمانہ میں ایلڈر پہلے ہی خُدا کے لوگوں کے لیڈر ہوتے تھے۔ یہودی ایلڈر یا تو خاندانوں کے سردار ہوتے تھے یا یہودی معاشرہ کے سردار اور لوگوں کے مُقرر کئے ہوتے تھے (خروج 3:16; 18:13-26؛ گنتی 11:16-17؛ استثنا 1:9-18)۔ جب رسولوں نے یہودیوں میں کلیسیا ئیں قائم کیں تو ایلڈر جو پہلے سے مُقرر ہوتے تھے وہ نئی جماعت میں کسی رسمی تقرری کے بغیر برقرار رہتے تھے۔ اس لئے اعمال کی کتاب میں بغیر کسی امتیاز کے ان کا ذکر ہے۔

غیر قوم کلیسیاؤں میں ایلڈر۔

غیر قوم کلیسیاؤں میں ایلڈر کی تقرری کا ذکر خصوصی طور پر ہے کیونکہ غیر قوموں میں ایلڈر مُقرر نہیں تھے۔ چنانچہ، رسول یا اُن کے ساتھی جنہوں نے ان کلیسیاؤں کی بُنیاد رکھی اُنہوں نے "ہر ایک کلیسیا میں اُن کے لئے بزرگ (ایلڈر) مُقرر کئے" (اعمال 14:23 ططس 1:5)۔ لفظ "مُقرر کئے" کے لفظی معنی ہیں ہاتھ اُٹھا کر چناؤ کرنا لیکن یہاں اس کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کیونکہ پولُس اور برنباسؔ اس کے ماتحت ہیں۔ لفظ کے سادہ معنی ہیں "منتخب، مُقرر کرنا یا انتخاب کے مخصوص طریقہ کے بغیر۔ چنانچہ، فرض کریں کہ چناؤ کا طریقہ کار وہی تھا جیسا کہ اعمال کی کتاب کے شروع میں درج ہے جہاں ایماندار نگہبانوں کا چناؤ کرتے اور رسول اُن کو مخصوص کرتے تھے (اعمال 6:5-6)۔ پس، ایلڈر کلیسیا کے مُقرر کئے ہُوئے لیڈر ہوتے تھے (ططس 1:5) اور ایلڈروں کی مجلس ہر انفرادی جماعت کی دفتری قیادت کو قائم کرتے تھے (یونانی Presbuterion، 1-تیمتھیس 4:14)۔

بائبل کی تعلیم میں ایلڈر۔

خُدا رُوح القدس کی معرفت ایلڈروں کو مُقرر کرتا ہے۔ وہ اُن کو کلیسیا کے راہنما بننے کے لئے مُقرر کرتا ہے۔ وہ اُن کی ذمہ داریاں (کام) بھی وضع کرتا ہے۔

پولُس کو کلیسیا کے ایلڈر (یونانی Prebuterio) کے واسطے (اعمال 20:17) اور اُن سے کہنے کے لئے بھیجا کہ "پس اپنی اور سارے گلّہ کی خبرداری کرو جس کا رُوح القدس نے تُمہیں نگہبان ٹھہرایا تا کہ خُدا کی کلیسیا کی گلّہ بانی کرو جسے اُس نے خاص اپنے خُون سے مول لیا" (اعمال 20:28)۔

اور پطرس رسول نے ایشیا کوچک کی کلیسیاؤں کے ایلڈروں کو لکھا (1-پطرس 1:1) "خُدا کے اُس گلّہ کی گلّہ بانی (یونانی poimaino) کرو جو تُم میں ہے۔ لاچاری سے نگہبانی نہ کرو (یونانی episkopoi) (1-پطرس 5:2)۔

چنانچہ، دونوں رسول واضح تعلیم دیتے ہیں کہ کلیسیا کے راہنما ''ایلڈرز'' کہلاتے ہیں (اعمال 11:1;15:2,4,6,22;14:23;20:17؛ 1-تیمتھیس 4:14;5:17؛ ططس 1:5؛ 1-پطرس 5:2)۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اصطلاحی طور پر الفاظ ''ایلڈر''، ''گلہ بان'' نئے عہدنامہ میں باہمی تبدیلی کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

روایتی اور جدید انگریزی الفاظ ''Preist''، ''Pastor،Bishop'' بائبل کے الفاظ ''Elder''، ''Overseer'' اور ''Shepherd'' سے نکلے ہیں۔ نئے عہدنامہ کے زمانہ میں یہ اصطلاحات صرف ایک ایلڈر کے اختیار اور اُس کے کاموں کے معنی دیتی ہیں۔ لیکن دوسری اور تیسری صدی عیسوی میں کلیسیا کی تاریخ میں ان اصطلاحات نے پیرومُرشد وعہدوں کے معنی دینا شروع کر دیے تھے۔ کتابچہ 4، ضمیمہ: 4 قیادت مسیحی کلیسیا میں قیادت کی تاریخی ترقی۔

نئے عہدنامہ کی کلیسیا میں لیڈرشاہی نہیں تھی۔ اُس وقت جماعت (مقامی کلیسیا) میں صرف ایلڈروں کی جماعت ہوتی تھی جس کو ایلڈروں کی کمیٹی کہا جاتا تھا اور یہ لوگ اُس کلیسیا کی ذمہ داری آپس میں بانٹ لیتے تھے۔ لفظ ''ایلڈرز'' راہنما کی روحانی بلوغت، تجربہ اور اُس کے حکم کی بڑی عزت کو ظاہر کرتا ہے۔ لفظ ''نگہبان'' اور ''گلہ بان'' ایلڈر کے کام کی نوعیت کو بیان کرتا ہے۔ پس کلیسیا کے تمام ایلڈروں کو اپنی جماعت کے نگہبان اور گلہ بان ہونا چاہیے۔ تمام ایلڈروں کے پاس اپنی جماعت کے پاسبانی، تعلیمی اور انتظامی کام ہوتے ہیں۔

<u>سوال نمبر 4۔</u> **<u>(سائبان جماعت)</u>** **<u>کیا نئے عہدنامہ کے دور میں ایلڈروں کے اُوپر بھی کوئی اور راہنما ہوتے تھے؟</u>**

پڑھیں۔ اعمال 15:1-2,4,6,22؛ اعمال 20:17-28۔

نوٹس،

a- ایلڈروں کا اختیارات مساوی لیکن کام مختلف ہوتے تھے۔

بعض ایلڈر کلیسیائی امور چلاتے تھے اور بعض منادی کرتے اور تعلیم دیتے تھے (1-تیمتھیس 5:17)۔ اگرچہ کلیسیا میں اُن کے کام مختلف ہوتے تھے تو بھی وہ مل کر ایک ایلڈروں کی کمیٹی بنتے تھے۔ ایک ایلڈر دوسروں سے مقدم یا زیادہ اہم نہیں ہوتا تھا۔

کلیسیا کے کسی بائبل سکول یا تھیولوجیکل سیمنری سے تربیت یافتہ اور دوسرے عام ایلڈروں کے درمیان جو امتیاز اب پایا جاتا ہے نئے عہدنامہ کے دنوں میں نہیں ہوتا تھا۔ مخصوص پاسٹرز اور عام ایلڈروں کے درمیان جو امتیاز اب پایا جاتا ہے یہ نہیں ہوتا تھا۔ کبھی ایلڈر شاگرد بننے کے کام کی تربیت حاصل کرتے اور پھر جماعت کے ایلڈر مقرر ہو جاتے تھے (انکو اختیار دیا جاتا تھا) (یونانی Cheirotoneo) اعمال (14:21-23) (یونانی Kathistemi) (ططس 1:5)۔

b- ایلڈروں کی کمیٹی کے ایلڈر ایک دوسرے کی نگرانی کرتے تھے۔

پولس رسول نے اِفسس کی کلیسیا کے ایلڈروں کو (یونانی Presbuteroi؛ انگریزی elders) صرف گلہ بانی (خیال رکھنے، توجہ دینے) کا ہی کام نہیں سونپا بلکہ ایک دوسرے کی خبرداری کا حکم بھی دیا گیا ہے (اعمال 20:17,28)۔

پس، ایلڈ روں کی کمیٹی کا ایک ایلڈ ر دوسرے ایلڈ روں کے اُوپر اختیار نہیں رکھتا تھا۔ وہ ایک دوسرے کی خبر داری کرتے تھے۔ بائبل میں ایسا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ کسی ایک جماعت یا عالمگیر کلیسیا کے راہنما کو نئے عہد نامہ میں دوسرے ایلڈ روں پر فوقیت رہی ہو۔ جدید امتیاز کہ ''ایک بشپ'' کلیسیا کے باقی سب راہنماؤں کی نگرانی کرتا ہے نئے عہد نامہ میں نہیں تھا ''نگہبانی'' کا عمل دوسرے ارکان کے ساتھ مل کر ایلڈ روں کا کام تھا اور ایسا نہیں تھا جیسا آج بشپ ایلڈ روں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں۔

c- یروشلیم کا اجلاس، ایلڈ روں کی کمیٹی کے اُوپر کوئی کونسل یا سنڈ نہیں تھی۔

یروشلیم کا اجلاس (اعمال 15:1-35) انطاکیہ میں سوریہ کی غیر قوم کلیسیا سے آئے ہوئے ایمانداروں کے وفد اور یہودیہ میں یروشلیم کی یہودی کلیسیا کے ایلڈ روں کی مسیح کے رسولوں سے ملاقات تھی۔ اجلاس کا مقصد یروشلیم کی کلیسیا کے نومرید یہودیوں کے مسئلہ کو حل کرنا تھا۔ انطاکیہ کی کلیسیا کے غیر قوم نو مریدوں کے پاس آ کر اُن کو یہودی شریعت پر چلنے کے لئے مجبور کرتے تھے (اعمال 15:1؛ گلتیوں 5:1-12; 1:6-9;4:9-10,17; 6:12-16)۔ اجلاس یروشلیم سب موجودہ جماعتوں کی نمائندگی کا اجلاس تھا۔ کسی ایک جماعت کو دوسری جماعت پر ہرگز اختیار نہیں دیا گیا تھا اور کسی ایک جماعت کو دوسروں پر اختیار کا دعویٰ نہیں تھا۔

فیصلے (یونانی Dogmata Kekrimata) جو اس اجلاس میں پہنچے دوسری جماعتوں کو دیے گئے مگر یہ جبراً فیصلے نہیں تھے جو رسولوں کی طرف سے نصیحت کے طور پر کیے گئے اور منظور یا نامنظور کی صورت میں قبول کیے جانے پر مجبور نہیں کیا گیا۔ سارے مسیحیوں کو جس بات پر عمل کرنا تھا وہ تھی گناہوں سے کنارہ کشی: اُن کو بُت پرستی اور جنسی بدکاری کو چھوڑنا تھا (اعمال 16:4) اور جس بات سے مسیحیوں کو بچنا تھا وہ تھی یہودیوں کو اُن کے آزادرویہ سے باز رہنا یعنی بُتوں کی قُربانی کو کھانا۔ گلا گھونٹے ہوئے جانور کا گوشت کھانا چھوڑنا تھا (اعمال 15:28-29؛ رومیوں 14:1-6)۔ یہ سوال ''شریعت'' کا نہیں بلکہ ''محبت'' کا تھا۔

بائبل کے اندر نئے عہد نامہ میں ایک جماعت کے ایلڈ روں کی کسی نمائندہ کونسل، سنڈ یا کانفرنس کی فوقیت کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ جدید امتیاز کہ کسی ایک جماعت کی کونسل یا سنڈ یا کانفرنس یا عالمگیر کلیسیا ساری جماعتوں کے ایلڈ روں کی نگرانی کرتی ہے نئے عہد نامہ میں نہیں تھا۔

5:2-4

سوال 5: (گلہ بان، نگہبان) ایلڈ روں کی کمیٹی کی پہلی ذمہ داری کیا ہے؟

پڑھیں۔ 1-پطرس 5:2-4؛ اعمال 20:28۔

نوٹس۔ ایلڈ وروں کی پہلی ذمہ داری خُدا کے گلہ کے گلہ بان یا نگہبان بننا ہے۔ ایلڈ روں کی ذمہ داریاں ہیں ''خُدا کے گلہ کی گلہ بانی کرو اور نگہبانوں کی طرح خدمت کرو'' ہر کلیسیا کے لئے صرف ایک پاسٹر یا کاہن نہیں ہونا چاہیے بلکہ ایلڈ روں کی ایک کمیٹی ہونی چاہیے۔ ایلڈ روں کی کمیٹی میں سے ہر کسی کو گلہ بان یا جماعت میں ذمہ داریوں کا حامل ہونا چاہیے۔ بطور گلہ بان ایلڈ روں کو جماعت کے ''نگہبان'' ہونا چاہیے جس طرح یسوع اچھا چرواہا عالمگیر کلیسیا کی نگہبانی کرتا ہے (1-پطرس 2:25)۔ انکو چاہیے کہ جماعت کی بڑھوتی اور اچھی زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے جماعت کے ارکان کو خوراک مہیا کریں۔ اُن کی گلہ بانی اور راہنمائی کریں۔ ایلڈ روں کو چاہیے کہ اپنی ذمہ داری بطور گلہ بان عمل میں لائیں نہ کہ ایک عہدہ سمجھ کر، بلکہ خدمت کو ایک

فرض سمجھ کر نمونے کے طور پر پورا کرنا چاہئے (1-پطرس 5:3-4)۔ ایک ایلڈر کو چاہئے کہ دوسرے ایلڈروں اور جماعت کے ارکان کی بھی خبر داری کرے (اعمال 20:28)۔ اس طرح ارکان اور ایلڈر دونوں دوسروں کے ساتھ جواب دہ تعلق میں کھڑے ہوتے ہیں۔ ایلڈروں کو جھوٹے اُستادوں کے خلاف جاگتے رہنا چاہئے (اعمال 20:28-31)۔ ایلڈروں کو چاہئے کہ جماعت کے ارکان مثلاً یتیموں، بیواؤں اور نومریدوں کی حقیقی ضرورت کا دھیان رکھنے کے لئے فکر اور محبت دکھائیں۔ ایلڈروں کو بیماروں کے پاس جا کر دُعا کرنی چاہئے (یعقوب 5:14)۔

سوال 6: (نگہبان) ایلڈروں کی کمیٹی کی دوسری ذمہ داری کیا ہے؟

پڑھیں۔ 1-تیمتھیس 3:4-5;5:17؛ ططس 1:7۔

نوٹس۔ ایلڈروں کی دوسری ذمہ داری خُدا کے لوگوں کی نگہبانی کرنا ہے۔

ایلڈروں کی دوسری ذمہ داری ہے اپنے خاندان اور اپنی کلیسیا کے امور کو "خود آگے چل کر" یا "بندوبست کر کے" (یونانی Proistemi) چلانا ہے (1-پطرس 3:5;5:17)۔ وہ اپنے نمونے سے لوگوں کی رہبری کریں۔ یہ خُدا کے گھر کے نگہبان نگران یا مُہتمم ہیں (یونانی Oikonomoi) (ططس 1:7)

یہ کمیٹی ارکان کی تمام سرگرمیوں اور مال و اسباب کا نظام چلاتی ہے۔ مثال کے طور پر، اجلاس، بشارت، شاگردیت، تربیتی پروگرام اور جماعت کی دیگر خدمات کا بندوبست کرتے ہیں۔ اگر ایک ایلڈر اپنے خاندان کا بخوبی بندوبست نہیں چلاتا اور اُس کی بیوی اور بچوں کو زیادہ توجہ کی ضرورت ہے تو پھر اُس کو چاہئے کہ اپنے خاندان کو مطلوبہ توجہ دینے کے لئے اپنے عہدے کو چھوڑ دے (1-تیمتھیس 3:4-5)۔

سوال 7: (اُستاد)۔ ایلڈروں کی کمیٹی کی تیسری ذمہ داری کیا ہے؟

پڑھیں۔ 1-تیمتھیس 3:2;5:17؛ ططس 1:9۔

نوٹس۔ ایلڈروں کی تیسری ذمہ داری خُدا کے کلام کے اُستاد ہونا ہے۔

ایلڈروں کی تیسری ذمہ داری ہے "تعلیم دینا" اور "منادی کرنا" اُس کو "تعلیم دینے میں ہُنر مند ہونا چاہئے" (یونانی diaktkos) (1-تیمتھیس 3:2) اور منادی کرنے اور تعلیم دینے میں ہوشیار (یونانی en logo kaidiaskalia) ہونا چاہئے (1-تیمتھیس 5:17)۔ اُن کو "ایمان کے کلام پر جو اس تعلیم کے موافق ہے قائم ہو تا کہ صحیح تعلیم کے ساتھ نصیحت بھی کر سکے اور مخالفوں کو قائل بھی کر سکے" (ططس 1:9)۔

ایلڈروں کی اس ذمہ داری میں ہر وہ کام شامل ہے جس کا ذکر بائبل میں ہے۔ بطور ایک اُستاد، ایلڈر کو چاہئے کہ جماعت کے ارکان کو خُدا کی مکمل مرضی میں ہدایت دینے کے لئے بائبل کو استعمال کرے (اعمال 20:27) اور (1-کرنتھیوں 4:6)۔ اُنہیں چاہئے کہ ارکان کو اُن سب باتوں پر عمل کرنے کی تعلیم دیں جس کا حکم یسوع مسیح نے دیا ہے (متی 28:19)۔ اُن کو چاہئے کہ غیر مسیحیوں اور مسیحی نُما لوگوں کو خُدا کے کلام کی منادی کریں۔ اُن کو چاہئے کہ جماعت کے ارکان کو تعلیم دیں، اُن کی حوصلہ افزائی کریں اور اُن کو نصیحت کریں۔ اُن کو چاہئے کہ تعلیمی امور پر بات چیت کریں اور جھوٹی تعلیمات کو باطل کریں۔

5:2-3

<u>سوال 8: (خادِم) ایلڈروں کی چوتھی ذمہ داری کیا ہے؟</u>

پڑھیں۔ 1-پطرس 5:2-3؛ متی 20:25-28۔

نوٹس۔ ایلڈروں کی چوتھی ذمہ داری خُدا اور لوگوں کے خادِم بننا ہے۔

ایلڈروں کی چوتھی ذمہ داری ''خادِم بننا'' ہے۔ یسوع نے اُنہیں پاس بُلا کر کہا ''تُم جانتے ہو کہ غیر قوموں کے سردار اُن پر حُکم چلاتے ہیں اور امیر اُن پر اختیار جتاتے ہیں۔ تُم میں ایسا نہ ہوگا بلکہ جو تُم میں بڑا ہونا چاہے وہ تُمہارا خادِم بنے۔ اور جو تُم میں اوّل ہونا چاہے وہ تُمہارا غُلام بنے۔ چنانچہ، ابنِ آدم اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِسلئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے'' (متی 20:25-28)۔

یہ ذمہ داری ایلڈروں کے راہنما انداز کا خلاصہ پیش کرتی ہے۔ جماعت میں راہنماؤں کو قائدانہ انداز؛ دُنیا کی قیادت میں قائدانہ انداز سے بالکل مختلف ہونا چاہیے۔ ایلڈروں کو چاہیے کہ خُوشی، آزادی اور شوق سے خدمت کریں۔ یہ اپنے ذمہ لوگوں پر اختیار نہیں جتا سکتے (1-پطرس 5:3)۔ ان کو ایمانداروں کے لئے نمونہ ہونا چاہیے۔ ان کو چاہیے کہ حُکم سے کام چلانے کی بجائے نمونہ سے چلائیں۔ ان کو چاہیے کہ خدمت لینے کی بجائے خدمت کریں۔

5:5-6

<u>سوال 9: ایلڈروں کی بابت مسیحیوں کا رویہ کیا ہونا چاہئے؟</u>

محدود اختیار۔

خُدا نے ایلڈروں کو اختیار دے رکھا ہے (رومیوں 13:1-2) لیکن اُن کا اختیار اُن کے کام کی حد تک محدود ہے (اعمال 4:19-20;5:29)۔ جس کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے۔ بہر حال، ایلڈر خود بھی یسوع مسیح کے اختیار کے ماتحت ہوتے ہیں جس سے مُراد ہے کہ بائبل کے اختیار (درست ترجمانی ہے) روح القدس کے اختیار کے ماتحت (جو کبھی بائبل سے متضاد دکھائی نہیں دے سکتا) اور ایلڈروں کی کمیٹی کے اختیار کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ایلڈر اپنے ذمہ لگائے گئے کاموں کے علاقوں میں اختیار رکھتے ہیں اور کلیسیا کے ارکان کو چاہیے کہ اپنی قیادت کے تابع رہیں (1-تھسلنیکیوں 5:12؛ عبرانیوں 13:7-17)

چنانچہ، بچانے، تبدیل کرنے اور برکت دینے، کلام اور رُوح کے وسیلہ سے راہ دِکھانے، روحانی نعمتیں دینے، خصوصی کام کرنے اور خصوصی خدمات کے لئے بُلانے کا اختیار کُلی طور پر یسوع مسیح کا ہے ایلڈرز کا نہیں۔

تابعداری

پطرس رسول تعلیم دیتا ہے کہ ''اے جوانو تُم بھی بزرگوں کے تابع رہو'' 1-پطرس 5:5 میں لفظ ''Presbuteroi بزرگ'' پہلے تو عُمر رسیدہ شخص کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ یہ ''Veoteroi جوان'' کا متضاد ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ اُن بزرگوں کو بھی پیش کرتا ہے جو کلیسیا کے راہنما ہوتے ہیں

کیونکہ سیاق وسباق (1-پطرس 5:1-4) بزرگوں کا ذکر کرتا ہے۔

عُمر رسیدہ آدمیوں اور کلیسیا کے ایلڈروں کے حق میں درست رویہ تابعداری ہے۔ (1-پطرس 5:5-6)۔ چنانچہ، جوانوں کو چاہیے کہ بزرگوں یعنی عُمر رسیدہ لوگوں کے تابع رہیں جن میں ایلڈرز شامل ہوتے ہیں۔ درست مسیحی رویہ صرف باہمی تابعداری ہے (افسیوں 5:21)۔ پس عُمر رسیدہ لوگوں جن میں ایلڈرز بھی شامل ہیں کا اولین فرض جوانوں پر اثر و رسوخ استعمال کرنا ہے اور جوانوں کا اولین فرض عُمر رسیدہ لوگوں کے تابع رہنا ہے (جن میں ایلڈرز شامل ہیں) جوان ایمانداروں کو تربیت پزیر ہونا سکھانا چاہیے۔ جوانوں کا دوسرا فرض بوڑھوں (جن میں ایلڈرز بھی شامل ہیں) پر اثر و رسوخ کو عمل میں لانا ہے (1-تیمتھیس 4:12) اور بوڑھوں کا دوسرا فرض (جن میں ایلڈرز بھی شامل ہیں) جوانوں کے اثر و رسوخ کے تابع رہنا ہے (1-تیمتھیس 5:1)۔ عُمر رسیدہ مسیحیوں اور ایلڈرز کو تربیت پزیر ہونے کی مثال قائم کرنی چاہیے۔

فروتنی

جو رویہ خُدا کلیسیا کے ارکان اور راہنماؤں سے چاہتا ہے وہ ہے فروتنی۔ پس، ایک فروتن شخص اگر وہ ایلڈر بھی ہو، اپنی اہمیت، قابلیت یا تکمیل پر شیخی مارتا ہے۔ ایک فروتن شخص اپنے آپ پر فخر سے دعویٰ نہیں کرتا۔ وہ کلیسیا میں اپنی طاقت اور اختیار کا دعویٰ نہیں کرتا۔ وہ دوسروں پر مسلط یا حاکم نہیں بنتا (متی 20:25-28؛ 1-پطرس 5:2-3)۔ ایک فروتن شخص دوسروں کو حقیر نہیں جانتا بلکہ اُن کو اپنے سے بہتر سمجھتا ہے (فلپیوں 2:3-4)۔

قدم 4: اطلاق — **اطلاقات**

غور کریں: اس عبارت میں کونسی سچائیاں مسیحیوں کے لئے ممکن اطلاقات ہیں؟

بیان کریں اور قلم بند کریں: آیئے ہم ایک دُوسرے سے تبادلہ خیال کریں اور 1-پطرس 5:1-7 سے ممکن اطلاقات کی فہرست بنائیں۔

غور کریں: کونسا ممکن اطلاق ہے جس کو خُدا چاہتا ہے کہ آپ اپنا شخصی اطلاق بنائیں؟

قلم بند کریں: اُس شخصی اطلاق کو اپنی نوٹ بُک میں لکھیں۔ اپنے شخصی اطلاق کو بیان کرنے میں آزادی محسوس کریں۔

(یاد رکھیں کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف سچائی کا اطلاق کریں گے یا ایک ہی سچائی کا مختلف اطلاق کریں گے۔ ممکن اطلاقات کی فہرست مندرجہ ذیل ہے)۔

-1 <u>1-پطرس 5:1-7 سے ممکن اطلاقات کی مثالیں۔</u>

5:1 ایک ایلڈر دوسرے ایلڈر سے کوئی کام مکمل کرنے کی درخواست کرسکتا ہے جو یسوع مسیح نے ایلڈر کے سپرد کیا ہُوا ہے کیونکہ یہ درخواست بائبل میں بھی قلم بند ہُوئی ہے۔ کلیسیا کا ہر رُکن ایلڈر کو درخواست کرسکتا ہے کہ بطور ایلڈر اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔

5:2 اگر آپ ایک ایلڈر ہیں تو کلیسیا کے ارکان کے گلہ بان بنیں۔ اُنہیں خُدا کے کلام کی خوراک دیں۔ دُعا اور اصلاح کے ذریعے اُن کا تحفظ کریں اور خُدا کے وعدوں کے ساتھ اُن کی حوصلہ افزائی کریں۔ ایسے ارکان کو تلاش کریں جو گُم ہونے والے۔ بیماروں اور بوڑھوں کی خبر لینے جائیں، بیواؤں کا خیال رکھیں۔

5:2 اگر آپ ایک ایلڈر ہیں تو کلیسیا کے ارکان کی خدمت ہمیشہ بطور نگہبان کریں یعنی خوشی سے کام کریں۔ جو درست قابلیت رکھتا ہے (پیسہ کا لالچی نہیں) اور جو خدمت کا شوقین ہے۔

5:3 اگر آپ ایک ایلڈر رہیں تو اپنے ذمہ لگے ہوئے ایمانداروں پر ایک مالک کی طرح حکمرانی نہ کریں۔

5:3 اگر آپ ایک ایلڈر رہیں تو ایک نمونہ بن کر کلیسیا کی راہنمائی کریں جس پر ہر کوئی چل سکے۔

5:3,5 جوانوں اور بوڑھوں کو چاہیے کہ ایک دوسرے کے تابع رہیں۔ بوڑھوں کا پہلا فرض جوانوں پر اثر و رسوخ عمل میں لانا ہے اور جوانوں کا پہلا فرض بوڑھوں کے اثر و رسوخ کے تابع رہنا ہے۔ جوانوں کا دوسرا فرض بوڑھوں پر اثر و رسوخ رکھنا ہے اور بوڑھوں کا دوسرا فرض جوانوں کے اثر و رسوخ کے تابع رہنا ہے۔

5:6 بطور ایک ایلڈر یا کلیسیا کا فرد فروتن شخص اپنے آپ کو خُدا کے قادر ہاتھ کے نیچے رکھے۔

5:7 بطور ایک ایلڈر یا کلیسیا کا فرد وہ اپنی ساری فکریں خُدا پر ڈال دیتا ہے کیونکہ وہ آپ کی فکر کرتا ہے۔

2- شخصی اِطلاقات کی مثالیں:

a- مَیں اپنی کلیسیا میں ایک لیڈر اور یوتھ کا اُستاد ہُوں۔ آج مَیں نے سیکھا ہے کہ ایک مسیحی جن لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے اُن کی خِدمت کرتا ہے۔ پس، وہ ایک نمونہ بن کر راہنمائی کرتا ہے۔ مَیں بھی ایسا لیڈر رہنا چاہتا ہُوں۔ مَیں وہ نہیں بننا چاہتا جو اپنے ماتحتوں پر حکم چلاتے ہیں بلکہ مَیں اپنے کام خُوشی، شوق اور خاص کر فروتنی سے کرنے والا بننا چاہتا ہُوں۔

b- مَیں اپنی کلیسیا میں ایک ایلڈر رہُوں۔ آج بائبل نے مجھے یاد دلایا کہ میرا کام خصوصاً خُدا کے لوگوں کا گلہ بان اور خُدا کے کاموں کا نگہبان بننا ہے۔ یہ دھیان رکھنا میرا فرض ہے کہ خُدا کے کاموں سے خُدا کے لوگوں کی خِدمت ہو۔ خُدا کے لوگوں کو خُدا کے کاموں کی تکمیل کے لئے غلط استعمال نہیں ہونا چاہیے۔ مجھے دوسرے ایلڈر روں کو یاد دلانا چاہیے کہ خُدا کے لوگوں پر حکمران بن کر اُن کو اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے اِستعمال نہیں کر سکتے۔ مجھے لوگوں کی نگہبانی کرنی چاہیے۔ اُن کو تسلی دینی چاہیے اور اپنے شخصی نمونے سے اُن کو قائل کرنا چاہیے۔

قدم 5: دُعا **جواب**

آیئے ہم باری باری اُس سچائی کے جواب میں خُدا سے دُعا کریں جو اُس نے ہمیں 1-پطرس 7-5:1 میں سکھائی ہے۔

(آپ نے بائبل سٹڈی کے دوران جو کچھ سیکھا ہے دُعا میں اُس کا جواب دیں۔ صرف ایک یا دو فقروں میں دُعا کرنے کی مشق کریں۔ یاد رکھیں کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف معاملات کے متعلق دُعا کریں گے)۔

5-	دُعا (8 منٹ) **شفاعت**

دو دو یا تین تین کے گروپس میں دُعا کرنا جاری رکھیں۔ ایک دُوسرے کے لئے اور دُنیا کے لوگوں کے لئے دُعا کریں۔

6-	گھر پر اگلے سبق کی تیاری کرنے کے لئے (2 منٹ)

گروپ لیڈر: گروپ کے ارکان کو یہ تیاری تحریری طور پر دیں یا اُن کو اس کی نقل کرنے کے لئے دیں۔

1- عہد۔ شاگرد بنانے کا عہد کریں۔

کسی دُوسرے شخص یا لوگوں کی جماعت کے ساتھ مل کر 1-پطرس 7-5:1 کی منادی کریں، تعلیم دیں یا بائبل سٹڈی کریں۔

2- خُدا کے ساتھ شخصی وقت، ہر روز استثنا 22-18:14; 13-18:9; 20-17:14; 20-16:18; 5-13:1; 21-11:13 میں سے نصف باب لے کر خُدا کے ساتھ شخصی وقت گذاریں۔

3- یاد دہانی، نجات بوسیلہ ایمان: یوحنا 1:12۔ بائبل کی پچھلی یاد کی ہوئی آیات پر روزانہ نظرِ ثانی کریں۔

4- دُعا، اس ہفتہ کسی خاص شخص یا چیز کے لئے دُعا کریں اور دیکھیں کہ خُدا کیا کر رہا ہے (زبور 5:3)۔

5- شاگرد بنانے کے متعلق اپنی نوٹ بک میں نیا اندراج کریں۔

خُدا کے ساتھ اپنے شخصی وقت کے متعلق نوٹس میں اضافہ کریں، یاد دہانی کے نوٹس، بائبل سٹڈی نوٹس اور اس تیاری کو شامل کریں۔

سبق نمبر 35

دُعا	-1

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق کیلئے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

پرستش (20منٹ) خُدا کی حضوری مانگنے	-2

موضوع: خُدا کی حضوری مانگتے ہُوئے عبادت کیجئے

پڑھیں۔خروج 33:12-17: رومیوں 8:31-34۔

-1 جب خُدا آپ کو کسی کام کے لئے بُلاتا ہے تو مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کریں:

خُدا سے درخواست کریں کہ آپ کو اپنے طریقے سکھائے۔

ضرور ہے کہ دوسروں کو تعلیم دینے سے پہلے آپ خُدا سے تعلیم پائیں۔ خُدا نے جو کچھ آپ کو سکھایا ہے سچائی کے ساتھ آپ دوسروں کو سکھا سکتے ہیں۔خصوصی طور پر خُدا کو موقع دیں کہ آپ کو سکھائے کہ وہ کون ہے اور اُس کی صفات کیا کیا ہیں تا کہ آپ خُدا کو شخصی اور حتمی طور پر جان سکیں اور اُس کی مہربانی تلاش کرنا جاری رکھ سکیں (خروج 33:12-13)۔

خُدا سے درخواست کریں کہ آپ ساتھ جائے۔

اپنی زندگی اور اپنے کام میں خُدا کی حضوری کو مانگیں۔

خُدا کا کوئی کام کرنے کیلئے خُدا کے بغیر نہ جائیں۔

خُدا سے درخواست کریں کہ آپ ساتھ جائے اور آپ کے وسیلہ سے کام کرے (خروج 33:14-15)۔

-2 خُدا کی حضوری مسیحیوں کا ایک امتیازی نشان ہے۔

ایک چیز جو مسیحی راہنماؤں اور مسیحی لوگوں کو دُنیا کے دوسرے راہنماؤں اور لوگوں سے خاص بناتی ہے وہ زندہ خُدا کی حضوری ہے (متّی 28:20)۔

- جب آپ اپنے گناہوں کا اقرار کرتے اور خُدا کی معافی اور پاکیزگی قبول کرتے ہیں تو اُس وقت وہ موجود ہوتا ہے (1-یوحنا 1:9)۔
- خُدا اُس وقت موجود ہوتا ہے جب آپ مناسب وقت نکال کر اُس سے سیکھنے کے لئے اُس کے قدموں میں بیٹھ جاتے ہیں (لوقا 10:39)۔
- خُدا اُس وقت موجود ہوتا ہے جب آپ اپنا روزمرہ کا کام خُدا کا سمجھ کر کرتے ہیں (کلسیوں 3:17)۔''یسوع کے نام سے'' کا مطلب ہے جو کچھ بھی بولیں اور کریں اُس کے مکمل نجات کے کام پر پورے توکل کے ساتھ، بائبل میں بتائی گئی اُس کی مرضی پر پورے توکل میں اور اُس کی محبت، قُدرت، حکمت اور حضوری پر پورے توکل کے ساتھ کریں۔

- خُدا اُس وقت موجود ہوتا ہے جب آپ اُس سے راہنمائی، حکمت اور خوف مانگتے ہیں۔ اُس کے لئے جو آپ نے اُس دن حاصل کیا ہے (امثال 3:5-6)۔ یاد رکھیں، خُدا کے بغیر کوئی چیز حاصل کرنا بے کار ہے (زبور 127:1-2؛ یوحنا 15:5)۔ چنانچہ، اپنی روزمرہ زندگی میں خُدا کی حضوری کی مشق سے اپنی زندگی کے ہر دن کا حساب بنائیں۔

3- خُدا کی حضوری ایک مسیحی کا تحفظ ہے (رومیوں 8:31-34)۔

پولُس کہتا ہے کہ خُدا مسیحیوں کی طرف ہے۔ کون ان کا مخالف ہوسکتا ہے۔ اگر خُدا نے ان کو گناہ کی شریعت اور موت (ان کی گنہگار فطرت کی مسلط اور قابو کرنے والی قوت) سے آزاد کیا ہے، اپنے سکونت کرنے والے روح کے وسیلہ سے ان کو نیا بنایا ہے، ان کو بطور اپنے فرزند بچاتا ہے اور ان کو پوری طرح پاک کر رہا ہے تو کون ان کا مخالف ہوسکتا ہے (رومیوں 8:31)۔

اگر خُدا اتنا بڑا کام کر چکا ہے تو وہ باقی کو ادھورا نہیں چھوڑیگا۔ اگر خُدا یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات کا کام مکمل کر چکا ہے تو ایمانداروں میں نجات کے کام اور ایمانداروں کے وسیلہ سے اپنے پاکیزگی اور خدمت کے کام کو یقیناً پورا کریگا۔ اگر خُدا نے اپنے ابدی مقصد میں اپنا بیٹا یسوع مسیح، مسیحیوں کے لئے بخش دیا ہے تو وہ وقت پر مسیحیت کو ہر وہ چیز عطا کریگا جو نجات کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ مسیحیوں کے لئے خُدا کی یقینی محبت مسیحیوں کو نہ تو ناکام کر سکتی ہے اور نہ کرائے گی (8:32)۔ اگر خُدا پہلے ہی صلیب پر گناہ کو رد کر چکا ہے تو مسیحیوں کو کون رد کریگا (8:33-34)۔

گروپ لیڈر، خُدا کی پرستش اُس کی جاری حضوری کی خواہش میں کریں۔ تین تین لوگوں کی چھوٹی جماعتوں میں پرستش کریں۔

3-	بیان کریں (20 منٹ) اِستحکام

باری باری بیان کریں (یا اپنے نوٹس میں سے پڑھیں)۔ مختصراً بیان کریں کہ آپ نے بائبل کی دی ہوئی عبارت (استثنا 11:13-21;13:1-5;16:18-20;17:14-20;18:9-13;18:14-22) میں سے خُدا کے ساتھ اپنے شخصی وقت میں کیا سیکھا ہے۔ بیان کرنے والے شخص کو سُنیں، اُس کو سنجیدگی سے لیں اور جو کچھ وہ بیان کرتا ہے اُس پر بحث نہ کریں۔

4-	تعلیم دیں (70) [دریافت] مسیحی برادری (کلیسیا)

تعارف۔ ایک دہکتا ہوا سرخ کوئلہ صرف اُس وقت تک دہکتا رہ سکتا ہے جب دوسرے دہکتے ہوئے کوئلوں کے ساتھ پڑا ہوگا۔ اسی طرح، ایک مسیحی کو ترقی اور کام جاری رکھنے کے لئے دوسرے مسیحیوں کی رفاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بائبل میں مسیحی برادری کلیسیا کہلاتی ہے۔ کلیسیا مسیح کا بدن ہے اور اپنے سر یسوع مسیح سے جدا نہیں ہوسکتا۔

کلیسیا کے متعلق عنوان عام طور پر اپنے تاریخی درجہ سے بولنے والے لوگوں سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ کلیسیا کے متعلق عنوان کو وہاں سے شروع ہونا چاہئے جس کی یسوع مسیح اور رسولوں نے بائبل میں تعلیم دی ہے۔ بائبل کلیسیا کا ذکر بطور مسیح کا ایک بدن کرتی ہے۔

A- مسیحی برادری (کلیسیا) کی فطرت۔

نئے عہدنامہ میں رسول خُدا کے لوگوں کا ذکر کرنے کے لئے مختلف تصاویر استعمال کرتے تھے۔ وہ تصویریں مسیحی برادری کی فطرت کی تعلیم دیتی ہیں جس کا اثر مسیحی برادری کے کاموں اور رسموں میں ہونا چاہیے۔

1- <u>کلیسیا کی پہلی تصویر۔</u>

مسیحی برادری (کلیسیا) اینٹوں کی کوئی عمارت نہیں بلکہ لوگوں کی ایک جماعت ہوتی ہے جس میں خُدا سکونت کرتا ہے۔

پڑھیں۔ 1-پطرس 2:4-5؛ افسیوں 2:21-22 (اعمال 17:24-25؛ 1-کرنتھیوں 3:6-11)۔

دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ اس تصویر میں مسیحی برادری (کلیسیا) کی فطرت کیا ہے؟

نوٹس۔

ایک روحانی برادری

مسیحی برادری (کلیسیا) کی روحانی بنیاد بائبل کے رسولوں اور نبیوں پر مشتمل ہے۔ رومیوں میں مسیح کے شاگرد اور پولس شامل تھے۔ وہ یسوع مسیح کے آنکھوں دیکھے اور کانوں سُنے گواہ تھے اور جان نشین (قائم مقام) نہیں رکھتے تھے۔ نئے عہدنامہ کے دوسرے نبیوں کے ساتھ مل کر (اعمال 15:22,32) رسولوں نے انجیل کی منادی کی۔ شاگرد بنائے اور ہر جگہ پر کلیسیائیں قائم کیں۔

2- <u>کلیسیا کی دوسری تصویر۔</u>

مسیحی برادری (کلیسیا) کوئی کمپنی نہیں بلکہ ایک خاندان یا گھرانہ ہے۔

پڑھیں۔ 1-تیمتھیس 3:14-15؛ افسیوں 2:19 (افسیوں 3:14-15)۔

دریافت کریں اور تبادلہ خیال کریں۔ اس تصویر میں مسیحی برادری کی فطرت کیا ہے؟

نوٹس۔

ایک خاندان یا گھرانہ

مسیحی برادری خُدا کا خاندان یا گھرانہ ہے۔

پیدائش سے خاندان

لوگ جب کسی کمپنی کو خریدتے یا اُس میں سرمایہ لگاتے ہیں تو اُس کے رُکن بن جاتے ہیں۔ لیکن لوگ خُدا کے خاندان کے رُکن صرف خُدا کے فضل اور روح القدس سے نئی پیدائش کے وسیلہ سے بنتے ہیں (یوحنا 3:3-8؛ 1:12-13؛ 1-کرنتھیوں 12:13)۔

فرزندوں کا باپ، بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ خاندان

ایک کمپنی میں ملازموں کا تعلق مالک نوکر کا ہوتا ہے لیکن خُدا کے خاندان میں خُدا کا تعلق اپنے فرزندوں کے ساتھ باپ کا ہے۔ ایک کمپنی میں لوگوں کا تعلق آپس میں بطور ہم پیشہ ہوتا ہے۔ لیکن خُدا کے خاندان میں لوگوں کا تعلق آپس میں بطور بھائی اور بہنیں ہوتا ہے (1-تیمتھیس 5:1-2)۔

محبت کا خاندان

ایک کمپنی میں زیادہ اہمیت کام کرنے اور زیادہ پیداوار دینے کی ہوتی ہے لیکن خُدا کے خاندان میں اہم اقدار ایک رشتہ میں ہونا اور محبت کرنا ہوتی ہیں۔

3- <u>کلیسیا کی تیسری تصویر</u>

مسیحی برادری (کلیسیا) محض ایک تنظیم نہیں بلکہ ایک زندہ بدن ہے۔

پڑھیں۔ اِفسیوں 1:22-23;4:16؛ اعمال 15:28 (1- کرنتھیوں 12:12-13؛ اِفسیوں 2:14-15)۔

دریافت اور بیان کریں۔ اس تصویر میں مسیحی برادری (کلیسیا) کی فطرت کیا ہے؟

نوٹس۔

مسیح کا بدن

مسیحی برادری مسیح کا بدن ہے (اِفسیوں 1:22-23) یا ایک نیا مخلوق (اِفسیوں 2:15) مسیحی برادری کو صرف ایک تنظیم کی طرح نہیں بلکہ ایک بدن کی طرح کام کرنا چاہیے۔ ایک زندہ بدن خودمختار اعضا کے ساتھ جُڑا ہُوا ایک منظم جسم ہوتا ہے جو ایک مشترک زندگی میں شریک ہوتے ہیں۔

بدن کے ارکان

ایک تنظیم صرف کاغذ پر عارضی رُکنیت رکھتی ہے لیکن مسیحی برادری کی رُکنیت رُوح القدس کے وسیلہ سے نئی پیدائش اور باطنی سکونت سے ہمیشہ کے لئے تصدیق شدہ ہوتی ہے (2- کرنتھیوں 1:21-22)۔ مسیح پر ایمان رکھنے والے ہمیشہ کے لئے اُس کے بدن کے رُکن ہوتے ہیں اور پائیدار طور پر مسیح کے ساتھ جُڑے ہوتے ہیں۔

بدن کا سَر

ایک تنظیم کو کوئی انسانی لیڈر (صدر، ڈائریکٹر یا چیرمین) چلاتا ہے۔ لیکن مسیحی بدن کو اس کا سَر یسوع مسیح چلاتا ہے (اِفسیوں 1:22-23)۔

بدن کے مقاصد

ایک تنظیم باہر سے اِنسان کے بنائے ہُوئے مقاصد، پالیسیوں اور مذاہب سے چلتی ہے لیکن مسیحی بدن اندرونی طور پر خُدا کے بنائے ہُوئے اِلٰہی مقاصد، کلام اور روح القدس سے چلتا ہے (اِفسیوں 2:22)۔

ایک تنظیم محدود خصوصی مقاصد رکھتی ہے لیکن مسیحی برادری کا تعلق زندگی کے ہر پہلو سے ہوتا ہے (اِفسیوں 1:9-10؛ 2- کرنتھیوں 10:3-5)۔ اِس کا تعلق روحانی زندگی، عام زندگی، سچائی، اِنصاف، خاندان، معاشرے، موجودہ اور مستقبل کی زندگی سے ہے۔ ایک جماعت (کلیسیا) وہ تنگ یا قیادت کے

اختیار سے فیصلے کرتی ہے لیکن خالص مسیحی برادری ہمیشہ جو فیصلے کرتی ہے وہ بائبل پر مبنی ہوتے ہیں اور ممکنہ حد تک اتفاق رائے (باہمی رضامندی) سے کئے جاتے ہیں (اعمال 15:28)۔ آمریت یا جمہوریت ہوتی ہے لیکن مسیحی برادری مسیحیت پر (دین پر مبنی) ہے۔

بدن کی بڑھوتی

ایک تنظیم ہمیشہ روایتی صورت کی وجہ سے ثابت قائم رہتی ہے لیکن مسیحی برادری **مسلسل** بڑھتی رہتی اور خود کو نیا بناتی جاتی ہے (افسیوں 4:14)۔ تنظیم کے ارکان ہمیشہ ایک دوسرے کی نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ ایک جیسے نظریات رکھتے ہیں۔ ایک جیسا رویہ اختیار کرتے ہیں اور ایک جیسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں لیکن مسیحی بدن کے ارکان فرق فرق چیزوں کو اختیار کرتے اور بڑھاتے ہیں۔ مسیح کے بدن میں فرق فرق قسم کے لوگ اور کام (خدمات) اور روحانی نعمتیں ہوتی ہیں۔

4- <u>**کلیسیا کی چوتھی تصویر**</u>

مسیحی برادری (کلیسیا) مویشیوں کا غول نہیں بلکہ بھیڑوں کا گلہ ہے۔

پڑھیں۔ 1-پطرس 4-1:5:1- تیمتھیس 2:25۔

دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ اس تصویر میں مسیحی برادری (کلیسیا) کی فطرت کیا ہے؟

نوٹس۔

گلہ اپنے گلہ بانوں کے ساتھ۔

مسیحی برادری خدا کا گلہ ہے۔ سردار گلہ بان اور اچھے چھوٹے چرواہوں، ایلڈروں کی راہنمائی میں ہے۔

پیچھے چلنے والا گلہ

دُنیا میں زیادہ تر مویشی چرواہے کے آگے آگے چلتے ہیں لیکن بھیڑیں ہمیشہ اپنے چرواہے کے پیچھے پیچھے چلتی ہیں۔ مسیحی برادری کو مویشیوں کے غول کی مانند نہیں بننا چاہیے جس کو ہانک کر کسی سمت میں چلایا جاتا ہے جو اُس کے لیڈرز کی حکمرانی ہوتی ہے۔ اس کو ہمیشہ بھیڑوں کے گلہ کی مانند ہونا چاہیے جو خُوشی کے ساتھ پورے دِل سے اپنے سردار چرواہے یسُوع مسیح کے پیچھے (وہ جہاں بھی لے جائے) چلتا ہے۔ ایلڈروں کو چاہیے کہ مسیحی برادری کی خدمت اچھے چھوٹے چرواہوں کی طرح کریں۔ مسیحی برادری بطور خُدا کا گلہ خدا کی ملکیت ہے، ایلڈروں کی نہیں۔

5- <u>**کلیسیا کی پانچویں تصویر**</u>

مسیحی برادری (کلیسیا) ظاہری قومی وجود نہیں بلکہ پوشیدہ بین الاقوامی بدن ہے۔

پڑھیں۔ 1-پطرس 10-2:9 مکاشفہ 10-5:9؛ (افسیوں 19-2:14)۔

دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ اس تصویر میں مسیحی برادری (کلیسیا) کی فطرت کیا ہے؟

نوٹس۔

ایک برگزیدہ قوم دوسری قوموں کے درمیان۔

مسیحی برادری ایک برگزیدہ اور پاک قوم ہے اور خُدا کے لوگوں کی جماعت ہے۔ یہ خُدا کی چُنی ہُوئی اور پاک قوم ہے۔ زمین کی ہر قوم میں سے چُنی ہُوئی جماعت ہے۔ ''پہلے تُم کوئی اُمت نہ تھے مگر اب خُدا کی اُمت ہو'' (1-پطرس 2:10)۔ مسیحیوں کو چاہیے کہ مسیحی برادری (کلیسیا) کو قومی برادری نہ سمجھیں جو دوسری نسلوں یا قوموں کے لوگوں کو خارج کرتی ہے۔ مسیحیوں کو چاہیے کہ اپنی برادری (کلیسیا) کو ایک تنظیم بھی نہ سمجھیں کیونکہ یہ اپنی برادری سے دوسرے سچے مسیحیوں کو خارج کر دیتی ہے۔ یہ مسیحی برادری (کلیسیا) نہیں بلکہ خُدا ہے جو لوگوں کو چُنتا ہے کہ لوگ اُس کے پاک اُمت یا بادشاہی کے لوگ ہوں (2-تھسلنیکیوں 1:1-2;13-14)۔

ایک بین الاقوامی بادشاہت

خُدا دُنیا کے ہر قبیلہ، طبقہ، قوم یا اہلِ لُغت سے لوگوں کو جمع کرتا ہے۔ یسوع مسیح کے مکمل کیے ہُوئے نجات کے کام نے تاریخ میں (رسمی شریعت اور اُس کے ضابطے جنہوں نے یہودی قوم کو سینکڑوں سال دوسری قوموں سے الگ رکھا) اُس تقسیم کرنے والی دیوار کو ہٹا دیا ہے۔ چنانچہ مسیح نے اپنے چُنے ہُوئے لوگوں کا خُدا سے اور ایک دوسرے سے بھی ملاپ کرایا جو تمام قوموں سے آتے ہیں۔ مسیحی برادری اپنی موجودہ شکل میں خُدا کی بادشاہی کا ظاہری انکشاف ہے (متی 13:36-43;16:18-19;21:42-44)۔

6- <u>کلیسیا کی چھٹی تصویر</u>

موجودہ مسیحی برادری (کلیسیا) ابھی کامل حقیقت نہیں لیکن جائے گی۔

پڑھیں۔ گلتیوں 4:21-31؛ مکاشفہ 19:5-10;21:1-2,2-10؛ متی 13:24-30,36-43۔

دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ اِس تصویر میں مسیحی برادری (کلیسیا) کی فطرت کیا ہے؟

نوٹس۔

کلیسیا آسمانی یروشلیم ہے (گلتیوں 4:21-31)۔

لونڈی (ہاجرہ) ایسی قوم کی نمائندگی کرتی ہے جو شریعت کے عہد سے رہتی ہے۔ یہ خصوصی طور پر موسیٰ کی انتظامی شریعت ہے جو ابرہام کے ساتھ کیے گئے وعدہ کے عہد کے 430 سال بعد شامل کی گئی تھی۔ ہاجرہ نے جو بچے جنے وہ شریعت کے غُلام ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آج بھی شریعت پر عمل کر کے نجات پانے کی کوشش میں ہیں۔ موجودہ زمینی شہر یروشلیم کے باشندے وہ لوگ ہیں جو شریعت کے غُلام ہیں۔

آزاد عورت (سارہ) اُس قوم کی نمائندگی کرتی ہے جو وعدہ کے عہد سے رہتی ہے۔ یہ فضل کا عہد ابرہام سے کیا گیا تھا اور پرانے عہدنامہ کے زمانہ کے دوران مسلسل اِس کی تصدیق ہوتی رہی۔ سارہ نے جو بچے جنے وہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے آزاد ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو رُوح القدس کے وسیلہ سے نئے سر سے پیدا ہوتے ہیں اور خُدا کے وعدہ میں ایمان کے وسیلہ سے نجات یافتہ ہیں۔ موجودہ آسمانی یروشلیم کے باشندے صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے والے ہیں۔ چاہے وہ اُس کی پہلی آمد سے قبل پرانے عہدنامہ کے دَور میں اُس پر ایمان لائے ہوں (یسعیاہ 53:4-6؛ گلتیوں 3:8؛ عبرانیوں 11:2-10,13-16) یا اُس کی پہلی آمد کے بعد۔ یسوع مسیح پر ایمان لانے والے بہت سے مسیحی آج بھی زمین پر موجودہ زمانہ میں رہتے ہیں اور آسمانی یروشلیم کو بطور ماں رکھتے ہیں (فلپیوں 3:20)۔ یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والے تمام ایماندار جو پہلے مر چکے ہیں اب آسمانی یروشلیم میں

یسوع مسیح کے ساتھ ہیں (عبرانیوں 12:22-24)۔

کلیسیا نیا یروشلیم بننے کے لئے اعتقاد تیار کرتی ہے (مکاشفہ 19:5-10;21:1-2,9-10)۔

مسیحی برادری (کلیسیا) اپنے آپ کو برہ کی شادی کے لئے تیار کرنے سے مسیح کی دلہن بننے والی ہے۔ برہ کی شادی صرف مسیح کی دوسری آمد پر ہوگی کیونکہ صرف اُس وقت مسیحی برادری (کلیسیا) شمار میں مکمل ہوگی۔ صرف تب سارے یہودی تاریخ میں جو یسوع مسیح پر ایمان لاچکے ہیں شمار میں پورے ہونگے (اسرائیل کی تکمیل)۔ صرف تب تاریخ میں ساری غیر قومیں جو یسوع مسیح پر ایمان لاچکی ہیں شمار میں پوری ہونگی (غیر قوموں کی تکمیل) (رومیوں 11:25-26)۔

تب تک یسوع مسیح، مسیحی برادری کو تیار کر رہا ہے (افسیوں 522-27) اور مسیحی برادری اپنے آپ کو برہ کی شادی کے لئے تیار کر رہی ہے (2- کرنتھیوں 11:1-3؛ مکاشفہ 19:7)۔ چنانچہ موجودہ مسیحی برادری ابھی پوری طرح کامل حقیقت نہیں ہے۔

کلیسیا زمین پر جنگجو قوم اور آسمان پر فاتح قوم پر مشتمل ہے۔

موجودہ مسیحی برادری زمین پر جنگجو کلیسیا پر (متی 16:18-19؛ افسیوں 3:14-15 ;6:10-18؛ 1- تھسلنیکیوں 4:13-17؛ عبرانیوں 11:10,14-16;12:22-24;13:14؛ مکاشفہ 12:10-12) اور آسمان پر فتح مند کلیسیا پر مشتمل ہے (افسیوں 3:14-15؛ 1- تھسلنیکیوں 4:13-17؛ عبرانیوں 11:10, 14-16;12:22-24; 13:14)۔

لیکن مسیح کی دوسری آمد پر برہ کی شادی ہوگی اور موجودہ آسمانی یروشلیم آسمان سے (جس آسمان پر آخری عدالت ہوگی) زمین پر بطور نیا یروشلیم یا برہ کی دلہن یا برہ کی بیوی اُتر آئیگا (مکاشفہ 21:1-2,9-10)۔ اُس وقت کلیسیا ہی فتح مند کلیسیا کامل برادری ہوگی (1- یوحنا 3:1-3)۔ خداوند خدا قادرِ مطلق اور برہ زمین پر اپنے لوگوں کے درمیان سکونت کریں گے۔ وہ موت، ماتم، آہ و نالہ، درد اور اس ساری ترتیب کو نیست کردیگا جو ابھی تک زمین پر موجود ہے۔ پھر وہ ہر چیز کو نیا بنا دیگا (مکاشفہ 21:3-3)۔

کلیسیا موجود ناقص بادشاہی ہے جو کامل بادشاہی بن جائیگی (متی 13:24-30,36-43)۔

مسیح کی دوسری آمد سے پہلے موجودہ مسیحی برادری اپنی موجودہ شکل میں بطور خدا کی بادشاہی کا حصہ ایک مخلوط قوم ہے جو مسیحیوں اور نام نہاد مسیحیوں پر مشتمل ہے۔ سچے مسیحی ابھی کامل نہیں ہیں اور روحانی اور اخلاقی ترقی کر رہے ہیں۔ نام نہاد مسیحی اکثر سچے مسیحیوں جیسے نظر آتے ہیں لیکن وہ اپنے دلوں اور زندگیوں میں نئے مخلوق نہیں ہیں۔

مثال کے طور پر، نام نہاد ایماندار کڑوے دانے ہیں جو گندم جیسے دکھائی دیتے ہیں (متی 13:24-30,47)۔ وہ باتیں اور دکھاوے کے کام ایسے کرتے ہیں گویا کہ حقیقی ایماندار ہوں (متی 7:21-22)۔ وہ سوکھی ہوئی اور بے پھل ڈالیاں ہیں جو دیکھنے میں انگور کی لگتی ہیں (یوحنا 15:1-6)۔ وہ ایسے کلیسیا کے ارکان ہیں جو سچائی کو بگاڑنے اور شاگردوں کو اپنے پیچھے لگانے کے لئے اُٹھتے ہیں (اعمال 20:29-31)۔ وہ جھوٹے رسول ہیں جو کسی اور یسوع کی منادی کرتے ہیں۔ کوئی اور روح رکھتے ہیں اور بائبل میں پائی جانے والی خوشخبری کی بجائے کوئی اور خوشخبری سناتے ہیں (2- کرنتھیوں 11:4,13-15)

وہ جھوٹے بھائی ہیں جو سچائی کو بگاڑنے کے لئے کلیسیا میں گھس آتے ہیں (گلتیوں 5-2:4;9-1:6)۔

یہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں جنہوں نے روشنی حاصل کی ہو، بپتسمہ لیا ہو خُداوند کے کھانے میں شراکت کی ہو۔ خُدا کے کلام کی منادی کا لطف اُٹھایا ہو، اپنے درمیان خُدا کی قُدرت کا کام دیکھتے ہوں (مختصراً ہو سکتا ہے روح القدس جو کام کر رہا ہے اُن میں شریک رہے ہوں) لیکن پھر بھی پیچھے ہٹ گئے۔ وہ یسوعؔ کو بار بار صلیب پر چڑھاتے اور اُس کی اعلانیہ تذلیل کرتے ہیں۔ اُن کی زندگیاں جو لعنت کے خطرہ میں ہیں جب وہ بے کار قسم کے اُونٹ کٹارے اُگاتی ہیں تو وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو ہمیشہ سے تھے نہ کہ حقیقی زندہ ڈالی۔ آخر کار وہ جل جائیں گے (عبرانیوں 8-6:4)۔ ایسے لوگ صرف اُس وقت نئے مخلوق بنتے ہیں جب پوری طرح معافی پاتے ہیں (عبرانیوں 12-8:10)۔

لیکن مسیح کی دوسری آمد پر نئے سرے سے پیدا ہونے والے لوگ بشریر لوگ اور ہر چیز جو گناہ پیدا کرتی ہے اُس کی بادشاہی میں سے اُکھاڑی اور جہنم میں ڈالی جائیگی (متی 33-13:36-43,48-50;25:31؛ یوحنا 15:6)۔ پھر مسیحی برادری کا ظہور نئی زمین پر اپنی آخری شکل میں خُدا کی بادشاہی کے طور پر ہوگا (متی 25:34؛ مکاشفہ 11:15)۔

B- ایک عالمگیر مسیحی برادری (کلیسیا)۔

بائبل سکھاتی ہے کہ مسیح کا بدن صرف ایک ہے۔ عالمگیر مسیحی برادری (کلیسیا) ایک ہی ہے۔

1- <u>مسیحی برادری (کلیسیا) یسوعؔ مسیح کے ساتھ کس طرح تعلق رکھتی ہے؟</u>

دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ مسیحی برادری کو یسوعؔ مسیح کے ساتھ کس طرح تعلق رکھنا چاہیے؟

a- مسیحی برادری اقرار کرتی ہے کہ یسوعؔ مسیح اس کا نجات دہندہ اور خُداوند ہے۔

پڑھیں۔ اعمال 28-1:20؛ 1-پطرس 19-1:18۔

نوٹس۔ مسیحی برادری (کلیسیا) کسی انسان یا کسی جماعت کا مجمع نہیں بلکہ یسوعؔ مسیح کی ملکیت ہے۔ یسوعؔ مسیح، مسیحی برادری کو ''میری کلیسیا'' کہتا ہے۔ یہ خُدا کی کلیسیا ہے جس کو اُس نے اپنے خون سے مول لے لیا۔ یسوعؔ مسیح نے اپنی صلیبی موت اور جی اُٹھنے کے ذریعے دُنیا میں سے ہر قبیلہ، قوم اور اہل لُغت سے اپنے چنے ہُوئے لوگوں کو مول لے لیا ہے۔ یہ اُس کی پیسوں سے خریدی ہُوئی ملکیت نہیں بلکہ اُس کے اپنے قیمتی خون سے خریدی ہُوئی ہے (1- کرنتھیوں 20-6:19)۔

b- حقیقی مسیحی برادری اقرار کرتی ہے کہ یسوعؔ مسیح اس کا بانی و معمار ہے۔

پڑھیں۔ متی 19-16:18۔

نوٹس۔ مسیحی برادری (کلیسیا) کسی انسان یا کسی جماعت کی بنائی یا تعمیر کی ہوئی نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح کی بنائی ہوئی ہے۔ یسوع مسیح کہتا ہے ''میں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤنگا''۔ اُس نے اپنی کلیسیا رسولوں کی بُنیاد پر بنائی جس میں پطرس نے اوّل درجہ پایا۔ پطرس یہودیوں، سامریوں اور غیر قوموں میں پہلی کلیسیائیں بنانے میں شامل تھا۔

c- حقیقی مسیحی برادری اقرار کرتی ہے کہ یسوع مسیح اس کا سَر اور نگہبان (بشپ) ہے۔

پڑھیں۔ کُلسیوں 1:17-18؛ 1-پطرس 2:25؛ 5:4۔

نوٹس۔ مسیحی برادری (کلیسیا) کا سَر کوئی انسان یا انسانوں کی کوئی جماعت نہیں۔ بائبل کسی انسان کو نہیں جانتی جو بطور رسول یا بشپ کلیسیا کا سَر ہو یا انسانوں کی کونسل یا سنڈ جو کلیسیا کے اُوپر سالارانہ جماعت ہو۔ بائبل یسوع مسیح کو ''رسول'' (یونانی episkopos) (1-پطرس 2:25؛ 5:4) اور ''کلیسیا کا سَر'' (یونانی Kephale) کہتی ہے (افسیوں 1:22؛ کُلسیوں 1:18)۔ عالمگیر کلیسیا اور دُنیا کی ہر جماعت کا سَر یسوع مسیح ہے۔ یسوع مسیح خُدا کی اپنی تقرری ہے ''اس کی سنو'' (متّی 17:5) اور زمینی قائدین یہ مقام نہیں لے سکتے۔

یسوع مسیح اپنے اختیار کا استعمال بطور کلیسیا کا سَر یا نگہبان بائبل کے وسیلہ سے (درست ترجمہ) روح القدس کے وسیلہ سے (جو ہرگز بائبل سے تضاد نہیں بولتا) اور ہر کلیسیا میں ایلڈرز کی کمیٹی یا جماعت کے ذریعے کرتا ہے۔

یسوع مسیح صرف کلیسیا کا ہی سَر نہیں بلکہ کائنات کا بھی سَر ہے (افسیوں 1:10-22)۔ کائنات اپنی ہر ضرورت پوری کرنے کے لئے مسیح کی محتاج ہے (عبرانیوں 1:3)۔ یسوع مسیح کلیسیا کے فائدہ میں کائنات کی نگہبانی کرتا ہے۔ یسوع مسیح کائنات کی ہر قوت کا سربراہ بھی ہے اور کائنات کا کوئی علاقہ اُس کی سلطنت سے باہر نہیں (متّی 28:18؛ 1-پطرس 3:22)۔

d- حقیقی مسیحی برادری اقرار کرتی ہے کہ یہ مسیح کا بدن، مسیح کی تکمیل اور بدن ہے۔

پڑھیں۔ (افسیوں 1:22-23)۔

نوٹس۔ ایک جماعت یا عالمگیر کلیسیا کسی انسانی جماعت کا ذیلی حصہ نہیں بلکہ صرف یسوع مسیح کا بدن ہے۔ جس طرح ایک دُلہن اپنے دُلہا کا بدن ہوتی ہے اسی طرح کلیسیا (مسیحی برادری) یسوع مسیح کا بدن ہے۔ مسیحی برادری (کلیسیا) اور یسوع مسیح مل کر ایک باقاعدہ اتحاد بناتے ہیں جس میں بدن اپنے سَر کی مرضی اور مقاصد کو پورا کرتا ہے۔ مسیحی برادری کسی انسان (کسی مسیحی لیڈر، پاسٹر، بشپ یا رسول) یا کسی جماعت (تنظیم، کانفرنس، سنڈ یا کونسل) کی مرضی اور مقاصد پر چلنے والی نہیں کہلاتی۔ مسیحی برادری بائبل میں بتائی ہوئی یسوع مسیح کی مرضی اور مقاصد پر چلنے والی کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح، مسیحی برادری کو اسلئے استعمال کرتا ہے تاکہ گنہگاروں کے لئے نجات، ایمانداروں کی بڑھوتی اور پاکیزگی اور دُنیا میں اپنی بادشاہی قائم کرنے کے لئے اپنے منصوبے کو ظاہر کرے۔ اُس کی بادشاہت پہلے اُس کے لوگوں میں (لوقا 17:21-22) اور پھر موجودہ دُنیا میں ہے (متّی 12:28)۔ لیکن اس دُنیا کی نہیں (یوحنا 18:36-37) اور آخر میں زمین اور کائنات بالکل نئے ہو جائیں گے (متّی 25:34؛ اعمال 3:21؛ مکاشفہ 21:1-5)۔

e- مسیحی برادری کی تمام نسلیں صرف خُدا کو جلال دیتی ہیں۔

پڑھیں۔ افسیوں 3:21۔

نوٹس۔ مسیحی برادری (کلیسیا) کسی انسان یا جماعت کو جلال نہیں دیتی بلکہ یسوع مسیح کے ذریعے خُدا کو جلال دیتی ہے (یوحنا 16:14)۔ خُدا اپنا جلال کسی دوسرے کو یا کسی ہاتھ کی گھڑی مورتی کو نہیں دینے کا (یسعیاہ 42:8;48:11)۔

2- مسیحی برادری (کلیسیا) کس طرح تعمیر ہو رہی ہے۔

تعلیم۔ مسیحی برادری (کلیسیا) عددی یا لاتبدیل نہیں رہتی۔ یہ روحانی معیار اور عددی تعداد میں ترقی کرتی ہے۔ اس کی معیار میں ترقی اس کی تعداد میں بڑھوتی کے لئے **ناگزیر** اور لازمی ہے۔ مسیحی برادری ہر مسیحی کے خِدمت کرنے، ایمانداروں کے درمیان ہمیشہ بڑھتے رہنے والے **تعلقات** اور ہر ایماندار کی ہمیشہ بڑھتی رہنے والی **بلوغت** سے تعمیر ہوتی ہے۔

a- مسیحی برادری (کلیسیا) بشارتی خِدمت کے ذریعے تعداد میں بڑھ رہی ہے۔

پڑھیں۔ اعمال 20:2-27؛ اِفسیوں 3:6-12۔

دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ مسیحی برادری تعداد میں کس طرح ترقی کرتی ہے؟

نوٹس۔ مسیحی برادری لوگوں کو **بشارت** دینے سے تعداد میں ترقی کرتی ہے۔ مسیح کے پیروکار خُدا کے فضل کے پیغام کی منادی کرتے ہیں اور سب لوگوں کو بتاتے ہیں کہ ان کو توبہ اور یسوع مسیح پر ایمان رکھنے میں خدا کی طرف رجوع ہونا چاہئے۔ یہ خُدا کی بادشاہی (سلطنت)، خُدا کی ساری مرضی، مسیح کی ناقابلِ تحقیق دولت اور خُدا کی لامحدود حکمت کا اعلان کرتے ہیں۔ کوئی بھی پیدائشی مسیحی نہیں ہوتا۔ اصل مسیحی کے لئے ضرور ہے کہ نئے سرے سے پیدا ہو۔ نئی پیدائش کے بغیر کوئی بھی مسیح کے بدن کا اصل رُکن نہیں بن سکتا (1- کرنتھیوں 12:12-13؛ یوحنا 3:3-8)۔ یسوع مسیح پر ایمان لائے بغیر کوئی بھی نجات نہیں پا سکتا (یوحنا 3:16,18,12:12؛ اعمال 4:12)۔

b- حقیقی مسیحی برادری (کلیسیا) قیام کے ذریعے معیار میں ترقی کر رہی ہے۔

پڑھیں۔ متی 28:19؛ اِفسیوں 4:11-16۔

دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ مسیحی برادری معیار میں کس طرح ترقی کرتی ہے؟

نوٹس۔ مسیحی برادری مسیح میں کاملیت کے ذریعے مسیح کے سب نئے پیروکاروں کے قیام سے معیار میں ترقی کرتی ہے۔ مسیح میں کاملیت میں ترقی کرنے کے لئے مسیح کے سب نئے پیروکاروں کی مدد کرنا بھی شاگرد بنانا کہلاتا ہے (متی 28:19-20)۔ یہ عام طور پر تب ہوتا ہے جب بالغ مسیحی ایک دوسرے کی ذمہ داریاں پوری کرنے والے مسیحیوں کی مدد کرتے ہیں۔ (ایک دوسرے سے محبت رکھنا، ایک دوسرے کا بوجھ اُٹھانا، ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرنا وغیرہ)۔ شاگرد بنانے کا مقصد مسیحیوں کو کسی جماعت میں تبدیل کرنا نہیں بلکہ مسیح کے شاگرد بننے میں اُن کی مدد کرنا ہے۔ وہ اُن کو مسیح کے ساتھ پھلنے پھولنے والا تعلق رکھنے، مسیح کا حکم ماننے اور مسیح جیسا کردار اپنانے میں سرگرم کرتے ہیں۔ کاملیت کی پیمائش مسیح کے مشکل ہونا ہے (اِفسیوں 4:13)۔

بلوغت کے چند ظاہری نتائج:

- بائبل کی تعلیمات پر (مسیحی ایمان) اور مسیح کو شخصی طور پر نجات دہندہ اور خُداوند جاننے اور ہر روز اُس کے ساتھ رفاقت رکھنے کی بُنیاد پر اتحاد ہے (افسیوں 4:13)۔
- بائبل کی تعلیمات پر قائم رہنا اور اقرار کرنا (افسیوں 4:14؛ رومیوں 6:17؛ ططس 1:9)۔
- سارے تعلقات میں سچائی اور محبت (افسیوں 4:15)۔

مسیحی برادری کی ترقی میں سب سے بڑا دشمن سچائی سے انحراف اور جھوٹ سے سمجھوتہ کرنا ہے چاہے وہ عقیدہ، باتوں یا اعمال میں ہو۔ مسیحی برادری کی ترقی کا ایک اور بڑا دشمن مختلف خیالات، احساسات، آزمائشوں اور لوگوں کے فوائد میں سردمہری کا ہونا ہے۔ جس میں ہم خدمت یا مسیح کے لئے جینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

c- سچی مسیحی برادری تربیت سے تعمیر ہو رہی ہے۔

پڑھیں۔ مرقس 13:34؛ افسیوں 4:12۔

دریافت کریں اور تبادلہ خیال کریں۔ مسیحی برادری کس طرح تعمیر ہو رہی ہے؟

نوٹس۔ مسیحی برادری مسیح کے تمام پیروکاروں کو خدمت کے کام کی تربیت دینے سے تعمیر ہو رہی ہے۔ لفظ تربیت کرنا (یونانی Katastismos: افسیوں 4:12؛ Katartizi: لوقا 6:40؛ عبرانیوں 13:21؛ Exatrizo: 2- تیمتھیس 3:17) کا مطلب ہے بحال کرنا، مکمل کرنا، تربیت دینا، مسلح کرنا۔ مسیحیوں کو تربیت دینے سے مراد ہے مسیحی برادری میں ضرورت کا کام جو اُس کام میں خاص نعمت رکھتے ہوں (افسیوں 4:11)۔ اور لازمی نہیں کہ کلیسیا کے بزرگوں نے کیا ہو۔ مسیحی لوگ تربیت حاصل کرتے ہیں تاکہ جماعت اور عالمگیر کلیسیا میں بھی مختلف خدمات سرانجام دیں۔ مثال کے طور پر مسیح کے بعض پیروکار بشارتی خدمت کے لئے تربیت پاتے ہیں جبکہ بعض چند ایمانداروں کی نگہبانی کے لئے تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح مسیح کے بعض پیروکار منادی کرنے اور تعلیم دینے کی تربیت پاتے ہیں جبکہ بعض راہنمائی کرنے اور رحم دکھانے کے لئے تربیت پاتے ہیں۔ مسیحی برادری کے کسی رُکن کو وقت گذارنے کے لئے جماعت یا گھریلو رفاقت میں شریک نہیں ہونا چاہئے۔ آخر ہر رُکن کو اُس ذمہ داری میں کام کرنا چاہئے جو یسوع مسیح نے اُس کے سپرد کر رکھی ہے (1- کرنتھیوں 3:5؛ مرقس 13:34)۔

C- بہت سی مقامی مسیحی برادریاں (جماعتیں)۔

1- <u>مقامی مسیحی برادریاں (جماعتیں) کس طرح وجود میں آئیں؟</u>

تعلیم۔ کلیسیا مسیح کا بدن ہے۔ یہ اپنے آپ کو بہت سی مقامی جماعتوں یا رفاقتوں (انفرادی جماعتوں) میں ظاہر کرتی ہے۔ جماعتیں ایک طرف خُدا کی حاکمانہ مداخلت کا نتیجہ ہیں اور دوسری طرف مسیحیوں کے ارشادِ اعظم پر عمل کرنے کا جس کا ذکر متی 28:19 میں ہے "جاؤ اور سب قوموں کو شاگرد بناؤ" مثال کے طور پر:

اعمال 2

خُدا نے اپنا روح نازل کیا اور پطرس رسول نے انجیل کی منادی کی۔ نتیجتاً، یروشلیم کے یہودیوں کے درمیان پہلی کلیسیا قائم ہو گئی (30ء)۔

اعمال 8

خُدا نے یروشلیم میں مسیح کے پیروکاروں کے خلاف بہت بڑی ایذا رسانی کی اجازت دی جس نے اُن کو پراگندہ کر دیا (34-33 عیسوی)۔ وہ جہاں کہیں بھی گئے اُنہوں نے انجیل کی منادی کی۔ نتیجتاً، پورے یہودیہ، غیر اقوام اور سامریہ میں کلیسیائیں قائم ہوتی گئیں (اعمال 31-9)۔

اعمال 10

خُدا کا ہاتھ مسیح کے پیروکاروں کے ساتھ تھا جو بڑی ایذا رسانی سے پراگندہ ہو چکے تھے اُنہوں نے سوریا انطاکیہ میں غیر قوم کو انجیل سنانا شروع کر دی۔ نتیجتاً، دوسرے مُلک میں ایک بہت بڑی کلیسیا قائم ہو گئی (44 عیسوی)۔

اعمال 14-13

خُدا نے پولُس اور برنباس کو بُلایا، الگ کیا اور مشنری سفر پر بھیج دیا اور وہ جس شہر میں بھی گئے اُنہوں نے شاگرد بنائے۔ نتیجتاً، دیگر ایشیائی ممالک میں کلیسیائیں قائم ہو گئیں۔ پہلا مشنری سفر (48-47 عیسوی)۔

اعمال 20-16

خُدا روح کی معرفت مشنری ٹیم کو ہدایت دیتا تھا کہ کہاں جائیں اور کہاں نہ جائیں۔ نتیجتاً، وہ نئی جگہوں پر گئے اور یورپی ممالک میں بھی کلیسیائیں قائم ہوئیں (اعمال 20-16)۔ خُدا نے براہِ راست پطرس کو ایک خاص جگہ ٹھہر کر لمبے عرصہ تک کلام کی منادی کا حکم دیا اور اُس کی حوصلہ افزائی کی (اعمال 18)۔

2- مقامی مسیحی جماعتیں کس طرح کام کرتی ہیں؟

پڑھیں۔ اعمال 44-2:42؛ اعمال 42,16-5:15۔

دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ یہ مقامی مسیحی جماعتیں کس طرح کام کرتی ہیں؟

نوٹس۔ ابتدا میں ایک جماعت کی بُنیادی سرگرمیاں جمع ہونا اور بکھر جانا ہوتی تھیں۔ ہر جگہ کے مسیحی پرستش، دُعا، منادی اور خُداوند کے بپتسمہ، خُداوند کے کھانے اور رفاقت کی غرض سے مستقل جمع ہوا کرتے تھے۔ وہ اپنے پڑوس، گلیوں، گھروں اور قریبی قصبوں تک بھی منادی، تعلیم اور شفا کے لئے پھیل گئے۔

3- مقامی جماعتیں کس طرح چلتی تھیں؟

پڑھیں۔ 1- تیمتھیس 4:44؛ 3:14-15 (اعمال 28,20:17؛ 23-14:21؛ 1- تیمتھیس 7-3:1؛ ططس 9-1:5؛ 1- پطرس 4-5:1)

دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ مقامی مسیحی جماعتیں کس طرح چلتی تھیں؟

نوٹس۔ لُوقا کی تحریر کردہ اعمال کی کتاب، پَولُس اور پطرس کے خطوط متفقہ طور پر تعلیم دیتے ہیں کہ ہر جماعت ایلڈرز کی جماعت کی راہنمائی میں چلتی تھی (یونانی Presbuteroi)۔ جو ایلڈرز کی کمیٹی یا کونسل کہلاتی تھی (یونانی presbuterion) (1-تیمتھیس 4:1-4)۔

ایلڈرز کی اہلیت اور محدود اختیار کسی انسانی جماعت یا کسی معاشرہ کے وضع کردہ نہیں بلکہ بائبل میں واضح طور پر سکھائے گئے ہیں۔ اگرچہ وہ جماعت کے راہنما ہوں لیکن وہ راہنما اپنی مرضی سے جماعت کی راہنمائی نہیں کر سکتے۔ جس طریقہ سے جماعت کو کام کرنا چاہئے وہ بھی بائبل میں بتایا گیا ہے (1-تیمتھیس 15-3:14)۔ جماعت میں کسی لیڈر کو حق حاصل نہیں کہ وہ بائبل کی ہدایات کو تبدیل کرے۔ پس، خُداوند یسُوع اور پطرس رسول تعلیم دیتے ہیں کہ جماعت کا کوئی راہنما اپنے ماتحت مسیحیوں پر حکومت نہیں جتا سکتا (متّی 28-20:25؛ 1-پطرس 3-5:2)۔

4- <u>مقامی کلیسیائیں اجلاس کہاں کرتی تھیں؟</u>

پڑھیں فلپیوں 2-1:1؛ اعمال 5:42؛ اعمال 12:5,12؛ اعمال 20:24,27۔

دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ مقامی مسیحی جماعتیں اپنے اجتماعات کہاں کرتی تھیں؟

نوٹس۔ جن جماعتوں کا ذکر نئے عہدنامے میں ہے وہ اپنے زیادہ تر اجتماعات مسیحیوں کے گھروں میں کرتی تھیں۔ جماعتیں گھریلو رفاقتیں (گھریلو کلیسیائیں) ہوتی تھیں۔ وہ مستقل عبادتوں، تعلیم، منادی، دُعا، بشارت اور کارکنوں کی تربیت کے لئے گھروں میں جمع ہُوا کرتے تھے (اعمال 18:26)۔ آج بھی دُنیا کی بہت سی جگہوں پر جماعتیں گھروں میں ہی جمع ہوتی ہیں۔

دیکھیں:

کتابچہ 3، ضمیمہ 1۔ رفاقت۔ بائبل میں لفظ "کلیسیا"۔

کتابچہ 3، ضمیمہ 2۔ مسیحی کلیسیا میں کام اور رسم۔

کتابچہ 3، ضمیمہ 3۔ کلیسیا بطور مسیح کا بدن ناگزیر ہے۔

5-	دُعا (8 منٹ) **خُدا کے کلام کے جواب میں دُعا**۔

گروپ میں باری باری خُدا سے اُس کے جواب میں دُعا کریں جو آج سیکھا ہے یا گروپ کو دو، دو یا تین، تین میں تقسیم کریں اور جو کچھ آج سیکھا ہے اُس کے جواب میں خُدا سے دُعا کریں۔

6-	**گھر پر تیاری** (2 منٹ) **اگلے سبق کے لئے**

گروپ لیڈر: گروپ کے ارکان کو یہ تیاری تحریری طور پر دیں یا ان کو اس کی نقل کرنے کے لئے دیں۔

1- <u>عہد۔ شاگرد بنانے کا عہد کریں۔</u>

کسی ایک شخص یا لوگوں کی جماعت کے ساتھ مل کر ''مسیحی برادری (کلیسیا)'' کی منادی کریں، تعلیم دیں یا مطالعہ کریں۔

2- استثنا 28:1-31:13 کے **ایک باب** سے ہر روز خُدا کے ساتھ شخصی وقت گذاریں۔

سوالا**ت** کا طریقہ استعما**ل** کریں۔ نوٹس بنائیں۔

3- **بائبل سٹڈی:** گھر پر بائبل سٹڈی کرنے کے لئے تیاری کریں۔ 1- کرنتھیوں 12:4-7,12-28 موضوع: مسیحی کلیسیا میں بطور ایک بدن رہتے اور کام کرتے ہیں۔ بائبل سٹڈی کا پانچ اقدامی طریقہ استعما**ل** کریں۔ نوٹس بنائیں۔

4- **دُعا:** اس ہفتہ کسی شخص یا کسی چیز کے لئے دُعا کریں اور دیکھیں کہ خُدا کیا کرتا ہے (زبور 5:3)۔

5- شاگرد بنانے کے متعلق اپنے نوٹس میں اضافہ کریں۔ پرستش کے نوٹس، تعلیم کے نوٹس اور اس تیاری کو شامل کریں۔

سبق نمبر 36

-1	دُعا

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق کیلئے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

-2	**بیان کرنا (20منٹ) استثنا**

آپ نے بائبل کی دی ہُوئی عبارت (استثنا 13 :31-1 :28) میں سے خُدا کے ساتھ اپنے شخصی وقت میں جو کچھ سیکھا ہے باری باری مختصراً بیان کریں (یا اپنے نوٹس میں سے پڑھیں)۔ بولنے والے شخص کو سُنیں، اُسے سنجیدگی سے قبول کریں۔ جو کچھ وہ بولتا ہے اس پر بحث مت کریں۔

-3	**یاددہانی (20منٹ) خوشخبری کے متعلق آیات پر نظر ثانی کا طریقہ**

-A بائبل مُقدس کی یاد کی ہُوئی آیات پر نظر ثانی کا طریقہ۔

بائبل مُقدس کی یاد کی ہُوئی آیات پر نظر ثانی کے حصے مندرجہ ذیل ہیں:

-1 نظر ثانی

نظر ثانی کا مطلب ہے بائبل مقدس کی پچھلی یاد کی ہُوئی پانچ آیات کو دوہرانا جو آپ نے ہر ہفتہ میں ایک بار یاد کی تھیں۔ دوہرائی، بائبل مُقدس کی آیات کو یاد رکھنے اور ان کا درُست حوالہ دینے کا بہتر طریقہ ہے۔ چنانچہ، بائبل مُقدس کی پانچ آیات پر نظر ثانی کریں جو آپ نے پانچ ہفتوں کے دورانیہ میں کم از کم ایک ایک بار یاد کی تھیں۔ اس طرح آپ بائبل مُقدس کی ہر نئی آیت کی ''دوبارہ باری'' آنے سے پہلے اُس کو 35بار دوہرا لیتے ہیں۔

-2 دوہرائی

دوہرائی کا مطلب ہے بائبل مُقدس کی پچھلی یاد کی ہُوئی آیات پر 3 ہفتوں میں ایک بار نظر ثانی کرنا۔ دوہرائی، بائبل مُقدس کی تمام آیات کو یاد رکھنے کا بہتر طریقہ ہے جو آپ نے یاد کر رکھی ہیں۔ پس، بائبل مُقدس کی پچھلی یاد کی ہُوئی 100 آیات میں سے ہر روز 5 آیات کی دوہرائی بنتی ہے۔ اس طرح آپ بائبل مُقدس کی پچھلی یاد کی ہُوئی تمام آیات کو 3 ہفتوں میں ایک بار دوہرائیں گے۔

-3 ساتھ رکھنا

اپنی یادداشت والا کارڈ ہولڈر یا اپنی نوٹ بُک اپنے ساتھ ساتھ رکھیں۔ دورانِ سفر، فارغ اوقات کو نظر ثانی، غور وخوض اور دُعا میں استعمال کریں۔ بائبل مُقدس کی 5 آیات کو دیکھیں جو آپ نے پہلے یاد کر رکھی ہیں۔ بائبل مُقدس کی کچھ آیات پر نظر ثانی کریں جو آپ نے پہلے یاد کر رکھی ہیں۔ ان آیات کی فہرست کے متعلق غور اور دُعا کریں۔

4- چیک کریں

ایک دُوسرے کو چیک کریں اور دیکھیں کہ بائبل کی جو آیات آپ نے یاد کی تھیں وہ ابھی تک ٹھیک ٹھیک یاد ہیں یا نہیں۔ ہر گروپ میٹنگ کے دوران دو دو میں تقسیم ہو جائیں اور بائبل میں سے ایک دُوسرے کی یاد کی ہُوئی آیات کو چیک کریں۔ ایک وقت میں دو دو تقسیم ہو کر بائبل کی آیات کے سلسلہ کو بھی ایک بار چیک کریں جو آپ نے پہلے یاد کر رکھا ہے۔ ایک دُوسرے کو چیک کریں اور دیکھیں کہ کیا ابھی آپ عنوان، سُرخی، بائبل کا حوالہ یا بائبل کی پُوری آیت بغیر غلطی کے جانتے ہیں۔ بعض اوقات نشانی کے طور پر عنوان یا سُرخی دیں۔ کسی وقت بائبل کا حوالہ دیں اور کسی وقت بائبل کی آیت کے صرف شروع کے چند الفاظ دے دیں۔

B- دو دو ہو کر "اِنجیل/خوشخبری" کے سلسلہ پر نظرِ ثانی کریں۔

1- گنہگار فطرت:	رومیوں 3:23	4- نجات ایک بخشش ہے:	اِفسیوں 2:8-9
2- گُناہ کی سزا:	واعظ 12:14	5- نجات بوسیلہ ایمان:	یوحنا 1:12
3- گُناہ کا کفارہ:	رومیوں 5:8		

4-	**بائبل سٹڈی (70منٹ) کلیسیا بطور ایک بدن رہتی اور کام کرتی ہے۔ 1- کرنتھیوں 12:4-7,12-28**

بائبل سٹڈی کے پانچ اقدامی طریقہ کو استعمال کریں اور مِل کر 1- کرنتھیوں 12:4-7,12-28 کا مطالعہ کریں۔

قدم1: پڑھیں خُدا کا کلام

پڑھیں: آیئے ہم مِل کر 1- کرنتھیوں 12:4-7,12-28 تک پڑھیں۔

آیئے مِل کر باری باری ایک آیت پڑھیں

2قدم: دریافت کریں **مشاہدات**

غور کریں: اِس عبارت میں کونسی سچائی آپ کے لئے اہم ہے؟ یا اِس عبارت میں کونسی سچائی آپ کے دِل و دماغ کو چھوتی ہے؟

دریافت کریں: ایک یا دو سچائیاں دریافت کریں جن کی آپ کو سمجھ آئی ہے۔ اُن کے متعلق سوچیں اور اپنی نوٹ میں تحریر کریں۔

بیان کریں: (گروپ کے دو منٹ تک سوچنے اور لکھ چکنے کے بعد باری باری بیان کریں)۔

آیئے جو کچھ آپ میں سے ہر کسی نے دریافت کیا ہے وہ باری باری ایک دُوسرے سے بیان کریں۔

مندرجہ ذیل میں لوگوں کی بیان کردہ مثالیں ہیں جو انہوں نے دریافت کیا ہے۔ یاد رکھیں! ہر چھوٹے گروپ میں، گروپ کے ارکان مختلف چیزیں بیان کریں گے۔ ضروری نہیں کہ یہی چیزیں بیان کریں۔

12:4-7,12-28

<u>**دریافت نمبر 1۔ ایک جماعت اور عالمگیر کلیسیا کو کس طرح کام کرنا چاہئے۔**</u>

پولُس مسیح کے کاموں کو بیان کرنے کے لئے انسانی جسم کے کاموں کو استعمال کرتا ہے۔ بائبل تین اہم اصول سکھاتی ہے کہ کلیسیا کو کس طرح کام کرنا چاہئے۔

a- **جماعت اور عالمگیر کلیسیا کو مسیح کے ذریعے نجات کی خوشخبری کی منادی کرنی چاہئے۔**

یسوع مسیح پر ایمان لائے بغیر کوئی بھی نجات نہیں پائے گا۔ یسوع نے فرمایا ''جب تک کوئی نئے سر ے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا'' (یوحنا 3:3,5)۔ اور یہاں پولُس رسول کہتا ہے کہ ایک شخص کے کلیسیا کا رکن بننے کا واحد راستہ کلیسیا میں روح القدس کا بپتسمہ لینا ہے یعنی نئے سر ے سے پیدا ہونا ہے (1۔ کرنتھیوں 12:13)۔ کوئی بھی شخص اپنے مسیحی ماں باپ کی وجہ سے پیدائشی مسیحی نہیں ہوتا۔ ہر کسی کے لئے نئے سر ے سے پیدا ہونا لازمی ہے (یوحنا 3:3-8)۔ اس کے نام پر ایمان لانا یعنی یسوع مسیح پر اس طرح ایمان لانا جس طرح اس نے بائبل میں اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے اور اس کو اپنی زندگی میں قبول کرنا (خوش آمدید کہنا) ایک شخص کو خُدا کے نئے سر ے سے پیدا ہوئے فرزند کا حق بخشتا ہے (یوحنا 1:12-13) اور ایمان انجیل کو سننے سے پیدا ہوتا (رومیوں 10:14-17)۔ اس لئے انجیل کی منادی کا ہونا لازمی ہے۔

b- **جماعت اور عالمگیر کلیسیا کو چاہئے کہ غیر یکساں نعمتوں کو قبول کریں۔**

بے شک مسیح کا ایک بدن (ایک عالمگیر کلیسیا) ہے اس میں بہت سے فرق فرق اعضا شامل ہیں۔ بدن کے ارکان ہر قبیلے، اہل لُغت اور ہر قوم سے آتے ہیں (مکاشفہ 5:9)۔ ان ارکان نے جو روحانی نعمتیں حاصل کی ہوتی ہیں جن خدمات کے لئے بلائے جاتے ہیں، جس جس طریقہ سے روح القدس ان کے ذریعے اپنے کام کو عالمگیر کلیسیا اور انفرادی جماعتوں میں ظاہر کرتا ہے اس لحاظ سے یہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر، ہو سکتا ہے کہ ایک مسیحی نے تعلیم دینے کی روحانی نعمت پائی ہو؛ وہ بطور اُستاد بچوں کی خدمت کے لئے بُلایا گیا ہو اور وہ اپنی تدریسی قابلیت کا اظہار خاص کر مثالیں قائم کرنے اور بائبل کی اچھی کہانیاں سُنانے سے کرتا ہے۔ دوسرا مسیحی جس نے تدریس کی روحانی نعمت پائی ہو وہ بطور اُستاد بچوں کی خدمت کے لئے بُلایا گیا ہو وہ اپنی تدریسی قابلیت کا اظہار خاص بالغوں کو بائبل کا مطالعہ کروانے سے کر سکتا ہے۔ ارکان مختلف جگہوں کے لحاظ سے بھی مختلف ہوتے ہیں جہاں جہاں اُن کو کلیسیا میں مُقرر کیا گیا ہو۔ مثال کے طور پر، ایک مسیحی رحم کرنے والی روحانی نعمت کے ساتھ جماعت کے غریب ارکان کی مدد کے لئے مُقرر کیا گیا ہے۔ دوسرا مسیحی رحم کرنے والی نعمت کے ساتھ معاشرہ میں اندھوں اور معذوروں کی مدد کے لئے مُقرر کیا گیا ہے۔

عالمگیر کلیسیا اور انفرادی جماعت کی خوبی سب کا ایک جیسا کام نہیں بلکہ فرق فرق خدمات سرانجام دینا ہے۔ یکسانیت کا مطلب ہے کہ تمام ارکان سے جماعت کے اندر ایک جیسا رویہ اور ایک جیسی سرگرمیوں کی اُمید کی جاتی ہے۔ یکسانیت جُدائی، اختلاف اور تضاد پیدا کرتی ہے کیونکہ بہت سے ارکان اُس جماعت میں اپنی روحانی نعمتوں کے ساتھ خدمت کرنے کی جگہ حاصل نہیں کر سکتے۔ لیکن غیر یکسانیت حقیقی اتحاد پیدا کر سکتی ہے کیونکہ ہر مسیحی کی خدمت درکار ہوتی ہے اور ہر مسیحی کو دوسروں کی خدمت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ عالمگیر کلیسیا اور انفرادی جماعت، جو اس کو ہونا چاہئے اور جو اس کو کرنا چاہئے سب کچھ تبھی کر سکتی ہے جب اُس کے پاس غیر یکساں ارکان ہوں اور ان تمام ارکان کی نگرانی ایک ہی مرکز یعنی اُس کا سر یسوع مسیح کرتا ہو۔

c- **جماعت اور عالمگیر کلیسیا کے ارکان کو ایک دوسرے پر باہمی توکل رکھنا چاہئے۔**

مسیح کے ایک بدن میں احساسِ کمتری اور احساسِ برتری نہیں ہوتا۔ آنکھ کان کی محتاج ہے اور ہاتھ پاؤں کا محتاج ہے۔ مقامی جماعت اور عالمگیر کلیسیا کے

کام کرنے کے لئے ہر فرد لازمی ہے۔ ہر فرد کو دوسرے افراد سے تعلق دکھانا چاہئے۔ ہر فرد کو دوسروں کی خدمت کرنے کی ضرورت ہے اور ہر فرد کو دوسروں کی خدمت درکار ہے۔ چنانچہ، اپنی اپنی روحانی نعمتوں سے ایک دوسرے کی خدمت کرنا ایک دوسرے سے محبت رکھنے کا ایک اور نشان ہے۔ جس طرح ہاتھ پاؤں کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا اور پاؤں آنکھوں کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا، اسی طرح ہر رُکن دوسروں کی خدمت اور نعمت کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا۔ ہر رُکن کی خدمت اور نعمت دوسروں کی مدد کرتی ہے۔ اس طرح مقامی جماعت اور عالمگیر کلیسیا بہتر طور پر تعمیر ہو رہی ہیں۔ پس، ہر مسیحی کو چاہئے کہ دوسروں کو انجیل سے روشناس کرانے، اپنی اچھی خُداداد نعمتوں کے ساتھ دوسرے لوگوں کی خدمت کرنے اور خوشی کیساتھ دوسروں کی روحانی نعمتوں سے خدمت کرنے کی اجازت دینے کی خواہش رکھے۔

12:28

<u>دریافت نمبر 2۔ مقامی جماعت اور عالمگیر کلیسیا میں اہم روحانی نعمتیں۔</u>

یہ کہتی ہے کہ "خُدا نے کلیسیا میں الگ الگ شخص مقرر کئے۔ پہلے رسول، دوسرے نبی، تیسرے اُستاد"۔ اس خط میں پولُس رسول تعلیم دیتا ہے کہ انتہائی اہم روحانی نعمتیں ہیں: رسول، نبی اور اُستاد۔ اِفسیوں 4:11 میں وہ تعلیم دیتا ہے کہ اہم روحانی نعمتیں ہیں: رسول، نبی، مبشر، چرواہے اور اُستاد ہیں۔

مسیح کے رسول (اِفسیوں 1:1;2:20;3:5,4:11) شاگردوں پر مشتمل ایک عجیب جماعت تھی جن کو یسوع نے خود چُنا، بلایا، تربیت دی اور وہ یسوع کے مرنے اور جی اُٹھنے کے عینی شاہد تھے۔ پولُس بھی اس جماعت سے تعلق رکھتا تھا۔ اب ان جیسے رسول نہیں ہیں۔ چنانچہ، کلیسیاؤں کے رسول (اعمال 14:4؛ 2- کرنتھیوں 8:23؛ فلپیوں 2:25؛ 1- تھسلنیکیوں 2:6-7) مسیحی ہیں جن کو ایک جماعت چُنتی اور ہر جگہ نئی کلیسیائیں قائم اور تعمیر کرنے کے لئے بھیجتی ہے۔ آج کل، ہم اُن لوگوں کو مشنری، کلیسیا (گھریلو کلیسیا) قائم اور تعمیر کرنے والے کہتے ہیں۔

پرانے عہدنامہ کے نبی وہ لوگ ہوتے تھے جو خُدا کی باتیں بتاتے تھے اور اس کے پیغامات کو لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ وہ کہہ سکتے تھے "پس خُداوند فرماتا ہے" اور ان کی باتیں بائبل میں درج کی گئیں۔ وہ بھی ایک عجیب جماعت تھے۔ اب ایسے نبی نہیں ہیں۔ چنانچہ، نئے عہدنامہ کے نبی وہ لوگ ہیں جو نبوت کی نعمت رکھتے ہیں۔ بائبل کی منادی روح القدس کی قوت سے کرتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو چھو لیتے ہیں۔ آج کل ہم ان لوگوں کو نبی کہتے ہیں۔

خلاصہ: بائبل کی تعلیم کے مطابق عالمگیر کلیسیا میں انتہائی اہم روحانی نعمتیں ہیں مشنریز، تبلیغ کرنے والے مبشر، پاسٹرز اور اُستاد۔ یہ انفرادی جماعتوں میں بھی پائے جاسکتے ہیں۔ یہ صرف ایک روحانی کام (تعلیم وتدریس) کے مالک نہیں بلکہ اُن کو خصوصی اختیار (مثلاً، اُستاد) ملا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان کو ہر ایک جماعت میں ایلڈرز کی نگرانی میں کام کرنا لازمی ہوتا ہے۔ 1- کرنتھیوں 12:31 میں پولُس کہتا ہے کہ جن لوگوں کو روح القدس ملا ہے وہ اور بھی بڑی سے بڑی نعمتوں کی آرزو رکھیں۔ یعنی اُن نعمتوں کے جو خُدا کے پیغام کو ایسے الفاظ میں پیش کرتی ہیں جو سب کو سمجھ آسکتے ہیں (1- کرنتھیوں 14:9) اور جو لوگوں کو مضبوط کرتی ہیں، حوصلہ اور آرام دیتی ہیں (1- کرنتھیوں 14:3)۔ پولُس ان نعمتوں کو "بڑی سے بڑی" کہتا ہے۔

قدم 3: سوال **وضاحتیں**

غور کریں: اس عبارت میں سے کسی چیز کے متعلق کونسا سوال آپ اس گروپ سے پوچھنا چاہیں گے؟

آ یئے ہم 1- کرنتھیوں 12:4-7,12-28 کی تمام سچائیوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ان چیزوں کے متعلق سوال پوچھیں جو ابھی سمجھ میں نہیں آ ئیں۔

قلم بند کریں: اپنے سوال کو ممکنہ حد تک واضح طور پر مرتب کریں۔ پھر اپنا سوال اپنی نوٹ بک میں تحریر کریں۔

بیان کریں۔ (جب جماعت کے ارکان دو منٹ تک سوچ اور لکھ چکیں تو ہر شخص اپنا سوال بیان کرے۔

تبادلہ خیال کریں (پھر چند سوالات چُنیں اور جماعت میں باہمی گفتگو سے اُن کے جوابات دینے کی کوشش کریں)۔

(طالب علموں کے متوقع سوالوں کی مثالیں اور سوالات کے متعلق گفتگو کے نوٹس مندرجہ ذیل ہیں)۔

12:4-7

سوال نمبر 1: ایک روحانی نعمت کی اصلیت کیا ہے؟

نوٹس۔ ایک روحانی نعمت ایک خاص صلاحیت ہوتی ہے یعنی بطور استاد تعلیم دینا یا کوئی دفتری کام کرنا۔ یہ مسیحی کے ذریعے خُدا کی قدرت اور حکمت کا اظہار ہوتا ہے اور یہ اپنے آپ کو مختلف اقسام کی خدمت میں ظاہر کرتی ہے۔ یہ مسیحیوں کی نگہبانی میں مختلف طرح سے خُدا کے فضل کی نشانی ہوتی ہے (1-پطرس 4:10)۔ یہ ہمیشہ ایک بخشش ہوتی ہے نہ کہ مسیحی کے ہنر یا صنعت کاری کی پیداوار۔ یہ نعمت نپی تلی، محدود اور اس اندازہ کے مطابق ہوتی ہے جتنی مسیح دیتا ہے (افسیوں 4:7)۔

12:8-10,28

سوال نمبر 2: نئے عہدنامہ میں کس کس قسم کی روحانی نعمتوں کا ذکر ہے؟

نوٹس۔ بائبل میں روحانی نعمتوں کی فہرستیں جو (رومیوں 12:4-8؛ 1-کرنتھیوں 7:47؛ 1-کرنتھیوں 12:8-10؛ 1-کرنتھیوں 12:28؛ افسیوں 4:11 اور 1-پطرس 4:10-11) میں ہیں وہ مکمل نہیں۔ یہ کلیسیا میں مشترک روحانی نعمتوں کو بیان کرتی ہیں لیکن اشارہ ہے کہ اور روحانی نعمتیں بھی ہیں جن کا ذکر بائبل میں نہیں ہے۔ تخلیق اور موسیقی کی نعمتوں کا موازنہ کریں (خروج 28:3; 31:1-6; 35:10, 25, 35; 36:1 زبور 33:2-3;45:1;78:22)۔ نیز ہر ایک روحانی نعمت اپنے اظہار کے بہت سے مختلف راستے رکھتی ہے۔ مثال کے طور پر، تعلیم و تدریس کی نعمتیں کئی طرح کی ہوتی ہیں یعنی جماعت کے بالغ ارکان کو تعلیم دینا یا بچوں کو تعلیم دینا یا معذوروں کو تعلیم دینا۔

سوال 3: روحانی نعمتوں کے چار مختلف مقاصد کون کون سے ہیں؟

نوٹس۔ روحانی نعمتوں کے چار مختلف مقاصد:

- ایک دوسرے کی خدمت کرنا (1-پطرس 4:10-11)۔
- عالمگیر کلیسیا اور مقامی جماعتیں تعمیر کرنا (1- کرنتھیوں 14:12)۔

- مسیحیوں کو خدمت کے کاموں کی تربیت دینا (افسیوں 4:11-13)۔
- روحانی نعمتوں کا بنیادی مقصد ساری باتوں میں خُدا کو جلال دینا ہے 1-پطرس 4:11)۔

12:11

<u>سوال 4: آپ کے کوئی نعمت حاصل کرنے کی بابت آخری فیصلہ کون کرتا ہے؟</u>

نوٹس۔ خُدا ئے ثالوث (باپ، بیٹا اور روح القدس) مہربان اور حکمران انداز میں مسیحیوں کو روحانی نعمتیں عطا کرتا ہے اور کلیسیا میں خصوصی کاموں کو مُقرر کرتا ہے (1- کرنتھیوں 12:11,18؛ افسیوں 4:7؛ 1-پطرس 4:10)۔ اگر چہ جن مسیحیوں کو روح القدس نے روحانی نعمتیں عطا کر رکھی ہیں انہیں خوشی کے ساتھ بڑی سے بڑی روحانی نعمتوں کی آرزو رکھنے اور کلیسیا تعمیر کرنے والی نعمتوں کو عمل میں لانے کی تاکید کی گئی ہے؛ یہ فیصلہ خُدائے ثالوث ہی کرتا ہے کہ کس مسیحی کو کونسی روحانی نعمت (نعمتیں) دینی ہیں۔ بدن (کلیسیا) میں مسیحیوں کے مقاموں کا فیصلہ خدا ہی کرتا ہے۔ اُن کے ذمہ خصوصی کام لگاتا ہے اور جس طرح چاہتا ہے انہیں روحانی نعمتیں عطا کرتا ہے۔

<u>سوال 5: مسیحی اپنی روحانی نعمت (نعمتوں) کو کس طرح دریافت کرتے ہیں؟</u>

نوٹس۔

بائبل کے مطالعہ اور دُعا سے

روحانی نعمتوں کے متعلق بائبل کی تعلیم، نعمتوں کی خصوصیات اور اُن کے کاموں کو سمجھیں پھر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ کیا اُس نے آپ کو روحانی نعمت (نعمتیں) عطا کی ہیں اور اگر کی ہیں تو وہ کون سی روحانی نعمت ہے جو آپ کو مہربان اور حاکم انداز میں بخشی گئی ہے۔

کلیسیا میں خدمت کرنے سے

مختلف قسم کی مسیحی خدمات میں شامل ہوں مثلاً، بچوں کو تعلیم دینا، یوتھ چلانا، کمزوروں کی مدد کرنا، مسائل میں مبتلا لوگوں کو تسلی دینا، انجیل کی منادی کرنا وغیرہ۔ دوسرے لوگوں کی خدمت اور مقامی جماعت یا عالمگیر کلیسیا کی تعمیر کرنے سے آپ کی روحانی نعمتیں ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گی۔ خُدا روحانی نعمت آرائش کے طور پر نہیں دیتا کہ اُس پر آپ شیخی مارتے پھریں بلکہ دوسروں کی خدمت کے لئے ایک صلاحیت کے طور پر دیتا ہے۔ جو مسیحی خدمت نہیں کرتے وہ اپنی روحانی نعمتوں کو ظاہر نہیں کریں گے۔

اپنی خدمت کا اندازہ لگانے سے

روحانی نعمت ایک صلاحیت ہوتی ہے جو آپ کو اس نعمت کے علاقہ میں خدمت کرنے کی تحریک دیتی ہے۔ یا پھر آپ کو اس علاقہ میں خدمت کرنے کی آرزو سے ظاہر کرتی ہے۔ کیونکہ آپ کی روحانی نعمتیں دوسروں کی خدمت اور تعمیر سے ناقابل علیحدگی ہیں، آپکی خدمت دوسروں پر جو اثر رکھتی ہے وہ آپ کی روحانی نعمت کا ایک اچھا اشارہ ہوتا ہے۔ اپنے آپ سے پوچھیں "دوسرے مسیحی میری خدمت کا اندازہ کس طرح لگاتے ہیں؟"، "اکثر دوسرے لوگ مجھے کیا کرنے کو کہتے ہیں؟"، "وہ کیا کہتے ہیں کہ میں اچھی طرح کر سکتا ہوں؟"، "وہ کیا کہتے ہیں کہ میں نے کیا کام کیا تھا جس سے اُن کو

فائدہ ہُوا؟''۔پھر اپنے آپ سے پوچھیں"مَیں خود اپنی خدمت کا اندازہ کس طرح لگاؤں؟''،"مَیں کونسا کام خوشی سے کرتا ہُوں؟''،"مَیں کون کون سے کام اچھی طرح کرتا ہُوں؟''۔

12:4-7,14-27

سوال 6: ایک مسیحی کو مقامی جماعت یا عالمگیر کلیسیا میں خُود کو کس طرح دیکھنا چاہئے؟

پڑھیں۔ رومیوں 6-12:3 ۔1- کرنتھیوں 27-12:4-7,14۔

فرق فرق نعمتوں کا فیصلہ خُدا کرتا ہے

مسیحیوں کے درمیان فرق فرق نعمتیں ہیں جن کی موجودگی کا سبب خُدا نے اپنی قادر نگہبانی اور فضل کی تقسیم میں رکھا ہے۔مسیح کے بدن کے اندر ایمان، اعمال، روحانی نعمتوں، فضل جو خُدا نے ہر کسی کو عطا کر رکھا ہے کی پیائش فرق فرق ہے۔خُدا کی مرضی مسیحیوں کے درمیان متفرقات کا حساب رکھتی ہے اور ہر کسی کی زندگی کی سمت کا تعین کرتی ہے۔

خُدا فروتنوں پر فضل کرتا ہے

"جیسا سمجھنا چاہیے اُس سے زیادہ اپنے آپ کو سمجھنا''فخر ہے۔فخر میں اِستحقاق کا لالچ یا عمل شامل ہوتا ہے جو میرا نہیں۔کسی کو بھی حد سے زیادہ اپنی بڑھائی کرنے کی آزادی نہیں۔جو مسیحی کلیسیا میں خُدا کی مہربانی سے ملی ہُوئی روحانی نعمت یا کام سے زیادہ کا لالچ کرتا ہے وہ اپنی بڑھائی میں پھنسا ہُوا ہے۔فروتنی کا مطلب ہے"اعتدال کے ساتھ اپنے آپ کو ویسا ہی سمجھے''(رومیوں 6-12:3)۔مسیحیوں کو نہیں چاہیے کہ جو نعمتیں ان کے پاس ہیں اُن کو اپنی ملکیت نہ سمجھیں یا جو روحانی نعمتیں خُدا نے اِن کو مہربانی سے عطا کی اُن سے اِنکار کریں۔بے جا اپنی بڑھائی اور جھوٹی فروتنی دونوں غلط ہیں۔خُدا فروتنوں کو توفیق بخشتا ہے(1-پطرس 6-5:5)۔

خُدا ہر مسیحی کو اندازہ کے مُوافق ایمان تقسیم کرتا ہے

"خُدا نے ہر ایک کو اندازہ کے مُوافق ایمان تقسیم کیا ہے''(رومیوں 12:3)۔ایمان کی مقدار نہیں بلکہ قسم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ایمان کئی مختلف اندازسے بہت سے مختلف طریقوں پر روشنی ڈالتے ہیں جس میں ایمان (بطور علم، بھروسہ، فرمانبرداری کو متفرق روحانی نعمتوں، مسیحی کاموں اور اختیارات جو مقامی یا عالمگیر کلیسیا میں موجود ہیں)کے تناظر میں عمل میں آیا ہے۔خُدا کے قادر فضل سے ہر ایک مسیحی اپنی توفیق کے مُوافق ایمان حاصل کرتا ہے۔یعنی مسیح کے بدن کے رُکن کی حیثیت سے وہ اپنی روحانی نعمت (کام یا اختیار)اور مقام بھی مقامی جماعت یا عالمگیر کلیسیا میں حاصل کرتا ہے۔وہ توفیق کے مُوافق ایمان (علم، بھروسہ اور فرمانبرداری) بھی حاصل کرتا ہے(فلپیوں 1:29)۔جس سے اور جس کی حدود میں اُس کو اپنی روحانی نعمت پر عمل کرنا چاہیے۔تمام روحانی نعمتوں کو درست طور پر صرف ایمان اور محبت سے ہی عمل میں لایا جا سکتا ہے(1- کرنتھیوں 13)۔چنانچہ، ہر روحانی نعمت کے کام کی نوعیت اور اُس علاقہ کے مُوافق حدود ہوتی ہیں جس میں اُس پر عمل کرنا چاہیے۔

سوال 7: روح کی نعمتوں اور روح کے پھلوں میں کیا فرق ہے؟

نوٹس۔ روح القدس کی روحانی نعمتوں کی ملکیت اور استعمال خاص طور پر روحانی کام ہونے کا ثبوت نہیں۔ 1- کرنتھیوں 1:7 اور 3:1 کے مطابق کرنتھیوں کی کلیسیا کے پاس یہ ساری روحانی نعمتیں تھیں پھر بھی اُس جماعت کے مسیحی روحانی یا کامل نہ تھے بلکہ دُنیادار اور مسیح میں محض دودھ پیتے بچے تھے۔ اور 1- کرنتھیوں 13:1 کے مطابق دوسرے مسیحیوں کی محبت کے بغیر روحانی نعمتوں کا استعمال خُدا کی نظر میں بالکل بےکار ہے۔ روح القدس سے چلنے کا اصلی ثبوت روح القدس کے اختیار میں رہنا اور اُس کی راہنمائی میں چلنا، روح کی نعمتوں کا ثبوت نہیں بلکہ آپ کی زندگی میں روح کے پھل کا ظہور ہے۔ اور روح کا پھل ہے: "محبت، خوشی، اطمینان، تحمل، مہربانی، نیکی، ایمانداری، حلم، پرہیزگاری" (گلتیوں 5:22-23)۔

قدم 4: اطلاق کریں اطلاقات

غور کریں: اس عبارت میں کونسی سچائیاں مسیحیوں کے لئے ممکن اطلاقات ہیں؟

بیان اور قلم بند کریں: آیئے ہم ایک دُوسرے کے ساتھ تحقیق کریں اور 1- کرنتھیوں 12:4-7،12-28 سے ممکن اطلاقات کی فہرست قلم بند کریں۔

غور کریں: کونسا اطلاق خُدا چاہتا ہے کہ آپکے شخصی اطلاق میں بدل جائے؟

قلم بند کریں: اس شخصی اطلاق کو اپنی نوٹ بک میں تحریر کریں۔ اپنے شخصی اطلاق کو بیان کرنے میں آزادی محسوس کریں۔

(یاد رکھیں کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف سچائیوں کا اطلاق کریں گے یا ایک سچائی کے مختلف اطلاقات کریں گے)۔ ممکن اطلاقات کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

1- 1- کرنتھیوں 12:4-7،12-28 سے ممکن اطلاقات کی مثالیں۔

12:12۔ سمجھ لیں کہ آپ مسیح کے بدن کے کارکن کی حیثیت سے مسیح کے بدن سے جدا ہو کر کچھ نہیں کر سکتے۔ ہر مسیحی صرف مسیحی کلیسیا کے حصہ کے طور پر کام کر سکتا ہے (دیکھیں کتابچہ 3، ضمیمہ 3)۔

12:13۔ یقین جانیں کہ صرف روح کے وسیلہ سے نئے سرے سے پیدا ہوا ہی ایک شخص کو مسیح کے بدن کا اصل رُکن بنا سکتا ہے۔

12:15۔ اپنے بارے میں ہرگز احساسِ کمتری کی پرورش نہ کریں۔ مسیح کے بدن کے رُکن کی حیثیت سے آپ مسیح کے بدن میں دیگر ارکان کے لئے انتہائی لازمی ہیں۔

12:18۔ مسیح کے بدن میں جو مقام اور کام خُدا آپ کے سپرد کرتا ہے اُس کو قبول کریں۔

12:21۔ اپنے بارے میں ہرگز احساسِ برتری کی پرورش نہ کریں۔ مسیح کے بدن کے رُکن کی حیثیت سے آپ کو مسیح کے بدن کے دوسرے ارکان کے کام کی ضرورت ہے۔ دوسرے ارکان آپ کی مسیحی زندگی کے لئے انتہائی لازمی ہیں۔

12:25۔ یاد رکھیں کہ خُدا نے مسیح کے بدن میں ارکان کو اس طرح سے جوڑ رکھا ہے کہ ارکان کو ایک دوسرے سے مساوی تعلق رکھنا چاہئے۔

12:26۔ سوچیں کہ وہاں کیسے ارکان ہیں جن کے ساتھ مل کر آپ کو تکلیف یا خوشی ہوگی۔

12:28۔ یاد رکھیں کہ یہ خُدا ہی ہے جو قادرانداز سے عالمگیر کلیسیا اور انفرادی جماعتوں میں کئی قسم کی روحانی نعمتوں اور کاموں کو مقرر کرتا ہے (1- کرنتھیوں 12:11؛ افسیوں 4:7)۔

-2 **شخصی اطلاق کی مثالیں۔**

-a مَیں خُدا کا شکر گذار ہُوں کہ اُس نے مجھے مسیح کے بدن میں ایک مقام اور کام سونپا ہے۔ یہ سمجھنا اچھا ہے کہ دوسرے ارکان کو میری شراکت کی اور مجھے اُن کی شراکت کی ضرورت ہے۔ مسیح کے بدن کے تمام ارکان ناگزیر ہیں۔ ہر رکن خُدا کی ضرورت اور مطلوب ہے۔

-b مَیں اس حقیقت کو مانتاہُوں کہ روحانی نعمتوں کا حصہ صرف خصوصی صلاحیتوں کی طرف اشارہ نہیں کرتا مثلاً، تبلیغ کرنا، تعلیم دینا، بلکہ خصوصی جماعت میں خصوصی کاموں یا اختیارات کو پیش کرتا ہے مثلاً منسٹریز، تبلیغ کرنے والے مبشر، نگہبان اور اُستاد۔ بائبل میں یہ خادمین افسر نہیں جو کلیسیا میں ایلڈروں اور جماعت کے عام ارکان دونوں ہی اُن روحانی نعمتوں کے حامل ہو سکتے ہیں اور اُن خدمات (منسٹریز) میں کام کر سکتے ہیں۔ جو کہ اُن نعمتوں کے حامل ہیں وہ مسیح کے بدن میں دوسری روحانی نعمتوں کے حامل لوگوں سے زیادہ اہم نہیں۔ چنانچہ، یہ بات قابلِ غور ہے کہ اُن کی ذمہ داری کی نشانی مسیح کے بدن میں اپنی خِدمت کے کاموں کے لحاظ سے مسیح کے بدن کے دوسرے ارکان کو تربیت دینے کے ذمہ دار ہونا ہے (اِفسیوں 4:11-12)۔

قدم 5: دُعا جواب
آیئے خُدا نے 1- کرنتھیوں 12:4-7,12:28 میں جو سچائی ہمیں سکھائی ہے اُس کے متعلق باری باری دُعا کریں۔
(آپ نے اس بائبل سٹڈی کے دوران جو کچھ سیکھا ہے اُس کے جواب میں دُعا کریں۔ صرف ایک یا دو فقروں میں دُعا کرنے کی مشق کریں۔ یاد رکھیں کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف معاملات کے لئے دُعا کریں گے)۔

-5	**دُعا (8 منٹ) شفاعت**

دو دو یا تین تین لوگوں کے گروپس میں دُعا جاری رکھیں۔ ایک دُوسرے کے لئے اور دُنیا کے لوگوں کے لئے دُعا کریں۔

-6	**گھر پر اگلے سبق کی تیاری کے لئے (2 منٹ)**

گروپ لیڈر: (گھر کے لئے یہ تیاری گروپ کے ارکان کو تحریری طور پر دیں یا اُن کو اس کی نقل کرنے کے لئے دیں)۔

-1 **عہد:** شاگرد بنانے کا عہد کریں۔
کسی دُوسرے شخص یا لوگوں کی جماعت کے ساتھ مل کر 1- کرنتھیوں 12:4-7,12-28 کی منادی کریں، تعلیم دیں یا بائبل سٹڈی کریں

-2 **خُدا کے ساتھ شخصی وقت:** یشوع 1-4 باب کے نصف سے ہر روز خُدا کے ساتھ وقت گذاریں۔
سوالات کا طریقہ استعمال کریں۔ نوٹس بنائیں۔

-3 **یاددہانی:** "انجیل/خوشخبری 1-5" سلسلہ پر نظرثانی کریں۔ بائبل کی پچھلی یاد کی ہُوئی آیات میں سے ہر روز 5 پر نظرثانی کریں۔

-4 اس ہفتہ کسی خاص شخص یا چیز کے لئے دُعا کریں اور دیکھیں کہ خُدا کیا کرتا ہے (زبور 5:3)۔

-5 شاگرد بنانے کے متعلق اپنی نوٹ بک میں نیا اندراج کریں۔ خُدا کے ساتھ اپنے شخصی وقت کے نوٹس، یاددہانی کے نوٹس، بائبل سٹڈی نوٹس اور اس تیاری کو شامل کریں۔

ضمیمہ نمبر 1 [رِفاقت] بائبل میں لفظ ''کلیسیا Church''

1- لفظ ''کلیسیا Church''۔

انگریزی زبان کا لفظ ''Church'' یونانی لفظ ''Kuriakondoma'' سے نکلا ہے اور اس کے معنی ہیں ''Lord`s house خداوند کا گھر''۔
بائبل کی اصلی زبان (یونانی) میں لفظ ''Church کلیسیا'' ہے ''Ekklesia''۔
لفظ Ekklesia کے بائبل میں کئی معنی ہیں:

2- لوگوں کے اجتماع کے لحاظ سے Ekklesia۔

a- جماعت

Ekklesia کے معنی ہیں ایک باضابطہ مجلس (اعمال 19:39)۔

b- اجتماع

Ekklesia کے معنی ہیں لوگوں کا اجتماع یا مجلس (اعمال 19:32,41)۔

c- مجمع

Ekklesia کے معنی ہیں اسرائیلیوں کا مجمع، جب مذہبی مقاصد کے تحت جمع ہوتے تھے (قضاۃ 20:2؛ 2-تواریخ 29:28؛ زبور 22:22؛ زبور 107:32؛ اعمال 7:32)۔ پرانے عہدنامہ کا اسرئیل جو بزرگوں (استادوں اور قاضیوں کے عہدہ) کی مجلس (یونانی Presbuteroi) کی راہنمائی میں چلتے تھے 'کلیسیا'' (یونانی Ekklesia) نہیں کہلاتے۔

3- مسیحیوں کی جماعت کے لحاظ سے کلیسیا Ekklesia۔

Ekklesia کلیسیا کا مطلب ہے مسیحیوں کی جماعت۔
لفظ کا سیاق وسباق تعین کرتا ہے کہ اس سے مراد جماعت کا کون سا حصہ ہے۔

a- کلیسیا سے مراد مسیحیوں کی مقامی جماعت کا اجلاس ہو سکتا ہے۔

(1- کرنتھیوں 11:18; 14:19؛ 3-یوحنا 6)۔

b- کلیسیا کے معنی ہو سکتے ہیں کسی ایک جگہ پر رہائش پزیر کُل مسیحیوں کی جماعت:

- کلیسیا صیغہ واحد میں (متی 18:17؛ اعمال 5:11;8:3؛ 1- کرنتھیوں 4:17؛ کلسیوں 4:15؛ ممکنہ طور پر 1- تیمتھیس 5:16 ''ہر ایک

کلیسیا/جماعت میں" (یونانی: kata ekklesia)۔ خیرات بانٹنے کے لئے اعمال 14:23۔

- Ekklesia کلیسیا خاص طور پر متذکرہ شہروں: یروشلیم (اعمال 8:1؛ 11:22)؛ انطاکیہ (اعمال 11:26;13:1)۔ کنخریہ (رومیوں 16:1) کرنتھس (1- کرنتھیوں 1:2)؛ تھسلنیکے (1- تھسلنیکیوں 1:1) اُفسس (مکاشفہ 2:1) وغیرہ۔
- کلیسیا صیغہ جمع کے لحاظ سے (اعمال 14:41;16:5؛ رومیوں 16:16؛ 1- کرنتھیوں 7:17؛ 2- کرنتھیوں 8:18؛ 2- تھسلنیکیوں 1:4)
- کلیسیا خاص طور پر متذکرہ صوبوں میں: یہودیہ (گلتیوں 1:22؛ 1- تھسلنیکیوں 2:14) گلتیہ 1:2؛ 1- کرنتھیوں 16:1)۔ آسیہ (1- کرنتھیوں 16:19؛ مکاشفہ 1:14)؛ مکدنیہ (2- کرنتھیوں 8:1)۔

-c کلیسیا کے معنی ہو سکتے ہیں: ایک مسیحی جماعت کا اجتماع ایک گھر (گھریلو کلیسیا) میں۔

روم میں پرسکلہ اور اکولہ کے گھر میں کلیسیا (رومیوں 16:5)، اور اُفسس میں کلیسیا (1- کرنتھیوں 16:19)۔
ایک کلیسیا نمفاس کے گھر میں (کلسیوں 4:15)۔
ایک کلیسیا فلیمون کے گھر میں (فلیمون 1:1-2)۔

-d کلیسیا کے معنی ہو سکتے ہیں: عالمگیر یا بین الاقوامی مسیحی کلیسیا جس سے دُنیا کے تمام مسیحیوں کا تعلق ہے۔

(متی 16:18؛ اعمال 9:31؛ 1- کرنتھیوں 12:28؛ 6:4؛ اِفسیوں 1:22;3:10,21;5:23-32؛ فلپیوں 3:6؛ کلسیوں 10:18,24؛ ممکنہ طور پر 1- تھسلنیکیوں 5:16)۔

-e ایک جماعت یا عالمگیری کلیسیا کی بعض اوقات خاص خوبی ہوتی ہے:

یہ یونانی لفظ "Ekklesia" "ایک خاص مسیحی رنگ اور اس طرح ایک خاص معنی دیتا ہے "خُدا کی کلیسیا" (1- کرنتھیوں 1:2;10:32 وغیرہ)۔ "مسیح کی سب کلیسیائیں (جماعتیں)" (رومیوں 16:16)۔ "تھسلنیکیوں کی کلیسیا (جماعت کے نام جو خُدا باپ اور خُداوند یسوع مسیح میں ہے" (1- تھسلنیکیوں 1:1) "مقدسوں کی سب کلیسیاؤں میں" (1- کرنتھیوں 14:32)۔ "غیر قوموں کی سب کلیسیائیں" (رومیوں 16:4)۔

-4 <u>لفظ "کلیسیا" یا "جماعت" پرانے اور نئے عہدنامہ میں:</u>

-a کلیسیا کوئی تنظیم نہیں بلکہ روحانی اتحاد ہے۔

پرانے عہدنامہ میں ایماندار ایک "جماعت" یا "کلیسیا" (یونانی Ekklesia) سے تعلق رکھتے تھے (قضاۃ 20:2؛ 2- تواریخ 29:28؛ زبور 22:22؛ زبور 32:107؛ عبرانیوں 1:10-16;12:22-24) جو بالکل نئے عہدنامہ کی "جماعت" یا "کلیسیا" کی مانند ہے (گلتیوں 4:26؛ عبرانیوں 13:14)۔

پرانے عہدنامہ میں شمعدان (خروج 32-15:31)۔

پرانے عہدنامہ کے دور میں ہیکل کے اندر صرف ایک شمعدان تھا اور اُس کی سات شاخوں پر سات چراغ تھے۔ یہ شمعدان پرانے عہدنامہ کی کلیسیا (اسرائیل کے اتحاد) کی علامت ہے۔

نئے عہدنامہ میں چراغدان (مکاشفہ 1:20)۔

نئے عہدنامہ کے ایماندار مسیح کے ایک بدن سے تعلق رکھتے ہیں (1- کرنتھیوں 13-12:12) لیکن بہت سی خودمختار جماعتوں سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ نئے عہدنامہ کے دور میں نئے عہدنامہ کی کلیسیا کی علامت مسیح کا سات چراغدانوں کے درمیان یعنی روح القدس میں کھڑا ہوا اور چلتا پھرتا ہے۔ یہاں پرانے عہدنامہ کی طرح صرف ایک چراغدان نہیں بلکہ سات ہیں اور ہر کسی میں ایک چراغ ہے۔ اجتماعی طور پر یہ نئے عہدنامہ کے پورے دور میں ساری دُنیا کی انفرادی جماعتوں کی نمائندگی کرتے ہیں (مکاشفہ 2:7)۔ چنانچہ، نئے عہدنامہ کے دور میں مسیحی جماعتیں اپنا اتحاد کسی ظاہری جماعت (تنظیم) میں نہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ یسوع مسیح کے ذریعے روحانی اتحاد میں رکھتی ہیں جو روح القدس کے وسیلہ سے اُن کے درمیان موجود ہے اور چلتا پھرتا ہے۔

مسیح کا بدن

کلیسیا کی تصویر یسوع مسیح کا بدن (افسیوں 4:12) اور سب مسیحیوں کا اُس ایک بدن کے ارکان ہونا اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ سب مسیحی جماعتیں تنظیمی طور پر ایک دوسرے سے الگ ہیں لیکن مسیح (سر) سے الگ نہیں ہیں۔ یہ اپنا روحانی اتحاد صرف مسیح میں رکھتی ہیں۔ پس، مسیح کے بدن میں کوئی بھی رُکن مسیح کے بدن کے دیگر ارکان پر حکومت نہیں جتا سکتا۔ کوئی بھی جماعت ''ماں کلیسیا'' کہلوا کر ''بیٹی کلیسیا'' کہہ کر کسی جماعت پر حکومت نہیں جتا سکتی۔

b- عالمگیر کلیسیا جماعتوں پر مشتمل ہے۔

بائبل میں کہیں بھی کسی کلیسیائی فرقہ کا ذکر نہیں ہے۔

c- کوئی بھی انفرادی جماعت سایبان جماعت نہیں۔

بائبل کہیں بھی سایبان جماعت کا ذکر نہیں کرتی جس کی ماتحت ذیلی جماعتیں ہوں۔

d- بائبل میں عالمگیر کلیسیا یا کوئی چھوٹی جماعت ریاستی کلیسیا، قومی کلیسیا یا خصوصی طور پر علاقائی کلیسیا نہیں۔

بائبل میں کہیں بھی یہ ثبوت نہیں کہ کوئی ریاستی کلیسیا یا قومی لوگوں کی کلیسیا تھی:

روم میں (رومیوں باب 14) اور اِفسس میں (افسیوں باب 2) یہودیوں اور یونانیوں نے مل کر کلیسیا بنائی تھی۔

5- <u>لفظ ''Ekkelsia کلیسیا'' کے مختصر معنی۔</u>

کلیسیا کے بطور ایک جماعت ہمیشہ معنی ہیں کسی خاص جگہ پر ''ایک انفرادی جماعت'' سوا اُس کے جب یہ پوری دُنیا میں مسیح کے بدن کو پیش کرتی ہے۔ مسیح کا بدن ایک روحانی حقیقت ہے۔ خودمختار جماعتوں کے درمیان روحانی اتحاد مسیح کے روح، بائبل کی صداقت خودمختار جماعتوں کے درمیان مشورت اور تعاون سے ظاہر ہوتا ہے۔

مسیحی برادری (کلیسیا) میں کاموں اور رسموں، اور اُن کی وجہ سے پیدا ہونے والی غیر یکسانیت کے درمیان کیا فرق ہے؟

1- <u>کام اور غیر یکسانیت۔</u>

دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ مسیحی برادری (کلیسیا) کو کس طرح کام کرنا چاہیے؟

a- **مسیحی برادری کے ارکان کو چاہیے کہ غیر یکسانیت کو قبول کریں۔**

پڑھیں رومیوں 12:4-8؛ 1- کرنتھیوں 12:4-7,18,28۔
نوٹس۔ اگر چہ مسیح کا بدن (عالمگیر کلیسیا) ایک ہی ہے اس میں بہت سے مختلف ارکان شامل ہیں۔

غیر یکسانیت

غیر یکسانیت ہر قبیلہ، اہلِ لُغت اور ہر قوم سے آنے والے لوگوں کی وجہ سے ہے (مُکاشفہ 5:9) اور غیر یکسانیت مختلف روحانی نعمتوں، بدن میں خصوصی کاموں (عہدیداروں) ذمہ داریوں اور مقامات کے لحاظ سے ہوتی ہے۔

نعمتیں

مسیحی برادری کے ارکان مختلف خصوصی اور عمومی روحانی نعمتوں کے لحاظ سے فرق فرق ہوتے ہیں (1- کرنتھیوں 12:4؛3:5)۔

ذمہ داریاں

مسیحی برادری کے ارکان اُن مختلف عمومی اور خصوصی ذمہ داریوں (خدمات) کے لحاظ سے جو خُدا نے اُن کے سپرد کی ہوتی ہیں (1- کرنتھیوں 12:4,28؛ مرقس 13:34) اور اُن مختلف طریقوں کے لحاظ سے جس میں روح القدس اُن کے ذریعے بدن میں اپنے کام کو ظاہر کرتا ہے (1- کرنتھیوں 12:5-7) مختلف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، دو مسیحیوں نے تدریس کی روحانی نعمت حاصل کی ہے۔ خُدا نے ایک کے سپرد بطور بچوں کا اُستاد خدمت کی ذمہ داری کی ہے اور دوسرے کے سپرد بطور بالغوں کا اُستاد خدمت کرنے کی ذمہ داری لگائی ہے۔ ایک مسیحی اپنی تدریسی قابلیت کا اظہار مثالیں قائم کرنے اور بائبل کی اچھی اچھی کہانیاں سنانے سے کرتا ہے اور دوسرا مسیحی اپنی تدریسی قابلیت کا اظہار بائبل کا اچھا مطالعہ کروانے سے کرتا ہے۔

مقام

مسیحی برادری کے ارکان مختلف مقاموں کے لحاظ سے فرق فرق ہوتے ہیں جو بدن میں اُن کے سپرد ہوتے ہیں (1- کرنتھیوں 12:18)۔ مثال کے طور پر

، دو مسیحی مہربانی کی روحانی نعمت رکھتے ہیں۔ خُدا نے ایک کے سپرد جماعت کے غریبوں کی مدد کی لگائی ہے اور دوسرے سپرد مقامی برادری اور کسی دوسری برادری میں غریبوں، اندھوں اور معذوروں کی مدد لگائی ہے۔

یکسانیت

روحانی یکسانیت بہت سی خالی جگہوں اور نامکمل جماعت کی طرف لے جاتی ہے۔ اگر کوئی اُستاد ہے تو پھر مہربانی کرنے والا کون ہوگا؟ نیز روحانی یکسانیت نا اتفاقی کی طرف لے جاتی ہے کیونکہ بہت سے ارکان اُس جماعت میں اپنی خدمات (روحانی نعمت، کام یا منسٹری) کے ساتھ کام کرنے کی جگہ تلاش نہیں کر سکتے۔ سماجی یکسانیت امتیاز یعنی غریب اور ناخواندہ کے اخراج کی طرف لے جاتی ہے (یعقوب 10-2:1)۔ نسلی یکسانیت نسلی امتیاز کی طرف لے جاتی ہے (اعمال 35-10:9-16,28,34)۔ ثقافتی یکسانیت صرف دوسری زبان اور ثقافت کے اخراج کی طرف ہی نہیں بلکہ اکثر پچھلی ثقافت کے گنہگار ثقافتی نمونہ کی مرمت اور دباؤ کی طرف بھی لے جاتی ہے۔ مثال کے طور پر حُکم چلانے والی قیادت کی تقرری کرنا، ماں باپ سے اور عُمر رسیدہ لوگوں سے ناجائز فرمانبرداری کی مانگ کرنا اور بائبل کی واضح تعلیم کو ثقافتی روایات سے بدل دینا (مرقس 15-7:15)۔

غیر یکسانیت

اصلی مسیحی برادری (عالمگیر یا مقامی کلیسیا) کی خصوصیت یکسانیت نہیں بلکہ غیر یکسانیت ہے (1- کرنتھیوں 20-12:14)۔ روحانی غیر یکسانیت اصلی اتحاد کی طرف لے جاتی ہے کیونکہ ہر مسیحی کی خدمت درکار ہے اور ہر مسیحی کو دوسروں کی خدمت مطلوب ہے (1- پطرس 11-4:10)۔ سماجی غیر یکسانیت مل بانٹنے کی خدمت کے لئے امکان پیدا کرتی ہے۔ امیر لوگ اپنی دولت میں شریک کرتے ہیں اور غریب اپنے ایمان میں (یعقوب 2:5)۔ نسلی غیر یکسانیت مشنز کے لئے امکان پیدا کرتی ہے (اعمال 34-8:27-31;10:24-28;34)۔ ثقافتی غیر یکسانیت مسیح کے بدن کے اتحاد کو ظاہر کرنے کا امکان پیدا کرتی ہے (1- کرنتھیوں 13-12:12)۔ عالمگیر کلیسیا کو جو کرنا چاہئے وہ صرف اسی صورت میں کر سکتی ہے کہ اس کے پاس وہ تمام غیر یکساں ارکان ہوں اور عالمگیر کلیسیا کو جو کرنا چاہئے وہ صرف اسی صورت میں کر سکتی ہے کہ اُن تمام غیر یکساں ارکان کی نگہبانی ایک مرکز یعنی اُس کا سر، یسوع مسیح کرتا ہو۔

b- مسیحی برادری کے ارکان کو ایک دوسرے پر باہمی انحصار کرنا چاہئے۔

پڑھیں۔ 1- کرنتھیوں 27-12:21۔

نوٹس۔ مسیحی برادری (کلیسیا) میں احساسِ کمتری یا احساسِ برتری اور طرفداری کی کوئی گنجائش نہیں۔ آنکھ کو کان کی ضرورت ہے اور ہاتھ کو پاؤں کی ضرورت ہے۔ مسیحی برادری کے عمل کے لئے ہر فرد لازمی ہے۔ ہر رُکن کو پہل کر کے دوسرے ارکان سے تعلق کا اظہار کرنا چاہئے۔ اس کا مطلب ہے کہ ارکان کو ایک دوسرے کے حقوق و فرائض پورے کرنے چاہئیں۔ اُن کی ذمہ داریاں صرف مقامی جماعت کے لئے ہی نہیں بلکہ عالمگیر کلیسیا مسیح کے بدن کے ارکان کے لئے بھی پوری کرنی چاہئیں۔

2- <u>کام اور رسم۔</u>

a- مسیح برادری میں تاریخی رسمیں۔

پڑھیں اعمال 2:42-47; 4:34-35; 6:1-7; 10:47-48، 1- کرنتھیوں 11:17-22، 2- کرنتھیوں 13:12، 1- تیمتھیس 2:8)۔
دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ مسیحی برادری میں بائبل پر مبنی رسموں کی مثالیں کون کون سی ہیں؟

نوٹس۔ مسیحی برادری کو اپنے کاموں کا اظہار تعریف اور متضاد صورتوں میں کرنا چاہیے۔

یروشلیم میں پہلی کلیسیا اپنی رفاقت کا اظہار ہفتہ میں ایک بار کی بجائے ہر روز جمع ہونے سے کرتی تھی (اعمال 2:46)، (اعمال 20:7)۔

وہ گھروں میں جمع ہونے کی بجائے (رومیوں 16:5) ہیکل کے برآمدہ میں جمع ہوتے تھے (اعمال 2:42,46)۔

وہ اپنے روٹی توڑنے کا اظہار گھر کے کھانے کی شراکت سے کرتے تھے (اعمال 2:42,46) بجائے اس کے کہ کلیسیائی عبادت کے دوران خُداوند کے کھانے میں کرتے (1- کرنتھیوں 11:17-22)۔

وہ اپنی خیرات کا اظہار ہر چیز کو مشترکہ رکھنے اور فروتنی میں حاجت مندوں کو شریک کرنے سے کرتے تھے (اعمال 2:44-45; 4:34-35) بجائے اس کے کہ مستقل چندہ اکٹھا کرتے (1- کرنتھیوں 16:1-2)۔

وہ اپنی حاجت کا اظہار مُشکلات یا مسائل کا دھیان رکھنے والے نگرانوں کو منتخب اور مُقرر کر کے غیر متوقع مسائل یا مُشکلات کا سامنا کرنے سے کرتے تھے (اعمال 6:1-7) بجائے اس کے کہ عام ایمانداروں کو یہ کام سونپتے (مرقس 13:34، 1- پطرس 4:10-11)۔

مسیح کے پیروکار نئے ایمانداروں کو گھر پر بپتسمہ دیتے تھے (اعمال 9:17-18; 10:47-48; 22:16)۔

وہ ایک دوسرے کو پاک بوسہ دے کر سلام کرتے تھے (2- کرنتھیوں 13:12)۔

اور وہ اکثر اپنے ہاتھ اُٹھا کر پرانے عہد نامہ کی دُعائیہ رسم پر عمل کرتے تھے (1- تیمتھیس 2:8: زبور 134:2)۔

غور کیجئے! بائبل میں کہیں بھی مسیحیوں کو کسی طرح اُن کی تعلیم یا اُن رسموں پر عمل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ بائبل میں کسی جگہ بھی مسیحیوں کو اُن رسموں کے لئے مجبور نہیں کیا گیا۔

b- تاریخی رسمیں جو کاموں میں بدل گئیں۔
پڑھیں متی 15:1-9; 23:25-28، گلتیوں 6:12-16۔
دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ بائبل کے مطابق وہ کون کون سی رسمیں ہیں جو کاموں میں بدل گئیں؟

نوٹس۔ عالمگیر کلیسیا کو تنبیہ کی گئی ہے کہ روایات کو کاموں میں تبدیل نہ کرنا۔ مسیحی اپنی ثقافتی روایات کو اپنی جماعت میں نہیں بدل سکتے جس کی مخالفت بائبل میں کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر:

مسیحی اپنی ثقافت کے نامعلوم اعمال کو اپنی جماعت میں تبدیل نہیں کر سکتے (استثنا 13-18:9)۔

مسیحی اپنی جماعت کے اندر اُن روایات کو جاری نہیں رکھ سکتے جب وہ روایات بائبل کی مخالفت کرتی ہوں۔ مسیحیوں کو چاہیے کہ اپنی جماعت کے اندر اُن ساری روایات کو بند کر دیں جو خُدا کے کلام کو باطل کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر فریسیوں نے ظاہری رسموں کو (کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، پیالے دھونا اور ختنہ کرنا) لازمی کاموں میں بدل دیا تھا۔

کلیسیا میں ایلڈروں کی کمیٹی (اعمال 12,28:20:1- تیمتھیس 4:14) کی بجائے ایک (حکمران) لیڈر کی تقرری (3-یوحنا 11-9) بائبل کی تعلیم کی خلاف ورزی کرتی ہے۔

پانی کے بپتسمہ کے ایک خاص طریقہ پر زور دینے کی ایک اور مثال، جب کہ بائبل میں کہیں بھی اُس کی تعلیم نہیں دی گئی۔

مسیحیوں کو اپنی جماعت کے اندر روایتی رسموں کو جاری نہیں رکھنا چاہیے جب یہ رسمیں اپنے معنی کھو چکی ہوں۔ یسوع مسیح نے ظاہری رسموں کی مزاحمت کی جو محض دکھاوے کے طور پر کی جاتی تھیں (متی 29-25:23)۔

اگرچہ ہر ایک مسیحی کسی نہ کسی طرح رسم کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ مسیحی برداری کی کوئی بھی رسم کتاب مُقدس سے متضاد نہیں ہونی چاہیے (متی 9-15:1)۔ اُسے بائبل کے مطابق ہونا چاہیے۔ سنجیدگی سے ادا کی جانی چاہیے اور دوسرے مسیحیوں پر زبردستی مسلط نہیں کی جانی چاہیے۔

پولُس رسول نے اُن رسموں کے خلاف تنبیہ کی جو صرف ظاہری نیک نامی کے لئے ادا کی جاتی تھیں یا روایتی رسموں پر زور دینے والوں کی تکلیف سے بچنے کے لئے کی جاتی ہیں (گلتیوں 16-6:12)۔

c- تاریخی رسمیں جو بائبل پر مبنی تھیں اور قومی ثقافت کی اختیار کی ہُوئی یا سیاق وسباق پر مبنی تھیں۔

پڑھیں اعمال 4-1:17؛34-16:29؛16-16:13؛10:22,24,27 ؛ (اعمال 10-8:19؛8-18:7)۔

دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ کون کون سی عارضی رسمیں بائبل اور سیاق وسباق پر مبنی ہونگی (قومی ثقافت کی اختیار کی ہُوئی)؟

نوٹس۔ جماعت کو چاہیے کہ وہ اپنے کاموں کو بائبل پر مبنی رسموں میں ظاہر کرے اور ساتھ ہی اُن رسموں میں جو اُسکی ثقافت کی اختیار کی ہُوئی مگر کتاب مُقدس کی خلاف ورزی کرنے والی نہ ہوں۔

دِلی دوستوں کے باہمی رابطہ رکھنے والی جماعت (اعمال 10:24,27)۔

صوبہ دار کُرنیلیس نے پطرس کو دعوت دی کہ اُس کے گھر (یونانی Oikos) پر آ کر کلام سنائے اور اُس نے اپنے رشتہ داروں اور دِلی دوستوں کو بھی جمع کیا۔ کُرنیلیس کے گھر جمع ہونے والے غیر اقوام لوگوں کی بڑی جماعت غیر قوم کے اندر ایک پہلی مسیحی کلیسیا (گھریلو رفاقت یا گھر لو کلیسیا) بن گئی۔ آپ کون کون سے رشتہ داروں، دِلی دوستوں، ہم پیشہ لوگوں یا پڑوسیوں کو اپنے گھر پر انجیل سُننے کیلئے جمع کر سکتے ہیں؟

<u>ایک مشترکہ سماجی جماعت</u> (اعمال 16:13-15,29-34)۔
پولس رسول نے اُن لوگوں سے کلام کیا جو ندی کے کنارے دُعا کے لئے جمع ہوئے تھے۔ یورپ میں لدیہ مسیح کی پہلی پیروکار بن گئی۔ اُس کے گھر والے (یونانی Oikos) بھی مسیح کے پیروکار بن گئے (اعمال 16:13-15)۔ پولس نے قید خانہ کے داروغہ سے بھی کلام کیا۔ داروغہ اپنے گھرانے (یونانی Panoikei) سمیت یسوع کا پیروکار بن گیا (اعمال 16:29-34)۔

ایک خاندان یا گھرانہ (یونانی Oikos) مشترکہ سماجی اقدار کے حامل لوگوں کی جماعت ہوتی ہے جس میں ایک جگہ اکٹھے رہنے والے، ایک جگہ کام کرنے والے (اکثر مالک، نوکر اور اکٹھے عبادت کرنے والے) لوگ شامل ہوتے ہیں۔ آپ کے علاقہ میں کن لوگوں کی جماعت ایک خاندان یا گھرانہ بنتی ہے؟ (طالب علم، فوج کے لوگ، چھوٹے کاروباری لوگ، نوجوان شادی شدہ جوڑا، فیکٹری میں کام کرنے والے، پہاڑی قبیلہ، قومی جماعت وغیرہ)۔ آپ ان میں سے کس خاندان یا گھرانے کے پاس انجیل لے کر جا سکتے ہیں؟

<u>مشترکہ فوائد والی جماعت</u> (اعمال 17:1-4)۔
پولس حسبِ معمول لوگوں کو مقامی عبادتخانہ میں جمع کرتا تھا تا کہ مل کر بائبل کی تحقیق کی جائے۔ اُن پر توجہ دینے کا اُس کا مقصد تھا کہ وہ مسیح کے پیروکار بن جائیں۔ کسی کلیسیا، دیگر مذہبی جگہ یا کسی جگہ سے دلچسپی رکھنے والی کون سی جماعت کو آپ بائبل کی خوشخبری کی تحقیق کرنے کے لئے جمع کر سکتے ہیں؟

d- رسموں کے لئے ہدایت نامہ

دریافت اور تبادلہ خیال کریں۔ ہدایت نامہ کو کون سی رسمیں طے کرنی چاہئیں جن کو مسیحی برادری چُن لیتی ہے؟

<u>روح اور سچائی</u> (یوحنا 4:19-24)۔
یسوع نے اعلان کیا کہ روح اور سچائی سے پرستش کرنے کی ساری رسمیں ظاہر کرنے کا وقت آ گیا ہے (یوحنا 4:19-24)۔ جس مزاج سے مسیحی کی روح خُدا کی پرستش کرے۔ اُس کو پرستش کی ظاہر داری نہیں (یسعیاہ 1:13-15) بلکہ باطنی پرستش ہونا چاہئے۔ وہ خُدا کی پرستش دوسروں کو معاف کرنے، اپنی جان دینے، اپنی زندگی وقف کرنے اور اپنی توجہ اس بات پر لگانے سے کرتا ہے کہ خُدا کون ہے اور اُس نے کیا کیا ہے۔ اور جس مزاج سے ایک مسیحی خُدا کی پرستش کرتا ہے اُس کو اُس سچائی کے مُوافق ہونا چاہئے جو خُدا نے بائبل میں ظاہر کی ہے۔
<u>بائبل مُقدس</u> (1- کرنتھیوں 4:6)۔
پولس رسول نے اُصول کا اطلاق اپنے آپ پر اور اپنے ساتھیوں پر بھی کیا تھا کہ بائبل میں" لکھے ہوئے سے تجاوز نہ کرو"۔

جو کچھ بائبل میں لکھا ہے وہ ظاہر کرتا ہے کہ بائبل ایک ترقی پذیر مکاشفہ ہے۔ پرانا عہدنامہ نئے عہدنامہ کے ذریعے غیر مستعمل (پرانا) ہوگیا

(عبرانیوں 8:5-13)۔ پرانے عہدنامہ کی تفسیر ہمیشہ نئے عہدنامہ کی روشنی میں کی جانی چاہئے۔ پرانے عہدنامہ کی بہت سی رسمیں اور کام پورے ہو چکے ہیں اور اسی لئے منسوخ اور موقوف ہو چکے ہیں (متی 5:17؛ کلسیوں 2:14؛ افسیوں 2:5)۔

پولس رسول نے بڑے واضح انداز میں لکھا ہے کہ لوگوں کو خُدا کے گھرانے (یونانی Oikos) یعنی زندہ خُدا کی کلیسیا یا جماعت (یونانی Ekklesia) میں کیسا برتاؤ کرنا چاہئے (1- تیمتھیس 3:15)۔ اُس نے معقول تعلیم، عوامی پرستش اور مرد اور عورت کے درمیان رشتہ، جماعت کے راہنماؤں کی تقرری، ایلڈروں کی ذمہ داریوں کلیسیا کے اندر خصوصی جماعتوں یعنی بوڑھی عورتوں، غلاموں اور امیر عورتوں کی اور دینداری، راستبازی، ایمان، محبت تحمل اور مہربانی کے متعلق ہدایات دی ہیں (تیمتھیس کے نام پہلا خط)۔

<u>فائدہ مند اور تعمیری</u> (1- کرنتھیوں 10:23)۔
جماعت میں کچھ کام حکمیہ ہوتے ہیں۔ بعض جائز ہوتے ہیں لیکن لازمی نہیں ہوتے۔ اگرچہ جماعت میں بہت سے کام اور رسمیں ہر حال میں جائز ہو سکتے ہیں وہ ہر حال میں فائدہ مند اور تعمیری نہیں ہو سکتے۔

<u>بُلاہٹ یا ذمہ داری</u> (1- کرنتھیوں 3:5-15)۔
اگرچہ عالمگیر کلیسیا ساری یہ کام کرتی ہے۔ خُدا کی بُلاہٹ ہر شخص کو اُن کاموں تک محدود کرتی ہے۔ وہ ہر کسی کے سپرد اپنا کام کرتا ہے۔ وہ ایک فرق معاہدے کی وجہ سے مختلف صورتوں میں کام سونپ سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، ہر ایک بُنیاد پر عمارت مختلف چیزوں سے بنائی جا سکتی ہے مثلاً، سونا، چاندی یا قیمتی پتھر۔

خُدا کی بُلاہٹ ایک ذمہ داری ہے لیکن اس کے ساتھ ایک رعایت بھی ہے کیونکہ ہر ایک جائز موقع کا تعاقب کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہمیں اپنے آپ کو ایک حد میں رکھنے کا حکم ہے۔ ہمیں مسیح کے بدن میں فرق فرق کام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ہمیں اس کام کا اظہار بائبل پر مبنی رسم میں کرنے کی اجازت ہے جس کو اُس کی ثقافت (سیاق وسباق) نے اختیار کیا ہو۔

کیا کسی مسیحی کے واسطے کلیسیا کے بغیر ترقی کرنا یا بطور ایماندار خدمت کرنا ممکن ہے؟

1- <u>زمین پر انسان کے صرف دو نمائندے ہیں۔</u>

پڑھیں: رومیوں 19-5:17؛ 1- کرنتھیوں 15:21-22,45۔

a- زمین پر سب لوگوں کے دو نمائندہ سربراہان۔

آدم اُس جماعت کا سربراہ ہے جو سب کھوئے ہوئے لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ مسیح اُس جماعت کا سربراہ ہے جو سب نجات یافتہ لوگوں (کلیسیا) کی نمائندگی کرتی ہے۔ آدم پوری دُنیا میں انسانیت کا سربراہ ہے۔ مسیح عالمگیر کلیسیا اور دُنیا کی ہر ایک معافی پانے والی جماعت کا سربراہ ہے۔ ساری دُنیا کے ایمانداروں کی جماعت بائبل میں ''مسیح کا بدن'' (افسیوں) یا رسولوں کے عقیدہ میں ''ایک'' عالمگیر کلیسیا'' کہلاتی ہے۔

<u>پہلا آدم</u> (پہلا انسان)۔ پرانی انسانیت کا سربراہ نمائندہ ہے جس میں دُنیا کی تاریخ میں دُنیا کی ہر جگہ سے گرے ہوئے لوگ شامل ہیں۔

<u>دوسرا آدم</u> (یسوع مسیح)۔ نئی انسانیت کا سربراہ نمائندہ ہے جس میں پرانے عہدنامہ کے دوران آنے والے مسیح پر ایمان لانے والے ایماندار اور دُنیا کی تاریخ میں نئے عہدنامہ کے دوران یسوع مسیح پر ایمان لانے والے ایماندار شامل ہیں۔ یسوع مسیح دُنیا کی تاریخ میں پوری دُنیا میں ہر جگہ سے یسوع مسیح پر ایمان لانے والے ایمانداروں کا سربراہ نمائندہ ہے۔ یسوع مسیح کے زمین پر آنے کا سارا مقصد کھوئی ہوئی انسانیت کو ایک خُدا کی رفاقت میں بحال کرنا تھا۔

b- بدن اپنے سَر کی زندگی میں شریک ہوتا ہے۔

<u>تمام لوگ جو پہلے آدم کے ساتھ پیوست ہیں</u> (ساری نسلِ انسانی)۔ پہلے آدم کے گناہ میں گرنے میں شریک ہیں۔ انسانی جنم کی وجہ سے پہلے آدم سے پیوست تمام لوگ گناہ (ایوب 14:4؛ زبور 51:5) موت (رومیوں 17 ,5:12) اور پہلے آدم کی سزا میں شریک ہیں (رومیوں 5:18)۔

<u>تمام لوگ جو دوسرے آدم</u> (یسوع مسیح) سے پیوست ہیں اُس کی راستبازی (نجات) میں شریک ہیں جو یسوع مسیح نے کمائی ہے۔ دوسرے آدم سے پیوستہ تمام لوگ خُدا کے غضب سے محفوظ ہیں اور خُدا سے دوبارہ ملاپ کر چکے ہیں (رومیوں 10-5:9)۔ نئی پیدائش کے ذریعے دوسرے آدم سے پیوستہ ہونے والے سب لوگ دوسرے آدم (یسوع مسیح) کی راستبازی اور نئی زندگی میں شریک ہیں (رومیوں 19-5:14؛ 1- کرنتھیوں 15:22)۔

2- <u>زمین پر صرف دو قومیں ہیں۔</u>

دُنیا میں نتیجتاً صرف دو قومیں ہیں۔ ہر شخص دونوں میں سے کسی ایک سے تعلق رکھتا ہے۔

a- غیر ایمانداروں کی جماعت دُنیا کہلاتی ہے۔

''(شریر) دُنیا'' (1-یوحنا 17-2:15 ''یا تاریکی کا قبضہ'' (کلسیوں 1:13)۔

b- یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والوں کی جماعت کلیسیا کہلاتی ہے۔

''عالمگیر کلیسیا'' (متی 16:18 ''یا'' مسیح کا بدن' (افسیوں 5:23) یا' خدا کی بادشاہی' (مرقس 26-10:25)۔ ایمانداروں کی جماعت دُنیا کی نہیں لیکن پھر بھی دُنیا میں ہے (یوحنا 16-17:14) اور ایمانداروں کی یہ جماعت دُنیا میں ایک نُور ہے جو تاریکی میں چمکتا ہے اور نمک ہے جو پاک صاف کرتا، محفوظ کرتا اور ذائقہ دیتا ہے (متی 5:14)۔

3- <u>نجات کی یقین دہانی کا تجربہ مسیح کے بدن میں ہوتا ہے۔</u>

a- نجات صرف یسوع مسیح کے وسیلہ سے ممکن ہے۔

''اور کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں'' (اعمال 4:12)، ''اس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ ''پرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نئی ہوگئیں'' (2- کرنتھیوں 5:17)، ''جس کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے اور جس کے خدا کا بیٹا نہیں اُس کے پاس زندگی بھی نہیں'' (رومیوں آ 13-5:11)۔

b- نجات کی یقین دہانی کا تجربہ مسیح کے بدن مں ہوتا ہے۔

<u>نجات کی یقین دہانی کا تجربہ مسیح کے ساتھ شخصی تعلق میں ہوتا ہے۔</u>

''مسیح میں ہونا'' روحانی اور عملی معنی رکھتا ہے۔ روحانی طور پر اس کا مطلب ہے راستبازی اور پاکیزگی حاصل کرنا (1- کرنتھیوں 1:30) جو یسوع مسیح نے ایمانداروں سے منسوب کی ہے، بخشی ہے، کھاتے میں ڈالی ہے۔ روح القدس اس راستبازی اور پاکیزگی کا ایماندار کی زندگی میں مسلسل اطلاق کرتا رہتا ہے (رومیوں 17-8:5؛ 2- کرنتھیوں 18-3:17)۔

عملی طور پر اس کا مطلب ہے مسیح کے بدن میں ہونا یعنی ایمانداروں کی عالمگیر جماعت (کلیسیا) کے ساتھ پیوست ہونا۔ انفرادی طور پر ایمانداروں کے بدن میں (1- کرنتھیوں 17-3:16؛ 20-6:19) اور مسیح کے بدن میں (افسیوں 22-2:19) روح القدس دونوں میں ''یسوع مسیح کی حضوری'' کو پیش کرتا ہے۔

<u>نجات کی یقین دہانی کا تجربہ مسیح کے بدن میں کام کرنے سے ہوتا ہے۔</u>

جب ایک شخص تاریکی کے قبضہ سے چھڑا کر مسیح کی بادشاہی میں لایا جاتا ہے (کلسیوں 1:13) اُس کا مسیح کی بادشاہی میں ہونا اور مسیح کی بادشاہی میں کام کرنا اُس کی نجات کی یقین دہانی کی بُنیاد ہے۔ جب ایک شخص مسیح کے بدن میں روح القدس کا بپتسمہ پاتا ہے (1- کرنتھیوں 13-12:12) اُس کا مسیح کے بدن کا حصہ ہونا و مسیح کے بدن (کلیسیا) کے ایک عضو کے طور پر کام کرنا روح القدس کی نئی زندگی میں اُس کے عمل کرنے کی یقین دہانی کی بُنیاد ہے۔

یہ صرف یسوع مسیح کے ساتھ ایماندار کے شخصی تعلق میں ہی نہیں بلکہ مسیح کے بدن (ایمانداروں کی جماعت) کے اندر عمل کرنے میں بھی ہے کہ ایک ایماندار انفرادی طور پر اپنی نجات کی یقین دہانی کا تجربہ کرتا ہے "جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نُور میں ہُوں اور اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ ابھی تاریکی میں ہے۔ جو کوئی اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہے وہ نُور میں رہتا ہے اور ٹھوکر کھانے کا نہیں" (1-یوحنا 10-2:9)۔ ایک ایماندار کو مسیح میں بھائی سے جُدا کرنا ناممکن ہے۔ مسیح کے بدن کو بدن کے سَر سے جُدا کرنا ناممکن ہے۔ اسی طرح نجات کی یقین دہانی کا تجربہ کرنا بھی مسیح کے بدن میں کسی نہ کسی جگہ کام کرنے کے بغیر ناممکن ہے۔ مسیح کے بدن میں بہت سی جماعتیں، گھریلو رفاقتیں اور مسیحیوں کے درمیان ایک دوسرے سے شخصی تعلقات شامل ہیں۔

چنانچہ، مسیح کا بدن ایمانداروں کے واسطے یسوع مسیح کی خاص بخشش ہے جس کے باعث صرف مسیح میں اپنے محفوظ ہونے کا ہی نہیں بلکہ راستبازی اور پاکیزگی کے (جو یسوع نے کمائی ہے) اصلی حقدار ہونے کا تجربہ بھی ہے۔

4- <u>مسیح میں شریک ہونے کا مطلب مسیح کے بدن میں شریک ہونا ہے۔</u>

نشان "دوسرا آدمی" بائبل میں کئی بار استعمال ہُوا ہے۔

a- "دوسرا آدمی" مسیح، مسیحی یا کلیسیا کو پیش کرتا ہے۔

سیاق وسباق معنی کا تعین کرتا ہے۔

<u>دوسرا آدمی مسیح کو پیش کرتا ہے۔</u> (1- کرنتھیوں 15:47)۔ آدم "پہلا آدمی ہے اور زمین سے یعنی خاکی تھا" اور یسوع مسیح "دوسرا آدمی آسمانی" ہے چنانچہ، دوسرا نیا آدمی یسوع مسیح ہے۔

<u>دوسرا/نیا آدمی مسیح کو پیش کرتا ہے۔</u> (رومیوں 7-6:2؛ افسیوں 4:2024)۔ "پرانی انسانیت" ایک غیر ایماندار فرد کے نئے سرے سے پیدا نہ ہونے کو پیش کرتی ہے۔ یہ فطری آدمی ہے جس نے اپنی گُنہگار رُتیت کا غلام بننے کا چناؤ کیا (رومیوں 8-8:6 "نیا آدمی" اور اُس کے بعد پوری طرح اپنی گُنہگار رُتیت کی نمائندگی کرتا ہے۔ ایمان کے وسیلہ سے نئے سرے سے پیدا نہ ہونے والی انسانیت ایک بار ہمیشہ کے لئے اُتاری جاچکی ہے اور نئی انسانیت ہمیشہ کے لئے ایک ہی بار پہن لی جاچکی ہے (افسیوں 23-4:22)۔ پرانا آدمی اور نیا آدمی ایک وقت میں ایک جگہ نہ رہتے ہیں اور نہ رہ سکتے ہیں۔

<u>نیا آدمی کلیسیا، مسیح کے بدن کو پیش کرتا ہے</u> (افسیوں 16-2:15)۔ یسوع نے پہلی دو قوموں یہودی اور غیر قوم کو لیا جو آدم سے تھے اور اُن کو اپنے اندر دو سے ایک "ایک مخلوق" بنایا۔ پس، اُس نے ایک کلیسیا بنائی جو دُنیا کی ہر قوم میں سے ایمانداروں پر مشتمل مسیح کا ایک بدن ہے۔ مسیح کے ایک بدن میں اُس نے یہودی اور غیر قوم کے ایمانداروں کا خُدا سے اور ایک دوسرے سے دوبارہ ملاپ کرایا۔ یہاں نئے انسان سے مراد کسی ایمان کے نجات یافتہ اور پاک ہونے کے بعد کے ایماندار سے بڑھ کر ہے۔ "نیا مخلوق" تمام ایمانداروں کی ایک برادری ہے جو یسوع مسیح میں نجات یافتہ اور پاک ہو چکے ہیں (افسیوں 16-2:15؛ یوحنا 10:16)۔ نیا مخلوق مسیح کا بدن ہے جس کے اندر روح القدس نے سب ایمانداروں کو بپتسمہ دیا ہے (1- کرنتھیوں 13-12:12)۔

ایک نئے انسان/مخلوق (مسیح کے بدن، عالمگیر کلیسیا) کی حدود سے باہر صرف پرانا آدمی (دُنیا، پرانی انسانیت) اپنی تمام تقسیم کے ساتھ رہتا ہے۔ کوئی بھی ایماندار مسیحی برداری یعنی مسیح کے بدن کا اصلی حصہ بنے بغیر مسیح یعنی بدن کے سَر کا اصلی حصہ بھی نہیں بن سکتا۔

اُتار ڈالنا اور پہننا (افسیوں 24-4:22)۔ یہاں ایک عملی یا تاریخی ترقی نہیں بلکہ ایک ہی بار ہمیشہ کے لئے گنہگار برداری (دُنیا) کو ترک کرنے کا یقینی عمل ہے اور ایک ہی بار ہمیشہ کے لئے پاک برادری (کلیسیا) میں شامل ہونے کا یقینی عمل ہے۔ اس سے بالکل یہ مراد ہے کہ ایک ہی بار ہمیشہ کے لئے تاریکی کے قبضہ سے نکل کر مسیح کی بادشاہی میں چلے جانا (کُلسیوں 1:13)۔ غور کیجئے کہ افسیوں 16-4:1 مسیح کے بدن میں زندگی کی بات کرتا ہے۔ کُلسیوں 11-3:9 یہودیوں اور غیر قوم پر مشتمل برادری (مسیح کے بدن) کی بات کرتا ہے اور کُلسیوں 3:145 مسیح کے ایک بدن کی بات کرتا ہے۔

b- نئے مخلوق بننا یسوع مسیح اور کلیسیا سے متاثر ہونے کے قابل ہے۔

اُلوہیت کی ساری معموری یسوع مسیح میں مُجسم ہو کر سکونت کرتی ہے (کُلسیوں 2:9)۔ اسی طرح یسوع مسیح کی ساری معموری مسیح کے بدن (کلیسیا) میں سکونت کرتی ہے (افسیوں 23-2:22)۔ ایماندار خُدا کی ساری معموری کے اندازہ تک صرف اُس وقت معمور ہوتے ہیں جب یہ یسوع مسیح (بدن کے سَر) میں اور اس طرح کلیسیا (مسیح کے بدن) میں بھی ہوتے ہیں (افسیوں 3:19 ؛ 1- کرنتھیوں 1:30 ؛ 2- کرنتھیوں 3:18 ؛ فلپیوں 21-3:7 ؛ 2-پطرس 1:4 ؛ 1- یوحنا 3-3:1)۔

خلاصہ۔

نیا انسان/ نیا مخلوق مسیح بھی ہے اور مسیح کا بدن بھی ہے۔ ہم مسیح کے بدن کو مسیح سے الگ نہیں کر سکتے۔ ہم مسیح کو صرف آسمان پر اور مسیح کے بدن کو صرف زمین پر نہیں دیکھ سکتے۔ ہمیں کلیسیا کو ابتدائی طور پر صرف لوگوں کی ایک جماعت نہیں بلکہ مسیح کے بدن پر مشتمل ایک جسم سمجھنا چاہیے جو الہامی طور پر مسیح یعنی بدن کے سَر کے ساتھ جُڑا ہُوا ہے۔ ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ ہم آسمان پر مسیح (بدن کے سَر) کے ساتھ شخصی تعلق رکھ سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی زمین پر مسیح کے بدن کے ساتھ پیوستہ ہونے سے انکار کر سکتے ہیں۔ مسیح میں ہونے میں مسیح کے بدن میں ہونا بھی شامل ہے۔

5- <u>مسیح کے بدن میں شریک ہونے کا مطلب ہے کہ اب سے نہ خود سے جینا اور نہ خود کے لئے جینا۔</u>

a- بدن کے اعضا بدن سے متاثر ہوتے ہیں۔

"جس طرح ہمارے ایک بدن میں بہت سے اعضا ہوتے ہیں اور تمام اعضا کا کام یکساں نہیں۔ اسی طرح ہم بھی جو بہت سے ہیں مسیح میں شامل ہو کر ایک بدن اور آپس میں ایک دوسرے کے اعضا ہیں" (رومیوں 5-12:4)۔ جب لوگ یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں، یا تو مسیح کے بدن سے باہر دُنیا میں ہیں یا پھر مسیح کے بدن کے اندر ہیں۔ لوگ یا تو تاریکی کے قبضہ میں ہیں یا پھر مسیح کی بادشاہی میں ہیں (کُلسیوں 1:13)۔ لوگ یا تو دُنیا میں اپنی زندگیاں ضائع کرنے والے کھوئے ہُوئے بیٹے اور بیٹیاں ہیں یا خُدا کے خاندان کے ارکان ہیں۔ یہ یا تو ابھی تک مُردہ ہیں یا زندہ کئے گئے ہیں۔ یہ یا تو ابھی تک کھوئے ہُوئے ہیں یا پھر ڈھونڈ لئے گئے ہیں (لوقا 24-15:11)۔ مسیح کا بدن بہت سی مقامی جماعتوں، گھریلو رفاقتوں (گھریلو کلیسیاؤں) اور مسیحیوں کے ایک دوسرے کے ساتھ شخصی تعلقات پر مشتمل ہے۔

b- بدن کے اعضا بدن سے باہر رہ کر کام نہیں کر سکتے۔

کوئی بھی ایماندار اپنی انفرادیت کو ہرگز فوقیت نہیں دے سکتا۔ ایک مسیحی کا بطور ہاتھ کام کرنا ہرگز دوسرے مسیحی کی جگہ نہیں لے سکتا جو بطور آنکھ کام کر رہا ہے۔ اِنسان کا ہاتھ اور اِنسان کی آنکھ صرف اُس وقت تک ہاتھ یا آنکھ ہوتے ہیں جب تک بدن کے اندر کام کرتے ہیں۔ اِسی طرح بطور ہاتھ یا آنکھ کام کرنے والا ایماندار اپنے کام کے ساتھ اُسی وقت تک سچا ایماندار رہ سکتا ہے جب تک ایک رُکن کے طور پر مسیح کے بدن سے پیوستہ رہتا ہے۔ مسیح کے بدن سے باہر، ایماندار نہ زندہ رہ سکتا ہے اور نہ بطور ہاتھ یا آنکھ کام کر سکتا ہے۔ ذرا ایک بدن سے الگ ہو کر زندہ رہنے کی کوشش کرنے والے ہاتھ یا آنکھ کا تصور کیجئے۔

جو شخص اپنے آپ کو مسیح کے بدن سے جُدا کر لیتا ہے وہ مسیحی زندگی نہیں جی سکتا۔ مسیحی زندگی کا مطلب ہے کہ اب سے ایماندار اپنے طور پر یا اپنے لئے نہیں بلکہ ایماندار میں اور ایماندار کے ذریعے مسیح اپنی زندگی جیتا ہے (گلتیوں 2:20؛ رومیوں 10 :8:2- کرنتھیوں 13:5)۔ ایماندار کے اندر اور ایماندار کے ذریعے مسیح اپنی زندگی صرف اپنے بدن، دُنیا میں ایک عالمگیر کلیسیا کی رفاقت میں جیتا ہے۔

ضمیمہ نمبر 4 — یسوع مسیح کے متعلق نبوتیں

A- نبوتوں کی نوعیت

بائبل ایک حیرت انگیز کتاب ہے اور کسی کتاب کا اِس سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ پرانے عہدنامہ میں بہت سے نبیوں نے آنے والے مسیح یعنی یسوع مسیح کے بارے سینکڑوں سال پہلے پیشن گوئیاں کی تھیں۔ صرف یسوع مسیح ہے جس نے اُن نبوتوں کو پورا کیا۔ اُن نبوتوں میں سے ایک یا دو کسی اور شخص میں بھی پوری ہو سکتی تھیں لیکن اُن میں زیادہ یا ساری کی ساری نہیں۔ سو کروڑ ارب (100 000 000 000 000 000) میں سے صرف ایک بار ممکن ہے کہ تاریخ کے اندر اُن میں سے صرف 8 نبوتیں ایک شخص میں پوری ہوتیں۔ اُن کے علاوہ بہت سی نبوتوں کے پورا ہونے کی حقیقت یہ ہے کہ وہ ثابت کرتی ہیں کہ وہ دُنیا کی تاریخ میں بالکل نرالہ ہے۔ اور یہ ثابت کرتی ہیں کہ یہ ایک الٰہی حکمت (خُدا بذاتِ خود) ہی ہے جو بائبل کی تاریخ میں نبوتوں کے پورے ہونے کے پیچھے کھڑا ہے۔

پرانے عہدنامہ میں کچھ نبوتیں پرانے عہدنامہ کے دَور میں پوری ہو گئیں اور کچھ نئے عہدنامہ کے دَور میں۔ بعض اوقات پرانے عہدنامہ کی نبوتوں کو لفظی طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ پرانے عہدنامہ کی نبوتیں نئے عہدنامہ میں **پانچ مختلف طریقوں سے پوری ہوتی ہیں:**

1- پرانے عہدنامہ میں کچھ نبوتیں پرانے عہد عہدنامہ میں پوری پوری یا براہِ راست تکمیل۔

مثال: متی 2:5-6 (مِکی 5:1)۔ مسیح عین بیت الحم میں پیدا ہوا۔

پرانے عہدنامہ کی دیگر نبوتیں جن کو نئے عہدنامہ میں پورا پورا بیان کیا گیا ہے: متی 12:18-21 (یسعیاہ 42:1-4)، متی 21:4-5 (زکریاہ 9:9)، متی 22:43-45 (زبور 110:1)، متی 24:30 (دانی ایل 7:13-14؛ زکریاہ 12:10-14)، عبرانیوں 1:5 (زبور 2:7)، عبرانیوں 5:6 (زبور 110:4)۔

2- پرانے عہدنامہ کی نبوتوں کی نئے عہدنامہ میں تمثیلی تکمیل۔

مثال: متی 2:15 (ہوسیع 11:1)۔ ہوسیع مصر سے اسرائیل کے خروج کو بابل سے اسرائیل کے خروج کی تمثیل کے طور پر پیش کرتا ہے۔ متی مصر سے اسرائیل کے خروج کو مصر سے مسیح کے خروج کی تمثیل کے طور پر پیش کرتا ہے۔ چنانچہ، اسرائیل مسیح کی تمثیل ہے۔ خُدا نے فیصلہ کیا تھا کہ خُداوند کا خادِم (یسوع مسیح) ہر چیز کی تکمیل ہو گا جو خُدا چاہتا تھا کہ اُس کے اسرائیلی لوگ ہوں (یسعیاہ 49:3,6)۔

پرانے عہدنامہ کی نبوتیں جن کو نئے عہدنامہ میں تمثیلی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ متی 3:17 (زبور 2:7)؛ متی 11:5b (یسعیاہ 61:1)؛ متی 13:35، (زبور 78:2) متی 16:27 (زبور 62:12) متی 21:9 (زبور 118:26-27) متی 21:42، (زبور 118:22) متی 26:31 (زکریاہ 13:7)؛ متی 27:34 ((زبور 69:21)؛ متی 27:35 (زبور 22:18)؛ متی 27:39 (زبور 22:7)؛ متی 27:41-43 (زبور 22:7-8)؛ متی 27:46 (زبور 22:1)؛ یوحنا 13:18 (زبور 41:9)؛ یوحنا 2:17، 15:25 (زبور 69:4، 9)؛ یوحنا 20:25 (زبور 22:16)؛

عبرانیوں 1:8-9 (زبور 45:6-7)؛ عبرانیوں 2:5-8 (زبور 8:4-6)؛ عبرانیوں 2:12 (زبور 22:22)؛ عبرانیوں 10:5-6 (زبور 40:6-8)

3- پرانے عہدنامہ کی نبوتوں کی نئے عہدنامہ میں مطابقتی تمثیل۔

مثال: متی 2:18 (یرمیاہ 31:15)۔ پرانے عہدنامہ میں یوسفؔ (اسرائیل کی شمالی سلطنت کا نمائندہ) اور بنیمینؔ (یہوداہؔ کی جنوبی سلطنت کا نمائندہ) کی ماں راخلؔ ماتم کرتی اور روتی تھی کیونکہ اُس کے بچوں (نسل) کو رامہؔ اسرائیل (دونوں سلطنتوں کی درمیانی سرحد) سے شام سوریا اور بابل میں الگ الگ لے جایا گیا تھا۔ نئے عہدنامہ میں بیت لحم کی مائیں روتی اور ماتم کرتی ہیں کیونکہ اُن کے بچوں کو ہیرودیس نے قتل کروا دیا ہے۔ دوسرا واقعہ پہلے واقع سے مطابقت رکھتا ہے (اس جیسا دکھتا ہے)۔

پرانے عہدنامہ کی دیگر نبوتیں جن کو نئے عہدنامہ میں مطابقتی طور پر بیان کیا جاتا ہے: متی 1:23 (یسعیاہ 7:14)؛ متی 4:1-4 (استثنا 8:1-3)؛ متی 10:35-36 (میکاہ 7:6)؛ متی 1:5b (یسعیاہ 35:5-6)؛ عبرانیوں 2:13 (یسعیاہ 8:17-18)۔

4- پرانے عہدنامہ کی نبوتوں کی نئے عہدنامہ میں تکمیل کا اندازہ۔

مثال: متی 2:23 (پرانے عہدنامہ کے نبیوں کا اندازہ) ''ناصری'' ناصرۃ کے گاؤں سے آئے گا۔ بیت لحم داؤدؔ کا مشہور شہر تھا اور ناصرۃ علاقتی لوگوں کے ساتھ چھوٹا علاقتی قصبہ تھا۔ اگرچہ متی 2:23 پرانے عہدنامہ میں ایک خاص نبوت نہیں الفاظ ''نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا'' نشاندہی کرتا ہے کہ جو کچھ مسیح کی بابت نبی سمجھتے تھے۔ مسیح حقیر ہوگا: وہ حقیر اور مردود کیا جائے گا (زبور 22:6-8; 69:8,20,21؛ یسعیاہ 11:1; 9:7; 53:2,3,8؛ دانی ایل 9:26)۔

5- پرانے عہدنامہ کی نبوتوں کی نئے عہدنامہ میں مسیح میں تکمیل۔

مثال: عبرانیوں 1:10-12 (زبور 1-2:25-27)۔ پرانے عہدنامہ میں جو صفات خُدا کی تھیں نئے عہدنامہ میں وہ صفات مسیح یعنی یسوعؔ مسیح میں تھیں۔

پرانے عہدنامہ کی دیگر نبوتیں جن کو نئے عہدنامہ میں مسیح کے طور پر بیان کیا گیا ہے: یوحنا 10:11-14 (حزقی ایل 34:11-16؛ یسعیاہ 40:11)۔ متی 27:9-10 (زکریاہ 11:12-13؛ یرمیاہ 18:2)؛ کلسیوں 2:10 (یسعیاہ 43:23)؛ عبرانیوں 1:6 (استثنا 32:43 بحیرہ مُردار کے طومار میں)۔

B- یسوعؔ مسیح کی پیدائش کے متعلق نبوتیں۔

1- یسوعؔ خُدا ہے جس نے انسانی جسم اختیار کیا (4-5 قبل از مسیح)۔

نبوت: یسعیاہ 7:14 (740-680 ق م)۔ تکمیل: متی 1:18-23 (63-66 ق م)۔

وضاحت: عورت اور بچہ کون تھے؟ یسعیاہ نے 734 قبل از مسیح کے آغاز میں نبوت کی تھی کہ ایک جوان عورت حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اُس کا نام "عمانوایل" رکھے گی جس کے معنی ہیں "خدا ہمارے ساتھ"۔ اُس نے باپ کا ذکر نہیں کیا۔ اس نبوت کی پہلی تکمیل پرانے عہدنامہ کے دور میں ہُوئی۔ یسعیاہ 7:14 میں بیان کردہ بچہ ایک عام بچہ تھا جو آخز بادشاہ کے دور (726-734 ق م) میں ہُوا۔ اس بچہ کے نیک و بد کی پہچان کے لائق ہونے سے پیشتر شاہِ اسور تگلاتھ پلاسر (Tiglath-Pileser) نے اسرائیل کی شمالی سلطنت کو دارالحکومت سامریہ سمیت 734 قبل از مسیح میں (2- سلاطین 15:29) اور سوریہ (آرام) کو دارالحکومت دمشق سمیت 732 ق م میں ختم کر دیا (2- سلاطین 16:9)۔

لیکن نئے عہدنامہ کے مطابق یہ نبوت دوسری تکمیل رکھتی ہے جو لفظی تکمیل بھی تھی (مرقس 23-1:22)۔ خدا نے اپنی ناقابلِ بیان حکمت میں دیکھا کہ کنواری مریم اصلی عمانوایل کی بغیر باپ کے ماں بنی۔ یسعیاہ 7:14 کا بچہ بھی آنے والے مسیح بچہ کی نشانی، علامت اور اشارہ تھا۔ خدا کے بیٹے (خدا نے انسانی جسم لیا اور ایک انسان بچے کی طرح پیدا ہُوا) (لوقا 37-1:26؛ یوحنا 14-1:1؛ فلپیوں 7-2:5)۔ اُس نام کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ کون ہے۔ خدا جو ہمارے درمیان بطور ایک انسان رہا (متی 1:23؛ یوحنا 1:1:14-1-یوحنا 3-1:1)۔

2- <u>یسوع بطور ایک بچہ پیدا ہُوا۔</u>

نبوت: یسعیاہ 7-9:6۔ تکمیل: لوقا 7-2:6 (61-60 ق م)؛ مکاشفہ 12:5 (96-95 عیسوی)۔

3- <u>یسوع بیت لحم میں پیدا ہُوا۔</u>

نبوت: میکاہ 5:2 (680-737 ق م) تکمیل: متی 6-2:1۔

4- <u>ہیرودیس بادشاہ نے یسوع کو مروانے کی کوشش کی۔</u>

نبوت: یرمیاہ 17-31:15 (586-627 ق م)۔ تکمیل: متی 18-2:17۔

5- <u>یسوع ہیرودیس کے مرنے تک مصر میں ہی رہا۔</u>

نبوت: ہوسیع 11:1 (714-754 ق م)۔ تکمیل: متی 15-2:14۔

C- یسوع مسیح کی زِندگی کے بارے نبوتیں۔

6- <u>یوحنا اصطباغی یسوع کے آگے آگے چلنے والا تھا۔</u>

نبوت: یسعیاہ 5-40:1؛ ملاکی 9-3:1-3,4:5 (420-432 ق م)۔ تکمیل: متی 3-3:1۔

7- یسوعؔ گلیل میں جوان ہُوا اور وہیں سے خدمت کا آغاز کیا۔

نبوت: یسعیاہ 9:1-2۔ تکمیل: متی 3:13;4:12-17؛ لوقا 4:14-21۔

8- یسوعؔ پر روح القدس نازل ہُوا (26 عیسوی)۔

نبوت: یسعیاہ 11:1-2۔ تکمیل: متی 3:16-17؛ یوحنا 1:32-33 (98-7 عیسوی)۔

9- خُدا نے گواہی دی کہ وہ یسوعؔ سے پیار کرتا ہے۔

نبوت: یسعیاہ 42:1۔ تکمیل: متی 3:16-17۔

10- یسوعؔ تعلیم دینے سے پہلے خُدا کی بات سنتا تھا۔

نبوت: یسعیاہ 50:4-5۔ تکمیل: مرقس 1:35 (46-44 عیسوی)۔

D- یسوعؔ مسیح کے نجات بخش کام کے متعلق نبوتیں۔

11- یسوعؔ آخری نبی ہے (30-26 عیسوی)۔

نبوت: استثنا 18:15-19 (7-14 ق م)۔ تکمیل: اعمال 3:22-23 (61 عیسوی)۔ عبرانیوں 1:1-2 (64 عیسوی سے قبل)۔

وضاحت: موسیٰ نے (1527-1407 ق م) میں نبوت کی تھی کہ ''خُداوند تیرا خُدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا۔ تُم اُس کی سُننا۔ یہ تیری اُس درخواست کے مطابق ہوگا جو تُو نے خُداوند اپنے خُدا سے مجمع کے دن حورب میں کی تھی کہ مجھ کو نہ تو خُداوند اپنے خُدا کی آواز پھر سُننی پڑے اور نہ ایسی بڑی آگ ہی کا نظارہ ہو تا کہ مَیں مر نہ جاؤں۔ اور خُداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ مَیں اُن کے لئے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اُس کے مُنہ میں ڈالونگا اور جو کچھ مَیں اُسے حکم دونگا وہی وہ اُن سے کہیگا۔ اور جو کوئی میری اُن باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہیگا نہ سُنے تو مَیں اُن کا حساب اُس سے لُونگا'' (استثنا 18:15-19) جو شخص یسوعؔ کی نہیں سنتا وہ اُمت میں سے نیست و نابود کر دیا جائیگا'' (اعمال 3:22-23)۔

نیا عہد نامہ یسوعؔ کو زمین پر عظیم ترین اور آخری نبی کے طور پر بیان کرتا ہے۔ پرانے عہد نامہ کے انبیا یوحنا اِصطباغی کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں (متی 11:13) یسوعؔ مسیح خُدا ہے جس نے اپنی اُلوہیت کے ساتھ انسانی جسم اختیار کیا۔ وہ فضل اور سچائی لایا اور خُدا یسوعؔ مسیح کے وسیلہ سے اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے (یوحنا 1:1,14-18)۔ خُدا نے یسوعؔ مسیح میں ہمارے ساتھ حتمی اور فیصلہ کُن باتیں کیں (عبرانیوں 1:1-2)۔ وہ اختیار کے ساتھ بولتا اور ہماری فرمانبرداری مانگتا ہے (متی 7:24-29) جو کوئی یسوعؔ مسیح کی باتیں نہیں سنتا وہ خُدا کی باتیں نہیں سنتا (یوحنا 5:34; 14:23-24)۔ جو کوئی یسوعؔ مسیح

کی عزت نہیں کرتا وہ خُدا کی عزت نہیں کرتا (یوحنا 5:23)۔ جو کوئی یسُوع مسیح کو نہیں جانتا وہ خُدا کو نہیں جانتا (8:19,24)۔ جو کوئی یسُوع مسیح پر ایمان نہیں رکھتا وہ خُدا پر ایمان نہیں رکھتا (یوحنا 12:44)۔ جو یسُوع مسیح کو قبول نہیں کرتا وہ خُدا کو بھی قبول نہیں کرتا (لُوقا 10:16؛ یوحنا 13:20)۔

12- بطور نبی یسُوع نے نجات کے پیغام کا اعلان تمثیلوں میں کیا۔

نبوت: یسعیاہ 6:9-10؛ زبور 78:2 (آسف 960 ق م)۔ تکمیل: متّی 13:10-17,34-35۔

13- بطور نبی یسُوع دُنیا کی قوموں کے لئے نجات لے کر آیا۔

نبوت: یسعیاہ 42:1-7;49:6؛ حجّی 2:6-7 (520 ق م)۔ تکمیل: متّی 12:15-21۔

وضاحت: مسیح کا کام کیا تھا؟ یسعیاہ نے نبوت کی کہ خُدا کا خادِم قوموں میں عدالت جاری کریگا۔ وہ اندھوں کی آنکھیں کھولے گا کہ اسیروں کو قید سے نکالے اور اُن کو جو اندھیرے میں بیٹھے ہیں قید خانہ سے چھڑائے۔ خُداوند کے خادِم کا ذِکر خاص کر بطور ایک نبی اور شریعت دینے والا ''دوسرا موسیٰ'' کیا گیا ہے۔ اُس کی خِدمت کا آخری مقصد ساری زمین پر عدالت قائم کرنا ہے (1- کرنتھیوں 15:24-28)۔ یہ نبوت پہلی تکمیل پرانے عہدنامہ میں اسرائیل کے لئے رکھتی ہے۔ لیکن نبوت اسرائیل کے لوگوں سے بڑھ کر رسائی کی عدالت زیادہ رکھتی ہے۔ یہ اسرائیل اور غیر قوموں کے روحانی اندھے پن اور گُناہ میں روحانی اسیری کی بات کرتی ہے۔

مسیح کِس کی خِدمت کریگا؟ یسعیاہ نے نبوت کی تھی کہ مسیح قوموں میں عدالت جاری کریگا۔ جزیرے اُس کی شریعت کا انتظار کرینگے (یسعیاہ 42:1,4)۔ بہرحال، اُس کا نجات بخش کام زمین کی سب قوموں کے واسطے ہے۔

مسیح اپنا کام کِس طرح پورا کریگا؟ یسعیاہ نے نبوت کی تھی کہ مسیح نہ چلائیگا اور نہ شور کریگا اور نہ بازاروں میں اُس کی آواز سُنائی دیگی (یسعیاہ 42:2)۔ وہ لوگوں کو زبردستی اپنی آواز سُننے پر مجبور نہیں کریگا۔ وہ اپنے مخالفوں سے اِتفاق نہ کریگا۔ وہ ظاہری طور پر تماشائیوں کو بتائے بغیر اپنا کام خاموشی اور حلیمی سے کریگا۔ وہ تحمل اور تحمّل اور مہربانی کے ساتھ کام کریگا۔

کیا وہ اپنا کام پورا کریگا؟ یسعیاہ نے نبوت کی تھی کہ مسیح نہ ماندہ ہوگا اور نہ ہمت ہاریگا اور رُکے بغیر اپنا کام جاری رکھیگا (یسعیاہ 42:4؛ یوحنا 17:4)۔ اُس کو مخالفت کا سامنا ہوگا لیکن آخرکار وہ ختم ہو جائینگی (یسعیاہ 49:7;50:6;53:3) اور وہ اپنا آخری مقصد حاصل کریگا۔

نبوت نئے عہدنامہ میں تکمیل کو پہنچتی ہے (متّی 12:15-21)۔ یسُوع مسیح نے اپنی پہلی آمد کے دوران لوگوں کو اِس بات سے قاصر رکھا کہ اُس کو جانیں اور دخل اندازی کے بغیر اپنے کام کو جاری رکھا۔ اُس نے کمزوروں اور بیماروں پر توجہ دی۔ اُس نے جسمانی اندھوں کو شفا دی (یوحنا 9:39-40) اور گُناہ کے اسیروں کو آزاد کیا (یوحنا 8:30-36)۔ اُس نے اپنے مرنے اور جی اُٹھنے کے بعد اپنے شاگردوں کو ارشادِ اعظم دیا کہ انجیل کی خوشخبری صرف اسرائیل کو ہی نہیں (متّی 10:5-7) بلکہ دُنیا کی سب قوموں کو بھی سنائیں (مرقس 16:15؛ متّی 28:18-20)۔ یسُوع نے اپنے رسولوں کے ذریعے

اپنے نجات کے کام کو جاری رکھا اور اب یہ کام دُنیا میں کلیسیا کے ذریعے کرتا ہے۔ لُوقا 1:1-4 کا موازنہ اعمال 1:1-8 سے کریں)۔

14- **بطور نبی، یسُوعؔ نے خُدا کی مہربانی (فضل) کے دَور کا اعلان کیا۔**

نوت: یسعیاہ 61:1-2۔ تکمیل: لُوقا 4:18-19۔

15- **یسُوعؔ مسیح سردار کاہن ہے۔**

نبوت: زبور 110:4۔ تکمیل: عبرانیوں 7:15-28۔

وضاحت: داؤد نے (1011-971 ق م) میں نبوت کی تھی کہ "خُداوند نے قسم کھائی ہے اور پھرے گا نہیں کہ تُو ملکِ صدق کے طور پر ابد تک کاہن ہے"

نیا عہد نامہ یسُوعؔ مسیح کو بطور سردار کاہن ظاہر کرتا ہے۔ دوسرے تمام کاہنوں کے برعکس یسُوعؔ "پاک اور بے ریا اور بیداغ اور گنہگاروں سے جُدا اور آسمان سے بلند کیا گیا"۔ اُن تمام کاہنوں کے برعکس جو ہر روز اپنے اور دوسرے لوگوں کے گناہوں کی قُربانیاں لاتے تھے، یسُوعؔ نے ایمان لانے والوں کے واسطے ایک ہی بار ہمیشہ کے لئے سب کے گناہوں کی خاطر اپنے آپ کو کفارہ کی قُربانی کے طور پر پیش کیا (عبرانیوں 9:6-14:25-26) پرانے عہد نامہ کے باقی تمام کاہنوں کے برعکس جن کو مرنا اور کامیاب ہوا تھا یسُوعؔ مسیح ہمیشہ کے لئے کاہن بن گیا۔ وہ مر کر جی اُٹھنے کے بعد ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور مستقل کہانت رکھتا ہے (عبرانیوں 7:15-25)۔ دوسرے تمام کاہنوں کے برعکس، یسُوعؔ ہماری خدمت کرتا ہے، کسی زمینی ہیکل میں نہیں بلکہ آسمان پر خُدا کی حضوری میں (عبرانیوں 9:24) اور دوسرے کاہنوں کے برعکس یسُوعؔ ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد ہے کیونکہ وہ سب باتوں میں ہماری ہی طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا (عبرانیوں 4:14-16;2:17-18)۔

16- **بطور کان، یسُوعؔ مسیح وہ ہے جس میں خُدا سب قوموں کو برکت دیا ہے۔**

نبوت: پیدائش 22:18 (ابراہام 1992-21:67 ق م)۔ تکمیل: گلتیوں 3:8,16 (50 عیسوی)۔

17- **بطور کاہن، یسُوعؔ اچھا چرواہا ہے۔**

نبوت: میکاہ 2:12-13؛ حزقی ایل 34:11-16,23;36:25-28;37:23-24 (593-571 ق م)۔ تکمیل: یوحنا 10:11-18۔

18- **بطور کاہن، یسُوعؔ نے بے دینوں اور بیماروں کی مدد کی۔**

نبوت: یسعیاہ 53:4۔ تکمیل: متی 8:14-17۔

19- **بطور کاہن، یسُوعؔ خُدا کے گھر کو پاک رکھنے کی غیرت رکھتا تھا۔**

نبوت: زبور 69:9 (داؤد 1011-971 ق م)۔ تکمیل: یوحنا 2:13-17۔

20- بطور کاہن یسوع ایمانداروں کا شفاعت کرنے والا ہے۔

نبوت: ایوب 16:19-21 (1900-500 ق م)۔ تکمیل: رومیوں 8:34 (بہار 57 عیسوی)؛ عبرانیوں 7:25۔

21- یسوع بادشاہوں کا بادشاہ۔

نبوت: زبور 89:27-29 (غیر قوم 971-931 ق م)۔ یسعیاہ 9:6-7۔

تکمیل: متی 28:28؛ یوحنا 3:35؛13:3؛ مکاشفہ 1:5؛17:14؛19:16۔

22- بطور بادشاہ یسوع نے عہد اور دین کو سربلند کیا۔

نبوت: 2- سموئیل 7:11-16 (910 ق م سے پہلے)۔ 1- کرنتھیوں 17:11-14 (تقریباً 400 ق م)۔

تکمیل: 2- کرنتھیوں 6:16 (خزاں 56 عیسوی)؛ 1- کرنتھیوں 2:9-10 (62-63 عیسوی)۔

وضاحت: مسیح بادشاہ کے ماتحت دینِ عہد کی سرفرازی ہوگی۔ 1- تواریخ 17 باب میں داؤد کے ساتھ خُدا کے وعدے بطور ایک عہد دیکھے جاتے ہیں جو خُدا نے داؤد سے باندھا کہ وہ اسرائیل کے تخت بیٹھنے والے آدمی سے کبھی محروم نہ رہےگا (2- تواریخ 6:16)۔ چنانچہ، یہ بطور ایک عہد دیکھا جاتا ہے کہ خُدا کے اِس جاری مُکاشفہ کی روشنی میں جو بزرگانِ دین سے شروع ہوا تھا۔

2- سموئیل 7 باب میں داؤد کے ساتھ خُدا کے وعدے اِس عہد کو بطور اُس کی پہلی نسل، سُلیمان اور یہوداہ کی بادشاہی میں جاری عہد دیکھتے ہیں۔ لیکن 1- تواریخ 17:10-14 میں داؤد کے ساتھ وعدہ اِس عہد کو اِس طرح دیکھتا ہے کہ گویا یہ آنے والے مسیح اور اُس کی ابدی بادشاہی میں تکمیل کو پہنچتی ہے۔ الہامی مُصنف نے تاثر یعنی "تیری نسل" جو تیرے صلب سے ہوگی" کو "تیری نسل کو تیرے بیٹوں میں سے" میں بدل دیا اور تاثر" اور مَیں اُس کی سلطنت کا تخت ہمیشہ کے لئے قائم کرونگا" کو "تُو اسرائیل پر سلطنت کرنے کے لئے ایک آدمی رکھنے میں کبھی ناکام نہ ہوگا" چنانچہ اُس نے سُلیمان بادشاہ کے حوالہ کو سموئیل کی کتابوں میں آنے والے مسیح بادشاہ کے ساتھ تواریخ کی کتابوں میں تبدیل کر دیا۔ پس، تواریخ کی کتابوں کے الہامی مُصنف نے ظاہر کیا کہ پرانے عہد نامہ کا عہد آنے والے مسیح (یسوع مسیح اور اُس کی بادشاہت) اور اُس کی بادشاہی میں پورا ہوگا۔ یہ یسعیاہ 55:3 میں سے ایک کی یاد دلاتی ہے "مَیں تمکو ابدی عہد یعنی داؤد کی سچی نعمتیں بخشونگا"۔ یسعیاہ نبی اور تواریخ کی کتاب کا مُصنف آنے والا مسیح بادشاہ یعنی یسوع مسیح ناکام نہ ہوگا

23- بطور بادشاہ یسوع نے اپنی پہلی آمد پر اپنی بادشاہی قائم کی۔

نبوت: دانی ایل 2:44؛7:14 (605-537 دوسری صدی ق م)؛ یسعیاہ 16:4-5۔

تکمیل: متی 12:28۔ دانی ایل نے ایک طرف دُنیا کے بادشاہوں اور حکمرانوں اور دوسری طرف خُدا کی بادشاہی اور "ابنِ آدم" کے درمیان تعلق کو ظاہر کیا۔ یسعیاہ نے حزقیاہ بادشاہ کی سلطنت کے تخت کو بطور مسیح کی بادشاہی کے قیام کی نشانی ظاہر کیا۔

24- بطور بادشاہ، یسوعؔ نے شیطان کو محدود کر دیا (باندھ دیا)۔

نبوت: پیدائش 3:15 (1407-200 ق م)۔

تکمیل: عبرانیوں 2:14؛ 1-یوحنا 3:8؛ متی 12:28-29؛ یوحنا 12:31-32۔

25- بطور بادشاہ، یسوعؔ راستی کو قائم کرتا ہے۔

نبوت: یرمیاہ 23:5-6; 33:15-16۔

تکمیل: متی 2:2؛ 1- کرنتھیوں 1:30؛ 2-پطرس 3:13 (64 عیسوی)۔

26- بطور بادشاہ، ساری قومیں یسوعؔ کا حکم مانیں گی۔

نبوت: پیدائش 49:10 (یعقوب 18600-2007) یسعیاہ 45:21-23۔

تکمیل: فلپیوں 2:10-11 (61 عیسوی)۔

27- یسوعؔ خدا کی جماعت کے کونے کا حقیقی پتھر ہے۔

نبوت: زبور 118:22؛ یسعیاہ 28:16۔

تکمیل: متی 21:33-46؛ اعمال 4:11 (61 عیسوی)؛ 1-پطرس 2:7۔

E- یسوعؔ مسیح کے دُکھ سہنے اور مرنے کے متعلق نبوتیں۔

28- یسوعؔ کو گلیلی (اجنبی، مخلوط نسل) سمجھ کر حقیر جانا گیا۔

نبوت: یسعیاہ 49:7; 53:2-3۔ تکمیل: یوحنا 1:45-46; 7:41-42۔

29- یسوعؔ سے بلا وجہ نفرت کی گئی۔

نبوت: زبور 69:4 تکمیل: یوحنا 15:25۔

30- یسوعؔ کو سامری، بدروح گرفتہ اور دیوانہ سمجھ کر اُس کی بے عزتی کی گئی۔

نبوت: زبور 69:9 تکمیل: رومیوں 15:3 (یوحنا 18:48; 9:24; 10:19)۔

31- یسُوع نے نہ کسی کو ڈرایا اور نہ بدلہ لیا۔

نبوت: یسعیاہ 53:7a تکمیل: 1-پطرس 2:23۔

32- یسُوع گدھے پر سوار ہو کر یرُوشلیم میں داخل ہُوا۔

نبوت: زکریاہ 9:9 (518-520 ق م)؛ زبور 118:26 تکمیل: متی 21:1-11؛ 23:39۔

33- یسُوع کو دھوکے سے چاندی کے تیس سکوں میں بیچا گیا۔ پھر اُس رقم سے زمین خریدی گئی۔

نبوت: زکریاہ 11:12-13؛ یرمیاہ 19:1-15 تکمیل: متی 26:14-16؛ 27:3-10۔

34- یسُوع کو اُس کے دوست نے دھوکے سے پکڑوایا جو اُس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔

نبوت: زبور 41:9 تکمیل: متی 26:20-25۔

35- یسُوع کو اُس کے شاگرد چھوڑ گئے اور دشمنوں نے اُس کو گرفتار کر لیا۔

نبوت: زکریاہ 13:7-9 تکمیل: متی 26:31، 5:-25۔

36- یسُوع کو کوڑے مارے گئے۔

نبوت: یسعیاہ 50:6 تکمیل: یوحنا 19:1؛ متی 26:76-68۔

37- یسُوع کو ذبح کرنے والے برّہ کی طرح لے گئے۔

نبوت: یسعیاہ 53:7a تکمیل: متی 27:31؛ یوحنا 1:29۔

38- لوگوں نے یسُوع کو مصلوب کیا، اُس کو ٹھٹھہ کیا اور اُسے خُدا کا مارا کُوٹا ہُوا سمجھا (30 عیسوی)۔

نبوت: زبور 22:1-32 (داؤد)؛ یسعیاہ 53:5 تکمیل: متی 27 باب اور لوقا 23 باب۔

39- یسُوع کو پینے کے لئے سرکہ دیا گیا۔

نبوت: زبور 67:21 تکمیل: مرقس 15:23-36۔

40- یسُوع مسیح مر گیا (زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا)۔

نبوت: یسعیاہ 53:8 تکمیل: لوقا 23:46۔

41- لوگوں نے جس کو (نیزے سے) چھیدا تھا اُس پر نظر کی۔

نبوت: زکریاہ 12:10 تکمیل: یوحنا 19:34,37 (نیزے سے)؛ یوحنا 19:18;20:25-27 (صلیب پر کیلوں سے)۔

42- یسوعؔ کو ایک امیر آدمی کی قبر میں دفن کیا گیا۔

نبوت: یسعیاہ 53:9 تکمیل: متی 27:57۔

43- یسوعؔ بالکل بے قصور تھا۔

نبوت: یسعیاہ 53:9 تکمیل: 2- کرنتھیوں 5:21۔

44- یسوعؔ ہمارے گناہوں کا کفارہ دینے کے لئے عوضی قربانی کے طور پر مُوا۔

نبوت: یسعیاہ 53:5-6,10-12 تکمیل: رومیوں 4:25؛ عبرانیوں 9:28؛ افسیوں 2:13-18 (60-61 عیسوی)؛
1- پطرس 2:24-25)۔

45- یسوعؔ کی موت خدا کا منصوبہ تھا۔

نبوت: یسعیاہ 53:10 تکمیل: اعمال 2:23;4:28۔

F- یسوعؔ مسیح کے جی اُٹھنے کے متعلق نبوتیں۔

46- یسوعؔ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔

نبوت: زبور 16:10 (داؔود)؛ یسعیاہ 53:11a تکمیل: اعمال 2:23-32,13:30-37۔

47- یسوعؔ تین دن بعد جی اُٹھا۔

نبوت: مرقس 8:31,9:31,10:32-34۔ تکمیل: مرقس 16:1-7)۔

G- یسوعؔ کے آسمان پر جانے اور تخت نشین ہونے کے متعلق نبوتیں۔

48- یسوعؔ کو بادلوں میں اُوپر اُٹھایا گیا۔

نبوت: دانی ایل 7:13-14۔ تکمیل: اعمال 2:9-11۔

49- یسوع آسمان پر گیا تا کہ تخت پر بیٹھے۔

نبوت: زبور 110:1 (داؤد)۔

تکمیل: اعمال 2:33؛ متی 22:41-46,26:64؛ 1- کرنتھیوں 15:25؛ افسیوں 1:20-22؛ عبرانیوں 1:13۔

50- یسوع کو جلایا گیا، اُٹھایا گیا اور سربلند کیا گیا۔

نبوت: یسعیاہ 52:13 (45-23)۔ تکمیل: فلپیوں 2:9-11۔

51- یسوع کو کُل اختیار دیا گیا۔

نبوت: دانی ایل 7:13-14 (2:44)۔ تکمیل: متی 28:18۔

52- یسوع کی بادشاہی کا خاتمہ نہ ہوگا۔

نبوت: دانی ایل 7:13-14 (2:44)۔ تکمیل: عبرانیوں 12:28۔

H- یسوع مسیح کی دوسری آمد کے متعلق نبوتیں۔

53- دوسری آمد سے پہلے مستقل بربادی کا سبب بننے والی نفرت۔

نبوت: دانی ایل 9:27؛11:31؛12:11۔ تکمیل: تاریخ میں 3 بار:

- 167 ق م میں سوریا انطاکیہ سے (1- مکابین 1:29-64 (100 ق م)۔
- 70 عیسوی میں رومی طِطس کے ہاتھوں (متی 24:15؛ لوقا 21:2-24)۔
- دوسری آمد سے تھوڑا پہلے بڑی ایذا رسانی کے دوران (2- تھسلنیکیوں 2:1-4؛ بحران 50 عیسوی؛ مکاشفہ 13:14-15)۔

54- دوسری آمد سے پہلے بڑی ایذا رسانی شروع ہو جائے گی۔

نبوت: دانی ایل 12:1 تکمیل: متی 24:21-29؛ مکاشفہ 11:7-10۔

55- یسوع مسیح کی آمد اچانک اور غیر متوقع طور پر ہوگی۔

نبوت: متی 24:43-44۔ تکمیل: 1- تھسلنیکیوں 5:2؛ 2- پطرس 3:10؛ مکاشفہ 3:3,16:15۔

56- دوسری آمد کے وقت آسمان کی قوتیں ہلائی جائینگی۔

نبوت: یسعیاہ 13:10؛34:4؛ حزقی ایل 32:7-8؛ یوایل 2:31 (400-500 ق م)۔

تکمیل: مکاشفہ 6:12-13,8:12؛ متی 24:29۔

57- یسوع اپنی دوسری آمد کے وقت آسمان سے بادلوں پر آئے گا۔

نبوت: دانی ایل 7:13 تکمیل: متی 24:30,26:64؛ مکاشفہ 1:7۔

58- جن لوگوں نے یسوع کو چھیدا تھا اُس کی دوسری آمد پر اُس کو دیکھیں گے۔

نبوت: زکریاہ 12:10 تکمیل: مکاشفہ 1:7

59- یسوع ایمانداروں کے مُردہ جسموں کو زندہ کریگا اور وہ یسوع میں خُدا کا دیدار کرینگے۔

نبوت: ایوب 19:25-27۔ تکمیل: یوحنا 5:28-29؛ مکاشفہ 22:4۔

60- یسوع راستی اور انصاف سے عدالت کریگا۔

نبوت: یسعیاہ 11:3-5۔ تکمیل: یوحنا 7:24۔

61- یسوع شریر قوموں پر لوہے کے عصا سے حکومت کریگا۔

نبوت: زبور 2:9۔ تکمیل: مکاشفہ 12:5۔

I- یسوع مسیح کی اِلٰہی ذات کے بارے نبوتیں۔

62- یسوع ابتدا سے اور ابد سے ہے۔

نبوت: امثال 8:22-23 (871-685 ق م)۔ تکمیل: یوحنا 1:1؛ مکاشفہ 21:6۔

63- یسوع خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔

نبوت: زبور 2:7 (داؤد؟) تکمیل: لوقا 1:32؛ مرقس 1:11؛ اعمال 13:33؛ عبرانیوں 1:5 (دیکھیں کتابچہ 2، ضمیمہ 1)۔

وضاحت: خُدا کے مسوح نے اُسی بات کا حوالہ دیا جو خُدا نے اُس سے کہا تھا "تو میرا بیٹا ہے۔ آج تُو مجھ سے پیدا ہُوا"۔ (میں تیرا باپ بن گیا ہُوں)۔ یہ الفاظ خُدا نے کبھی کسی فرشتہ سے نہیں کہے۔ اجتماعی طور پر فرشتے "خُدا کے بیٹے" کہلاتے ہیں (ایوب 1:6;38:7)۔ لیکن اُن میں سے کبھی کسی کو اس طرح "خُدا کا بیٹا" نہیں کہا گیا جو کسی کو ایک شخص کے طور پر کہا جائے اور اس کو الگ مقام دے۔ اِلٰہی درجہ (زبور 2:7b-9) نے داؤد کے شاہی نسل

کی استعمال کی ہُوئی رَسم تاج پوشی کی مُقدّس کتاب کے متن کو محفوظ کیا۔ پورے قدیم مشرقِ قریب کی تاج پوشی کی تقریبات میں انتہائی استعمال شُدہ زبان کو استعمال کرتے ہُوئے محفوظ کیا۔

لفظ ''خُدا کا بیٹا'' یسوؔع کے تعلق سے ہرگز جسمانی رشتہ کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ ایک روحانی، الٰہی رشتہ کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ ہمیشہ ظاہر کرتا ہے کہ یسوؔع الٰہی ذات کا مالک ہے۔ جہاں یسوؔع نے اپنی جسمانی ذات کنواری مریمؔ سے حاصل کی تو اس کے ساتھ ہی اُس نے اپنی الٰہی ذات صرف خُدا روح القدس سے حاصل کی (لوقا 1:26-37)۔ پرانے عہدنامہ میں خُدا فرماتا ہے کہ مسیح خُدا کا بیٹا ہے (زبور 2:6-7)۔ نئے عہدنامہ میں خُدا فرماتا ہے کہ یسوؔع مسیح خُدا کا بیٹا ہے (متّی 3:16-17)۔ یسوؔع مسیح خود بھی فرماتا ہے کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے (متّی 26:63-64;27:43)۔ پولُسؔ رسول فرماتا ہے کہ یسوؔع مسیح خُدا کا بیٹا ہے (رومیوں 1:3-4)۔

لفظ ''بیٹا'' صرف روحانی معنی رکھتا ہے۔ بطور بیٹا یسوؔع مسیح ایک خُدا ہے جس نے اپنی الٰہی ذات کو چھوڑے بغیر انسانی جسم اختیار کیا اور کنواری مریمؔ کے ذریعے اپنی مخلوقات اور انسانی تاریخ میں داخل ہوگیا (فلپیوں 2:6-7 کُلسیوں 1:15;2:9)۔ یسوؔع مسیح ''خُدا ہمارے ساتھ بن گیا'' (یسعیاہ 7:14؛ متّی 1:23)۔ یسوؔع مسیح خُدا کا ''کلام'' ہے جس کا ظہور مخلوق اور انسانی تاریخ میں ہُوا (یوحنا 1:1,14,18)۔

''آج'' یسوؔع کی سرفرازی کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی اُس کے جی اُٹھنے، آسمان پر جانے اور آسمان پر بطور بادشاہ تختِ نشین ہونے کی طرف۔ پھر اُس نے شاہی شان و شوکت کے ساتھ خُدا کے بیٹے کی حیثیت سے سرمایہ کاری کی (رومیوں 1:3-4)۔ پھر اُس کا نعرہ بلند ہُوا کہ وہ ''ملکِ صدق کے طور پر ابد تک کاہن ہے'' (زبور 110:4)۔ یسوؔع ابدیت سے خُدا کا بیٹا ہے جس نے دُکھ سہنے کے بعد ثابت کر دیا کہ اُس کی فرمانبرداری جی اُٹھی اور تختِ نشین ہوگئی۔ جہاں سے وہ اپنی فرزندیت کے معنی سے کُل اختیار کے عمل میں داخل ہوگیا (متّی 28:19)۔

نشان ''اکلوتا بیٹا جو اُس کی گود میں ہے'' (یوحنا 1:18) کوئی جسمانی حوالہ نہیں رکھتا۔ فرزندیت کی دوسری ساری اقسام وقت میں ابتدا کے معنی رکھتی ہیں لیکن خُدا کے استعمال کردہ نشان کی وجہ سے یہ ابدیت کے معنی رکھتا ہے۔ یہ نشان مسیح کی تثلیثی فرزندیت کا اشارہ دیتا ہے یعنی خُدا باپ اور خُدا بیٹے کے درمیان قائم رہنے والا اور قُربت کا ناقابلِ بیان رشتہ۔ خُدا روح ہے (یوحنا 4:24) اور اُس نُور میں رہتا ہے جس تک کسی کو رسائی حاصل نہیں (1-تیمتھیس 6:16)۔ جس نے اُس کو ظاہر کیا اور آدمیوں کو اُس سے واقف کرایا (انسانوں پر ظاہر کیا) وہ صرف یسوؔع مسیح ہے (یوحنا 1:8؛ متّی 11:25-30)۔ زبور 2:8-9 یسوؔع کی الٰہی اور حاکمانہ قُدرت کا پتا دیتا ہے۔ خُدا باپ نے خُدا بیٹے کو اپنی نجات (آیت 8) یا اپنی عدالت کے ذریعے قوموں کا فاتح بنایا (آیت 9)۔

64- <u>یسوؔع خُدا کا بیٹا ہے۔</u>

نبوت: 2-سموئیل 1:2:11-16-1-تواریخ 17:11-14۔ تکمیل: لوقا 1:32؛ عبرانیوں 1:5۔

وضاحت: اگرچہ داؤدؔ کے جانشین سُلیمانؔ نے خُدا کے لئے ایک ہیکل تعمیر کی، واقعہ ثابت کرتا ہے کہ خُدا کی پیشن گوئی اور وعدہ اپنی تکمیل یسوؔع مسیح (سب سے بلند) خُدا کے بیٹے یسوؔع مسیح میں پائی جو مسیح بادشاہ ''ابنِ داؤدؔ'' بھی ہے۔ یسوؔع مسیح کو ''عجیب مشیر، خُدائے قادر، ابدیت کا باپ سلامتی کا

شہزادہ" کہا جاتا ہے(یسعیاہ 9:6)۔

اُس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی (یسعیاہ 9:7)۔ اُس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا (لُوقا 1:33)۔ وہ "جسکا یہ حق ہے" (حزقی ایل 21:27)۔ وہ سلامتی کا شہزادہ ہے(میکاہ 5:2-5)۔ وہ "اُمتوں کا پیشوا اور فرمانروا" کہلاتا ہے(یسعیاہ 55:4-5)۔

65- یسُوعؔ کو خُدا کہہ کر مخاطب کیا جاتا ہے۔

نبوت: زبور 45:6-7 (بنی قورح)؛ یسعیاہ 9:6؛ یسعیاہ 10:20-21۔

تکمیل: عبرانیوں 1:8-9۔

وضاحت: زبور 45 (846-870 یہوسفطؔ کی شادی کی ضیافت) کرتا ہے اور پہلے شاعر دُلہا کو مخاطب کرتا ہے(آیات 1-9) اور پھر دُلہن کو(آیات 10-17)۔ پرانے عہد نامہ میں بادشاہ کو ایسی زبان سے مخاطب کیا جاتا ہے جس کا بیان صرف شاہی دربار کی خصوصیت کے انداز میں کیا جا سکتا ہے۔ اسرائیل کے بادشاہ کو اسرائیل کے خُدا کے نائب بادشاہ اور اُن خاص وعدوں کے مستحق مالک کے طور پر مخاطب کیا جاتا ہے۔

اسرائیل کے بادشاہ کا تختِ کامل اُس کی سلطنت ہوگا اور صرف آنے والے مسیح میں ابدلآباد قائم رہے گا۔ مسیح بادشاہ کو صرف (زبور 2:7؛ عبرانیوں 1:5) "خُدا کا بیٹا" کہہ کر مخاطب کیا جاتا ہے لیکن (زبور 45:6-7؛ عبرانیوں 1:8-9) "خُدا" کہا جاتا ہے۔ یسُوعؔ صرف داؤدؔ کی نسل سے پیدا ہونے والا انسان ہی نہیں (رومیوں 1:3) بلکہ خُدا، خُدا کے جلال کا پرتو اور اُس کی ذات کا نقش بھی ہے(عبرانیوں 1:3)۔

راستی اور عدالت صرف خُدا کے تخت کی بنیاد ہی نہیں (زبور 89:14) بلکہ مسیح کے تخت کی بھی ہے(مکاشفہ 22:3)۔